

سراب---اُقصی---کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناول، افسانہ، کالم، ارشیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Kitab Nagri**  
Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

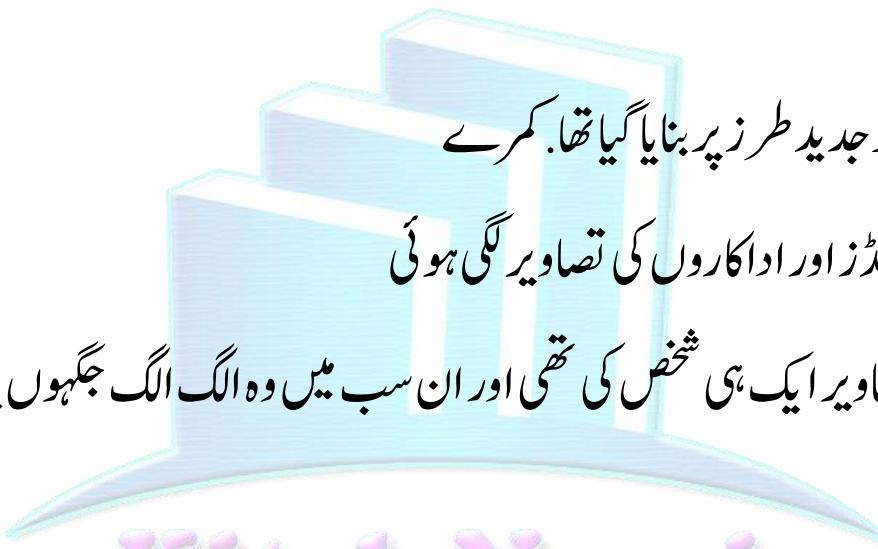
[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://wa.me/03357500595)

Posted On Kitab Nagri

# سراب

## اُقصی

یہ ایک بڑا کمرہ تھا جو جدید طرز پر بنایا گیا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر کئی بینڈز اور اداکاروں کی تصاویر لگی ہوئی تھیں ان میں کئی تصاویر ایک ہی شخص کی تھی اور ان سب میں وہ الگ الگ جگہوں پر مختلف ٹرانسیور ہاتھ میں لئے



**Kitab Nagri**

مسکن ساز سازمان  
www.kitabnagri.com

ہوا تھا۔ کمرے کا ٹھیکانہ کالا اور سفید رنگ تھا۔ با تھر و م کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی یہ ایک دراز قد وجیہ شخص تھا۔ وہ آہستہ سے آگے بڑھ کر ڈریسینگ ٹیبل کے سامنے

## Posted On Kitab Nagri

کھڑا ہو گیا تھا اور اب وہ اپنے بال بنانے لگا تھا۔ اس نے ایک نظر اپنے کسرتی سفید دودھیار نگت جسم پر ڈالی اور اگلے ہی پل بھوری آنکھوں میں ستائش ابھری تھی۔ اسکی شخصیت ہر طرح سے متاثر کن تھی لیکن اس سے بھی زیادہ سحر انگیز اسکی آواز تھی۔ اس وجہت سے بھر پور شخص کی ایک دنیادیوانی تھی۔  
ہال میں حلیمه بیگم سرو نٹ کو ڈامنگ ٹیبل پر ناشتہ لگانے

کی ہدایات دے رہی تھی کہ انکی نظر سامنے بلیک تھری پیس

سوٹ میں ملبوس اپنے چشم و چراغ پر پڑی جو مغروف رچاں

چلتا ہوا سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔ حلیم بیگم کے لبوں سے بے اختیار ماشا اللہ نکلا تھا۔

گڈمار نگ مما! کیسی ہیں آپ؟ شہریار محبت سے بولا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شفقت سے کہہ رہی تھی۔

گڈمار نگ بھائی آج آپ بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں۔ مما نظر

رکھے اپنے بیٹے پر۔ شاہ ویز مسکراہٹ دباتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

شہریار کچھ کہتا کہ ایک ملازم اندر آیا تھا سر گاڑی تیار ہے وہ ادب سے سرجھ کائے کھڑا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم جاؤ میں آتا ہوں شہریار کھڑا ہو گیا تھا اور اپنی ماں کو ماتھے پر چھوم کر باہر کی جانب بڑھ رہا تھا کہ شاہویز کی آواز نے اسے رکنے پر مجبور کیا تھا۔ آل دی بیست بھائی۔

تھینک یوبھائی کی جان شہریار نرمی سے مسکرا کر آگے بڑھ گیا تھا۔ اس کا یہ نرم لججہ صرف ان دلوگوں کے لیے ہی تھا

کیونکہ باقی دنیا کے لئے وہ مغرور شہزادہ تھا جسکو اپنی بات کے آگے کسی کی بات پسند نہیں تھی۔

شہریار کے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی اپنی منزل پر روانہ

ہو گئی تھی اور قریب آدھے گھنٹے بعد اسکی گاڑی اور پیچھے

تین اور گاڑیاں ایک بڑی سی عمارت کے سامنے رکی تھیں۔

ملازم بھاگتا ہوا انکی گاڑی کے قریب آیا تھا اور گاڑی کا دروازہ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کھولا تھا شہریار مغرور چال چلتا ہوا اس عمارت میں داخل

ہوا تھا۔ وہاں پر اداکاروں، فنکاروں اور موسيقاروں کا ایک

مجمع تھا۔ شہریار جیسے ہی اندر داخل ہوا تھا سب اسکے

## Posted On Kitab Nagri

ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے اٹھ گئے تھے وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر مصنوعی مسکراہیں تھیں یہ شوبز کی دنیا تھی جہاں کوئی کسی کا دوست نہیں ہوتا ہر کوئی اپنا مطلب ڈھونڈتا ہے۔ شہریار اپنی سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ

سامنے اسے ایک لڑکا چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسی کی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔ اس کے لک سے وہ بھی اس دنیا کا فرد لگتا تھا آنکھوں میں نفرت اور ناپسندیدگی ابھری تھی۔

شہریار کیسے ہو بڑے دنوں بعد حسان نے انتہائی بے تکلفی

سے کہا تھا

فکر نہ کرو میں اس ایک دن میں ہی سارا قرض اتنا رہوں گا پھر تمہیں ہر جگہ شہریار آفندی ہی نظر آئے

گا۔ اس نے حسان کا

مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تھا اور اس بات پر مخالف کے جڑے تن گئے تھے لیکن جلد ہی خود کو نارمل کر دیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تم میری فکر چھوڑواپنا سوچو ایسا نہ ہو میری فکر کرتے  
کرتے تم خود کسی کے لیے باغث فکر بن جاؤ۔ حسان ایک  
تھیکی نظر عدنان (شہریار کا پی اے) پر ڈالتا ہوا آگے بڑھ گیا  
تھا۔ شہریار کو اگرچہ اسکی نظر وں کا مطلب سمجھ نہیں آیا  
تھا لیکن پھر بھی وہ بہت کچھ سمجھ گیا تھا۔ وہ ابھی بھی  
حسان کی باتوں کو سوچ رہا تھا کہ اسے کسی لڑکی کی آواز  
آئی تھی / <https://www.kitabnagri.com>

ہائے ڈارلنگ تم کہاں کھوئے ہوئے ہو۔ شہریار نے نظر اٹھا کر  
دیکھا تھا وہ عالیہ تھی جو اس کے سامنے ہو نہیں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے کھڑی تھی اس نے سرخ رنگ  
کا سلیو لیس اور بیک لیس لباس پہننا ہوا تھا۔ وہ عام نقوش کی مالکہ تھی لیکن میک اپ سے بھرے مصنوعی  
چہرے کے ساتھ کافی اٹر کیکٹوگ رہی تھی۔

شہریار نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی تھی جوز بردستی اس  
کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی اور اب اس سے کچھ نہ

## Posted On Kitab Nagri

کچھ کہے جا رہی تھی.

ڈارلنگ تم اتنے سیر میں کیوں بیٹھے ہو انجوانے اُس یورنائٹ.

عالیہ نے بے تکلف لبھے میں کہا تھا اور اس کے اس قدر فری

ہونے پر شہریار نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔ اس وقت وہ

صرف حسان کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

THE GRAMMY AWARD GOES TO SHERYAR

AFANDI FOR HIS NEW SONG THE ROYAL

اس اعلان کے ساتھ ہی ہال میں ہر طرف تالیوں کی گونج

سنائی دی تھی۔ چھت میں لگی سپاٹ لائٹس نے فرنٹ

سینٹ میں بیٹھے اس مغربور شخص کو فوکس کیا تھا جواب

نشست سے اٹھ کر اپنی ٹیم کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے سٹیچ

کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ جس کے پاس سے بھی گزرتا وہ کسی

## Posted On Kitab Nagri

مقدامیں کی طرح اسکی طرف اٹریکٹ ہوتا۔ شہریار سٹھج پر آگیا تھا اور اپنے مخصوص انداز میں ان سے ایوارڈ لے کر مائیک کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ ہال میں اسی طرح تالیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

کافی دیر بعد تالیوں کی آوازیں تھم

گئی تھی تو شہریار نے برٹش طرز کی انگلش میں سب کا

شکر یہ ادا کیا تھا اور ساتھ ہی اس نے اپنی نیو سونگ کے ریلیز

ہونے کا اعلان بھی کر دیا تھا جو مخالف پر کسی بم کی طرح

لگی تھی۔ حسان کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو بھوری آنکھوں

نے بہت غور سے دیکھا تھا۔ شہریار اب سٹھج سے نیچے اتر رہا

تھا اور سپاٹ لائٹ نے ایک بار پھر اسکو فوکس کیا تھا اب

مختلف اداؤں اور اداؤں کے سے مبارکباد دینے کے لیے اپنی نشست سے اٹھ کر اسکے پاس آرہے

تھے اور شہریار وہاں ایک بادشاہ کی طرح بیٹھا تھا۔

شہریار پچھلے چار سالوں سے مسلسل سارے ایوارڈز جیت رہا تھا اس لئے یہ ان لوگوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

شہریار شوبز کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا اس کے اشاروں کو سمجھ کر آج کل شوبز کے فیصلے ہوتے تھے۔ اسے اپنی قابلیت پر غور تھا بلکہ غور کا لفظ بھی چھوٹا تھا وہ اس کو اپنا حصہ سمجھتا تھا۔ اسے دو چیزوں سے سخت نفرت تھی ایک نہ اور دوسری اسکی ہمار۔



یہ ایک دو منزلہ شاندار گھر تھا۔ لاونچ میں شہریار اولیس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اولیس اس کا مخلص دوست تھا وہ جب بھی کوئی ایوارڈ جیتا سب سے پہلے اولیس کے پاس آتا۔ اولیس سانوں لی رنگت کا مالک تھا لیکن اس کے چہرے کے غیر معمولی نقوش اسے کافی پرکشش بناتے تھے۔ کوئی بیجوں لیشنز شہری یو ڈڈاٹ۔ اولیس نے محبت سے کہا تھا

تھینک یو اولیس لیکن تمہیں پتہ ہے میرے پاس سب کچھ ہے لیکن پھر بھی مجھے اپنے اندر کچھ ادھورا سالگ رہا ہے۔

شہریار بیزاری سے بولا تھا

## Posted On Kitab Nagri

شہری تم جو حاصل کر رہے ہو وہ سراب ہے آج تیر ا تو کل  
کسی اور کا، یہ سوائے دھوکے کے اور کچھ بھی نہیں ہے  
کیونکہ اصل میں سراب کبھی کسی کے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ  
صرف تیرے جسم کو آرام دیگا اور تیری روح وہ اسی طرح  
بے چین رہے گی۔ اویس نے اپنی جانب سے ایک متاثر کن سپیچ  
دیا تھا لیکن سامنے بھی شہریار تھا جو سوائے اپنے کسی کی  
بات کو خاطر میں نہ لاتا۔

یار تو رہنے دے مجھے نہیں سننا تیرا یہ فضول پیکھر۔ شہریار نے منہ بنایا کہا تھا

چل چھوڑ دیتا ہوں اب تب کہوں گا جب تو خود میرے پاس

آئے گا۔ اویس نے شرطیہ انداز میں کہا تھا

تیری بھول ہے اویس شہریار آفندی کبھی کسی کا محتاج

نہیں ہوتا۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں لوگوں کو اپنا محتاج بناتا ہوں خود نہیں بنتا۔ شہریار نے

بے نیازی

## Posted On Kitab Nagri

سے کہا تھا

اویس اسکی بات پر ہلاکا سامسکرا یا تھا چل تو جیتا میں ہارا  
اب چھوڑ اسکو۔ اس نے بات بد لنی چاہی تھی لیکن دور کھیں  
وہ خود بھی جانتا تھا کہ ایک دن شہریار اس کے پاس آئے گا۔

وہ دونوں اب کسی اور بارے میں بات کرنے میں مصروف

ہو گئے تھے اور باہر سورج نے ایک آخری نظر اس شاندار سی

<https://www.kitabnagri.com>

.....م



Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

فخر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بال بنا رہی تھی۔ اسکی  
رنگت سفید تھی اور چہرے کے نقوش اس قدر صاف اور  
 واضح تھے کہ کسی کو بھی اپنادیوانہ بنالے۔ وہ آہستہ آہستہ  
اپنے سیاہ سلکی بالوں میں کنگلی کر رہی تھی اس نے ایک  
ستائشی نظر اپنے بالوں پر ڈالی تھی اور پھر اس کے نازک

## Posted On Kitab Nagri

گلابی ہونٹوں پر تسمم بکھرا تھا۔

فجر آپی! آپ یہاں ہے اور میں آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ چکی ہوں۔ اخلاص بو کھلاتے ہوئے اندر آئی تھی۔

آرام سے گڑیا اتنی تیزی میں کیوں ہو۔ فجر نے نرمی سے کہا

تھا

وہ دراصل مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ اخلاص نے

آہستہ آواز میں کہا تھا

وہ آپی امی... اخلاص نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی



**Kitab Nagri**

کیوں کیا ہوا امی کو۔ فجر تیزی سے اٹھی تھی  
یار آپی امی کو کچھ نہیں ہوا۔ اخلاص نے پھر سے تمہید باندی تھی۔ اور فجر کا ضبط جواب دے گیا تھا کیا ہوا

اخلاص اتنا سسپینس کیوں بنار کھا ہے بتاؤ کیا بات ہے۔ فجر کے لبھے میں اب نرمی نہیں تھی لیکن سخن

بھی نہیں تھی

وہ مجھے یونیورسٹی جوانئ کرنے کے لیے امی کی اجازت

## Posted On Kitab Nagri

چاہیے تھی۔ اخلاص اپنے ازی معموم لمحے میں بولی تھی

ہاں تو اس میں اتنا ڈر نے والی کو نسی بات تھی جاؤ اور مما

سے بات کرو۔ فجر نے آسان ساحل دیا تھا

لیکن آپی مجھے پتہ ہے امی اجازت نہیں دینگی۔ اخلاص نے

شرطیہ انداز میں کہا تھا

کیوں نہیں دینگی انہوں نے مجھے نہیں روکا تو تمہیں کیوں

روکے گی۔ فجر نے اسکی ہمت بڑھائی تھی

آپی بھی تو مسلسل ہے انہوں نے آپکو بھی اجازت نہیں دی

تھی اخلاص نے اب کے ذرا کھل کر بات کی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا تم کہاں جانے کا سوچ رہی ہو۔ فجر کو

اسکی بات تھوڑی تھوڑی سمجھ آئی تھی۔ کو مسیٹ یونیورسٹی۔ اخلاص نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

آریو آٹ آف یور مائند اخلاص۔ فجر نے چیج کر کہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

آپ آپ میری بات تو سنے۔ اخلاص نے اسکو منانے والے انداز میں کہا تھا کہ پہلے فجر راضی ہو جائے تو امی خود بخود راضی ہو جائے گی۔

نہیں اخلاص تم نہیں جاؤ گی اور کیا ضرورت ہے اسی یونیورسٹی میں پڑھنے کی اور بھی تو بہت یونیورسٹیز ہے جو محض لڑکیوں کے لئے ہے۔ فجر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن آپ مجھے کمپیوٹر سائنس پڑھنی ہے جو زیادہ تر یونیورسٹیز میں نہیں پڑھایا جاتا اور جس میں پڑھایا جاتا ہے اس میں یہ والی بیسٹ ہے۔ اخلاص نے آخری تیر پھینکا تھا جو نشانے پر لگ گیا تھا یار تم نے اپنا مسلہ لا کر رکھ دیا اور مجھے امی سے جاب کی اجازت چاہیے تھی۔ فجر نے آخر ہتھیار ڈال

دیئے تھے <https://www.kitabnagri.com>

آپ یار آج میرا دن ہے آپ کچھ دنوں کے بعد پوچھ لیجیے گا پیسز۔ اخلاص کا وہی معصوم لمحہ ٹھیک مگر میری ایک شرط ہے۔ وہی فجر کی ہر جگہ شرط رکھنے کی عادت۔ تم وہاں مکمل حجاب پہن کر جاوے گی۔

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے آپی۔ اخلاص جھٹ سے مان گئی تھی وہ ان لڑکیوں کی طرح نہیں تھی جو پڑھائی کے بجائے اپنا سارا وقت فیشن کرنے میں گزار دے۔ اسے اپنی پڑھائی سے مطلب تھا اور وہ اسے پردازے میں بھی کر سکتی تھی۔

سعدیہ بیگم کچن میں تھی کہ اتنے میں فجر کو کچن میں آتے دیکھ کر چونک گئی۔ السلام علیکم امی۔ فجر نے

سلام کیا تھا

و علیکم السلام! فجر تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آج راستہ کیسے بھول گئی۔ سعدیہ نے تشویش سے پوچھا

تھا اور انکی بات پر فجر نے منہ بگاڑا تھا۔ امی اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے کہ میں بالکل بھی کچن نہیں

آتی کبھی کبھار تو پانی پینے آہی جاتی ہوں۔ فجر نے تمسخرانہ انداز میں کہا تھا۔

امی آج ہم آپکی ہیلپ کرنے آئے ہیں۔ فجر نے اپنا مشن شروع کر دیا تھا

تم لوگوں کو اپنا کچن حوالہ کر کے مجھے اس کا بیڑا غرق نہیں کرنا۔ سعدیہ اپنی دونوں بیٹیوں کو اچھی طرح

جانتی تھی تبھی منع کر دیا تھا

امی پلیز نہ کرنے دے۔ اب کہ اخلاص بولی تھی۔ سعدیہ بیگم چولہا بند کر کے انکی طرف مڑی تھی۔ اب

بتاؤ کیا بات ہے۔ وہ ماں تھی اپنی اولاد کے رگ رگ سے واقف تھی۔ وہ دراصل امی اخلاص کو یونیورسٹی

## Posted On Kitab Nagri

جو ائن کرنی ہے جہاں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ پڑھتے ہو۔ فخر نے بغیر تمہید باندھے بات کا آغاز کیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے اداروں میں صرف بے حیائی ہی ہوتی ہے۔ سعدیہ کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔ اخلاص ایک کونے میں کھڑی بس سن رہی تھی۔ امی ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہے میں مانتی ہوں کہ ایسے اداروں میں بہت سے لوگ بے حیائی کے لیے جاتے ہوں گے لیکن ضروری نہیں کہ سارے ایسے ہی ہو۔ اور امی کیا آپکو اپنی تربیت پر یقین نہیں ہے۔ فخر انکو سمجھا رہی تھی۔ یہ فخر اس فخر سے بالکل مختلف تھی جو کچھ دیر پہلے خود ہی اسے منع کر رہی تھی۔ اچھاٹھیک ہے۔ اب دفع ہو جاو تم دونوں۔ سعدیہ نے آخر ہار مان لی تھی۔ اخلاص جو کونے میں خاموش کھڑی تھی خوشی سے اچلتے ہوئے انکے گلے لگی تھی تھینک یو امی۔ وہ چپک کر بولی تھی۔ فخر کے پاس باتوں کا ہنر تھا اور وہ اپنی باتوں سے کسی کو بھی اپنا گرویدہ بناسکتی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

آندری ویلا میں ہر طرف گھما گئی تھی۔ بڑے بڑے سٹارز اور ڈائریکٹر لان میں جمع تھے۔ یہ شہر یار کی ایوارڈ پارٹی تھی یہاں پر سب اسے مبارکباد دینے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

شاہویز کو ہمیشہ سے ایسی پارٹیاں پسند ہوتی تھی کیونکہ ایسی پارٹیز میں لڑکیوں کی کثیر تعداد ہوتی تھی اور شاہویز جب تک کسی کے ساتھ فلرت نہیں کرتا اس کا دن نہیں گزرتا تھا اور اب بھی وہ لاونچ میں کسی لڑکی کے ساتھ بات کرنے میں مصروف تھا۔ یونوواٹ سارہ آج تک میں جتنی بھی لڑکیوں سے ملا ہوں تم ان سب سے الگ ہو۔ تم ان سب سے بیوقوف ہو اور یہ آخری بات اس نے بس سوچی ہی تھی۔ تھینکس! میں نے سنا ہے تمہارا کانج ختم ہو گیا ہے اب آگے کا کیا ارادہ ہے۔ سارہ نے تجسس سے پوچھا تھا اسکے ساتھ شوبز کے ہر فرد کے متعلق معلومات ہوتی تھی جن میں زیادہ تر غلط ہی ہوتی۔ میں یونیورسٹی جوان کروں گا۔ شاہویز نے جھٹ سے بولا تھا۔ ویسے میں بھی سوچ رہی تھی کہ یونیورسٹی جوان کرو تم بتاؤ کس یونیورسٹی میں جانے کا ارادہ ہے۔ سارہ نے نرم لمحے میں پوچھا تھا۔ آغا خان یونیورسٹی۔ یک لفظی جواب دیا گیا تھا لیکن وہ بھی غلط۔ کونسا سبجیکٹ؟ ایک اور سوال کیا گیا تھا۔ جغرافیہ مجھے بہت پسند ہے۔ ایک بار پھر سے غلط جواب دیا گیا تھا۔ مجھے بھی جغرافیہ بہت پسند ہے ہم دونوں ساتھ ہی ایڈیشن لے

## Posted On Kitab Nagri

لیتے ہیں۔ سارہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ شاہویز نے بس سر ہلا کیا تھا اور ایکسکیو ز کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔

البتہ اسے سارہ پر رحم آیا تھا بے چاری اسے پوری آغا خان یونیورسٹی میں ڈھونڈتی پھرے گی۔

شہریار جولان میں کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا حسان کی آواز پر پچھے مڑا تھا۔ میں نے سنا ہے

جب چیونٹی کے پر نکل آتے ہیں تو جلد ہی مر جاتی ہے۔ حسان نے ذو معنی بات کی تھی۔ اور تمہیں پہنچ

ہے وہ کیوں مرتی ہے۔ شہریار نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا تھا البتہ اس کی بھوری آنکھوں میں

ناپسیندگی صاف واضح تھی۔ کیونکہ وہ اپنے عروج پر پہنچ گئی ہوتی ہے اور اب اس کا مقدر صرف موت

ہی ہوتا ہے۔ حسان نے شہریار کی بھوری آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا تھا۔ غلط وہ اس لیے

مرتی ہے کیونکہ وہ اپنی اوقات سے زیادہ پر پھیلا لیتی ہے۔ شہریار نے حسان کی بازی اسی پر الٹ دی تھی

اور اس کی بات پر حسان کے جبڑے تن گئے تھے۔ شہریار آگے بڑھ گیا تھا اور حسان غصے سے اپنے فون

پر کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔ مجھے کل ہی وہ ساری انفار میشن www.kitabnagri.com چاہیے۔ کال کنیکٹ ہوتے ہی حسان

پھٹ پڑا تھا۔ صبر کرو وہ بہت شاطر کھلاڑی ہے اتنی آسانی سے نہیں نکال سکتا۔ دوسری جانب سے کسی

کی سہمی آواز ابھری تھی۔ کیا مطلب نہیں نکال سکتے اگر تم نہیں کرو گے تو میں کسی اور کو یہ کام دے

دونگا۔ حسان بغیر ادھر دیکھے تیز آواز میں بولا تھا لیکن جلد ہی خود کونار مل کر دیا تھا وہ تیزی سے

## Posted On Kitab Nagri

وہاں سے نکلا اور باہر پار کنگ میں اپنی گاڑی کے پاس آیا۔ کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس۔ اس نے ختمی انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

.....م.....

یہ صحیح ملک ہاؤس میں بہت مصروف اتری تھی۔ یہ گھر باہر سے عام گھروں کی طرح تھا لیکن اندر سے اسے بہت مہارت سے بنایا گیا تھا۔ آپی جلدی کریں دیر ہو جائے گی۔ اخلاص جو نیچے لاونچ میں فجر کا انتظام کر رہی تھی چیج کر بولی تھی۔

نہیں ہو نگے لیٹ دیکھو آگئی میں۔ فجر اس کے پاس آ کر بولی تھی۔ آج وہ دونوں کو مسیٹ یونیورسٹی جاری ہے تھے۔

قریباً آدھا گھنٹہ بعد وہ دونوں یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑے تھے۔ اخلاص نے وہاں کھڑے ہو کر ایک ستائشی نظر اس عالیشان عمارت پر ڈالی تھی جو اپنے اندر کتنے لوگوں کے خواب سجائے کھڑی تھی۔ اُنکے یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی بھگد وڑچ گئی تھی۔ ایک گاڑی اندر آئی تھی جس میں پولیس الہکار بیٹھے ہوئے تھے اور یہاں پر اخلاص کی حالت دیکھنے لا اُق تھی لیکن فجر ایسے کھڑی تھی جیسے وہ روز اس کو دیکھتی ہو۔ نیوز والے جمع ہو گئے تھے اور اُنکے کچھ دیر بعد ہی یکے بعد دیگرے چار گاڑیاں یونیورسٹی

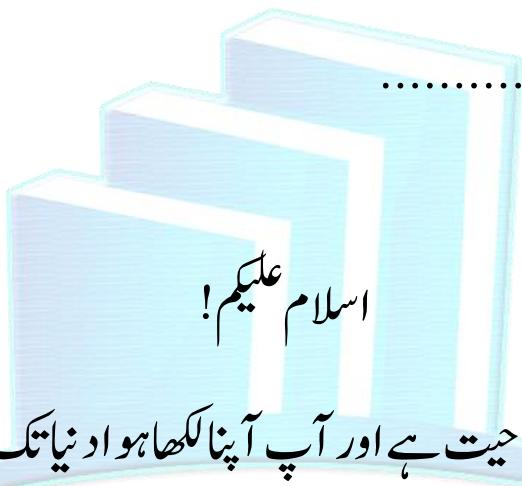
## Posted On Kitab Nagri

کے گیٹ میں داخل ہوئی۔ گاڑیوں سے گارڈز جلدی جلدی نکل کر سیکیورٹی کو مزید مضبوط کر رہے تھے۔ اور پھر ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر تیسرا گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ سفید رنگت اور نیلی آنکھوں والا شہزادہ بہت شان سے اتراتھا۔ اور اس کے اترتے ہی اپورٹر زاس پر جھپٹ گئے تھے۔ فجر اور اخلاص ایک کونے کھڑی یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔ آپی یہ کون ہے؟ اخلاص سے رہانہ گیا تو پوچھ لیا۔ گڑیا میری ابھی اس سے بات نہیں ہوئی ہے۔ فجر نے بظاہر نرمی سے کہا تھا اور اس کی بات پر اخلاص نے منه بنایا تھا۔ السلام علیکم! یہ کون ہے جو ابھی آئے ہیں؟ اخلاص نے پیٹ کے درد کو کم کرنے کے لئے آخر ایک سٹوڈنٹ سے پوچھ ہی لیا تھا۔ یہ شاہویز آفندی شہریار آفندی کا بھائی ہے۔ اس لڑکی نے جوش سے بولا تھا اور ابھی اخلاص اس سے کچھ اور پوچھتی کہ اس لڑکی کی فرینڈنڈ نے اسے آواز دی تھی۔ کم عینی لوک ہی از سوپینڈ سم۔ اور یچھے اخلاص ایسے کھڑی رہی جیسے وہ دونوں نام اس کے سر کے اوپر سے گزرے تھے۔ آپی یہ اس لڑکی نے کتنے مشکل نام لئے کیا آپ انکو جانتی ہیں۔ اخلاص سخت جھنجھلا گئی تھی۔ میری گڑیا تم ان کو چھوڑو اور اپنے ایڈ مشن پر توجہ دو۔ فجر نے اسکو گویا یاد دلایا تھا۔ صحیح کہہ رہی ہیں آپی ہمیں ان سے کیا کام بھلا۔ اخلاص ان دونوں پر مٹی ڈال کر آگے بڑھ گئی تھی۔

Your classes will be started from tomorrow اطلاع دی گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تحمینک یو سر. فجر اور اخلاص اٹھ گئی تھی کیونکہ انہوں نے ساری معلومات ان سے لے لی تھی. جیسے ہی وہ آفس کے دروازے تک پہنچے ادھر سے شاہویز آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ اخلاص نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ سیاہ آنکھیں نیلی آنکھوں سے ٹکرائی تھی لیکن یہ بس ایک لمحے کے لئے تھا اور پھر وہ باہر نکل گئی تھی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیاتک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
**KitabNagri** [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)  
اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

<https://www.kitabnagri.com>

آفندی ویلا میں معمول کی صبح اتری تھی سورج آج کچھ زیادہ ہی جوش میں تھا۔ شہریار تیار ہو کر گاڑی میں بیٹھا اور آفس کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ آفس میں پہنچ کر اس نے فون پر ایک نمبر ڈائل کیا تھا تقریباً دوسری گھنٹی پر فون اٹھالیا گیا تھا۔ ہاں اویس کچھ پتہ چلا؟ شہریار نے کال کنیکٹ ہوتے ہی سوال کیا تھا اسکی یہی عادت تھی وہ فضول باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتا اور شاید اس کے لئے خیریت پوچھنا بھی فضول تھا۔ ہاں پتہ چل گیا ہے۔ دوسری جانب سے جواب دیا گیا تھا۔ تو بتانے کے لیے دعوت نامہ تیار کرواؤ۔ شہریار سخت غصے میں تھا۔ شہریار وہ تیرے قریب کا، ہی کوئی ہے تو خود سوچ تیری انفار میشن تک ایکس کس کو ہے۔ اویس نے اسے بس اک ہست دیا تھا جانتا تھا اب آگے شہریار خود کرے گا۔

شہریار نے جھٹ سے کال بند کی تھی وہ اب اپنے اندر اٹھے ہوئے غبار کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ ابھی کچھ سوچتا کہ آفس کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ہائے ڈار لنگ! کیا تم فری ہو۔ عالیہ انتہائی خوشگوار موڑ کے ساتھ اندر آکر شہریار کے گلے لگی تھی۔ تمہیں یہاں آنے کی اجازت کس نے دی

## Posted On Kitab Nagri

ہے۔ شہریار کا غصہ اب کنٹرول سے باہر تھا۔ مروہ! شہریار غصے سے دھاڑا۔ ی.. لیں سر۔ مروہ یہ لڑکی میرے آفس میں میری اجازت کے بغیر کیسے آئی۔ شہریار پھٹ پڑا تھا۔ سر میں نے عالیہ میدم کو روکنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے میری بات نہیں سنی۔ مروہ اب اسے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔ ابھی اور اسی وقت اس کو نکالو میرے آفس سے ورنہ کل تم بھی نظر مت آنا۔ شہریار نے فیصلہ سنایا تھا۔ ایم سوری سر۔ میم چلے۔ یہ آخری بات اس نے عالیہ سے کی تھی۔ عالیہ جو غصے اور ذلت سے سرخ ہو رہی تھی تیز تیز قدم اٹھاتی آفس سے باہر چلی گئی۔ شہریار کے دماغ میں ابھی بھی اویس کی بات چل رہی تھی۔ تمہارے اندر کا کوئی بندہ اور یہاں پر شہریار کو ایک روشنی دکھی تھی۔ ڈیم اٹ میں نے یہ پہلے کیوں نہیں سوچا۔ شہریار نے غصے میں اپنا ہاتھ زور سے شیشے کے ٹیبل پر مارا تھا اور اگلے ہی پل ٹیبل ٹوٹ کر ٹکڑے ہو گیا تھا شاید اس کا ہاتھ بھی زخمی ہوا تھا لیکن پرواہ کسے تھی۔ اس سے زیادہ درد اسے اپنے اندر محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس کے اندر بھی کچھ ٹوٹا تھا شاید اعتماد تھا جو اس نے زندگی میں پہلی بار کیا تھا۔ اندر کچھ ٹوٹنے کی آواز پر اس کا اسٹینٹ اندر آیا تھا اسے دیکھ کر شہریار زخمی سا مسکرا یا تھا لیکن غم پر غصہ غالب آگیا تھا اور اگلے ہی پل وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ عدنان شاکڈ سا بس اسے دیکھے گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

شہریار سڑکوں پر رش ڈرائیو کر رہا تھا شاید اپنے غصے کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے سود۔ وہ کے بعد دیگرے ایک ایک سگریٹ سلاگارہا تھا اور اس دھویں کے ساتھ ہی وہ اپنے اندر کے غبار کو بھی باہر نکال رہا تھا دفتغاً کوئی اس کے گاڑی کے سامنے آیا تھا اس نے جلدی سے بریک پر پاؤں رکھا لیکن گاڑی کی سپید زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ لڑکی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔ شہریار غصہ سے گاڑی سے اتر اتھا اور اس کو سختی سے بازوں سے پکڑا تھا۔ کیا تم اندھی ہو گئی ہو یا مر نے کا ارادہ ہے جو سامنے سے نہیں ہٹ رہی تھی۔ شہریار اپنی بھوری آنکھیں اسکے سنہری آنکھوں میں ڈالے دھاڑا تھا۔ فخر کا اسکی اس حرکت پر دماغ گھوم گیا تھا۔ چٹا خفجنے ایک زوردار تھپٹ مارا تھا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔ فخر غصے سے بولی تھی اسے غصہ بہت کم آتا لیکن جب آتا تو سارے حساب برابر کر دیتی تھی۔ شہریار اسکی ہمت دیکھ کر حیران تھا لیکن پھر حیرت کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔ آئی ول میک یور گریٹ دز۔ شہریار یہ الفاظ کہہ کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر کچھ دیر اور ٹھہرا تو میڈیا والے یہاں آجائیں گے جو وہ نہیں چاہتا تھا۔

شہریار جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تھا پر نظر پڑھتے ہی وہ بالکل ساکت رہ گیا تھا یہ وہی لڑکی تھی جس نے اسے آج تھپٹ مارا تھا یہ شاید اسکی کوئی پرانی انٹرویو تھی۔ کمال! یہ ویڈیو کس نے لگائی ہے۔ شہریار

## Posted On Kitab Nagri

غصے سے دھاڑا۔ صاحب وہ چھوٹے صاحب نے لگائی ہے۔ کمال نے ڈرتے ڈرتے کہا کیونکہ اس کے غصے کا سب کو پتہ تھا۔ آئندہ مجھے یہ ویڈیو اس گھر میں کہیں بھی نظر نہیں آنی چاہیے۔ اس نے سختی سے تنبیہ کی تھی۔ لیکن کیوں بھائی۔ شاہویز نے حیرانی سے پوچھا تھا۔ ویسے ہی شہریار تھوڑا نرم لبھے میں بولا تھا۔ لیکن بھائی آپ کو پتہ ہے اس لڑکی کی صرف یہی ایک انٹرویو ہے اور اس کا کوئی سو شل میڈیا اکاؤنٹ بھی نہیں ہے اور زیادہ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ اس ایک انٹرویو سے ہی یہ بہت فیمس ہو گی ہے شاید اس کے بات کرنے کا انداز بہت اچھا ہے اس لئے۔ شاہویز دلچسپی سے اسے بتا رہا تھا۔ شہریار نے ایک نظر سکریں میں اس لڑکی کو دیکھا جسکی انٹرویو شروع ہو گئی تھی۔ آپ کا نام کیا ہے؟ انٹرویور نے پوچھا تھا۔ میرا نام فخر ملک ہے۔ فخر کی نرم آواز گو نجی تھی۔ کیا آپ کو امید تھی کہ آپ بورڈ ٹاپ کریں گی۔ ایک اور سوال کیا گیا تھا۔ آپ کو جو چیز جس طرح چاہیے اگر اس کے لیے اس کے مطابق کوشش کرے تو اس کا نتیجہ بھی آپ کے مطابق ہی ہو گا۔ فخر نے دو ٹوک انداز میں جواب دیا تھا۔ اب وہ اس سے کچھ اور بھی پوچھ رہا تھا اور فخر اسی انداز میں جواب دے رہی تھی۔ فخر تو اس کا نام فخر ہے اچھا تو فخر تمہیں اس تھپڑ کی قیمت تو چکانی پڑے گی اور میں اسے یقینی بناؤں گا کہ تم اسکی بہت بھاری قیمت ادا کرو شہریار ایک عزم سے بولا تھا۔ بھائی آپ کہاں گم ہو گئے۔ شاہویز نے پوچھا تھا۔ کہیں نہیں بھائی کی جان تم انجوائے کرو

## Posted On Kitab Nagri

میں چلتا ہوں فریش ہونے۔ شہر یار خوشگوار موڈ کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا اور پچھے شاہویز بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

.....م.....

ملک ہاؤس میں اگر ہم فجر کے کمرے میں آئے تو کمرے کے وسط میں فجر جائے نماز بچھائے دعا مانگ رہی تھی۔ وہ روٹے ہوئے آج پھر اپنے رب کو منانے حاضر ہوئی تھی۔ اللہ آج پھر مجھے ایک نامحرم نے ہاتھ لگایا میں اس پر شرمندہ ہوں لیکن اللہ میری کوئی غلطی تو نہیں تھی۔ اللہ اگر میرے بابا ہوتے تو اس لڑکے کی اتنی ہمت نہ ہوتی کہ وہ مجھے ہاتھ لگاتا۔ میں بہت کمزور ہوں میرے مالک مجھ پر رحم کر۔ فجر اللہ سے شکایت نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جانے انجانے میں کر بیٹھی تھی۔ وہ اسی طرح جائے نماز پر بیٹھی رو رہی تھی اسے وقت کا احساس نہیں ہوا تھا اور پھر اسکو اسی طرح نیند نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور کیا تم نے سنا نہیں کہ اللہ جس کو تسلیم دینا چاہتا ہے اس پر نیند غالب کر دیتا ہے اسوقت جب وہ تکلیف میں ہو۔ اخلاص جاؤ آپی کو بلا لو کہاں ہے مجھے بات کرنی ہے؟ سعدیہ بیگم نے اخلاص کو آواز دی تھی۔ مما پتہ نہیں جب سے آئی ہے کمرے میں بند ہے میں نے پوچھا تو کہا سر میں درد ہے۔ اخلاص نے انہیں

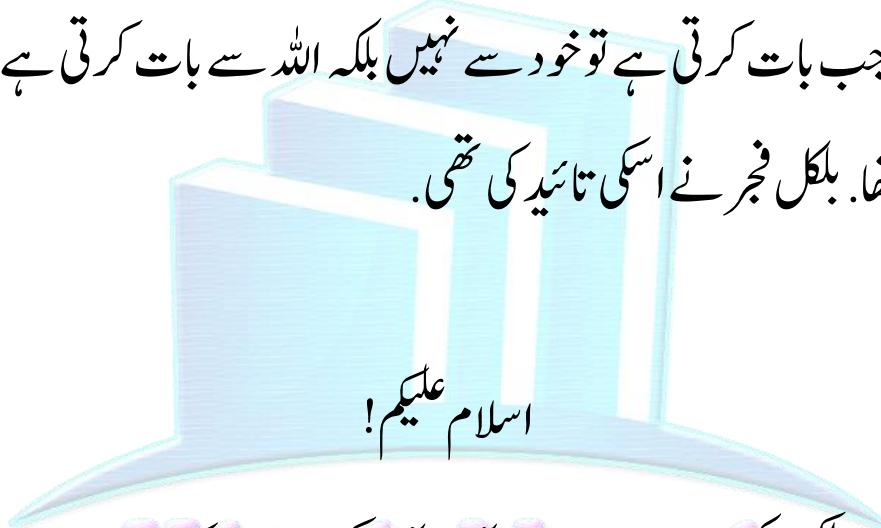
## Posted On Kitab Nagri

اطلاع دی تھی۔ ٹھیک ہے اسے آرام کرنے دو میں شام کو بات کر لو گی۔ سعدیہ نے سمجھنے والے انداز میں کہا تھا۔

فجر جب اٹھی تو شام کے سات بجھ رہے تھے۔ وہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی تھی اسے اپنا آپ کافی ہاکا محسوس ہو رہا تھا۔ فریش ہونے کے بعد وہ سیدھا لاونچ میں آئی تھی۔ السلام علیکم۔ فجر نے لاونچ میں بیٹھے اخلاص اور سعدیہ بیگم کو سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام فجر اب طبیعت کیسی ہے۔ سعدیہ نے پوچھا تھا۔ الحمد للہ ما اب ٹھیک ہے۔ فجر انکے ساتھ صوف پر بیٹھ گئی تھی۔ سعدیہ اٹھ کر کچن کے اندر گھس گئی تھی اور پچھے فجر اور اخلاص لاونچ میں اکیلے رہ گئے تھے۔ آپ یہ آپ اکیلے خود سے بات کیسے کر لیتی ہے وہ بھی تیز آواز میں۔ میں نے بہت بار ٹرائی کیا لیکن مجھ سے نہیں ہوتی۔ اخلاص نے اچانک سے سوال کیا تھا۔ فجر کو اس کی بات پر ہنسی آئی تھی کیونکہ وہ اکثر اس طرح باتیں کرتی۔ اور تمہیں کس نے بتایا کہ میں خود سے بات کرتی ہوں۔ فجر نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔ اسکا مطلب آپ آپ جنوں سے باتیں کرتی ہیں تبھی میں سوچو آپ کے اتنے اچھے مارکس کیسے آ جاتے ہیں آپ کو جن پیپر دکھاتے ہو نگے نہ۔ اخلاص حیرانی سے بولی تھی اور اسکی اس قدر معصومیت پر فجر کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔ ارے نہیں گڑیا میں تمہیں سمجھاتی ہوں دیکھو اللہ نے قرآن مجید میں کیا فرمایا کہ میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوتا ہوں۔ مطلب

## Posted On Kitab Nagri

چاہے ہم جہاں بھی ہو اللہ ہر وقت ہمارے پاس ہوتا ہے۔ اخلاص کو سمجھنے نہیں آیا کہ یہاں اس بات کا کیا مطلب لیکن پھر بھی سنتی رہی۔ تو دیکھو انسان کو بات کرنے کے لئے کوئی چاہیے لیکن ضروری نہیں کہ وہ کوئی انسان ہی ہو اور میرے خیال میں تو انسانوں کو اپنا رازدار بنانا انتہائی بے وقوفی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنا رازدار اللہ کو بنایا جو ہر وقت ہر جگہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ فخر نے بات مکمل کر لی تھی۔ اچھا تو مطلب آپ جب بات کرتی ہے تو خود سے نہیں بلکہ اللہ سے بات کرتی ہے۔ اخلاص نے سمجھنے والے انداز میں کہا تھا۔ بلکل فخر نے اسکی تائید کی تھی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

**www.kitabnagri.com** آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

لیکن آپ پھر میں کیوں نہیں کر پاتی؟ اخلاص نے ایک اور سوال کیا تھا۔ وہ اس لیے کیونکہ تم نے کبھی اس ذات کو محسوس ہی نہیں کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ نوافل میں تہجد کی نماز اللہ کو زیادہ محبوب ہے ایسا کیوں۔ فجر نے سوال کیا تھا۔ کیونکہ آپ تہجد ہم رات کو پڑھتے ہیں اور اس وقت کوئی دوسرا ہمارے پاس نہیں ہوتا صرف اللہ ہوتا ہے۔ اخلاص نے بتایا تھا۔ اور تہجد میں ہم اللہ کی طرف خالص ہو کر متوجہ ہوتے ہیں اس لیے کیونکہ باقی دنیا سوئی ہوتی ہے اور وہاں صرف اللہ ہوتا ہے اور اس کا بندہ تو اگر تم اللہ کو محسوس کرنا چاہتی ہو تو پہلے دنیا والوں سے لا تعلق ہونا پڑے گا اور لا تعلقی کا مطلب یہ نہیں کہ تم بات کرنا چھوڑ دو اور ایک کونے میں پڑی رہو بلکہ لا تعلقی کا مطلب یہ ہے کہ انکی محفل میں بیٹھ کر اللہ کو بھول نہ جاؤ کہ اگر وہ کچھ اچھا کرے تب بھی تم انکے ساتھ ہو اور اگر کچھ برآ کرے تب بھی بلکہ جب وہ کوئی برائی کرے تو تم لا تعلق ہو جاؤ اللہ کے لئے۔ اور جس دن تم یہ کام کرو گی اس دن تم اللہ کو اپنے اندر

## Posted On Kitab Nagri

محسوس کرلوگی۔ فجر کی آواز نے ایک سحر طاری کیا تھا ایسا سحر جس کا اثر ہمیشہ کے لیے قائم رہے۔ مطلب اگر اللہ کو محسوس کرنا ہے تو لا تعلق ہونا پڑے گا لیکن لا تعلق کیسے ہونا ہے؟ ایک اور سوال کیا گیا تھا۔ تہجد سے! جب تم تہجد پڑھوگی تو اللہ تمہارے دل میں اپنی محبت بٹھادیگا اور دنیا کی محبت ختم کر دے گا اور جس دن اللہ کی محبت دنیا کی محبت پر غالب آجائے گی اس دن دنیا سے لا تعلقی بھی آسان ہو جائے گی۔ فجر اپنی بات ختم کر کے خاموش ہوئی تھی۔ لیکن آپی مجھ سے تہجد میں اٹھاہی نہیں جاتا؟ اخلاص نے ایک اور مسلسلہ بیان کیا تھا۔ گڑیا تہجد کے لیے اٹھایا جاتا ہے اٹھنا نہیں پڑتا۔ اگر تم باقی سارا دن خود اللہ کے پاس جاؤ گی تو تہجد میں اللہ خود تمہیں اپنے پاس بلائے گا۔

اور تہجد کی توفیق بھی اللہ انکو دیتا ہے جو اسکو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اخلاص کے پاس اب کوئی اور سوال نہیں تھا وہ صرف اس بات پر اٹک گئی کہ کیا وہ اللہ کو محبوب نہیں تھی لیکن وہ ایسا کیا کرے کہ وہ اللہ کی محبوب بن جائے اور وہ کتنا مشکل کام تھا۔ وہ بس یہی سوچے جا رہی تھی

.....م.....

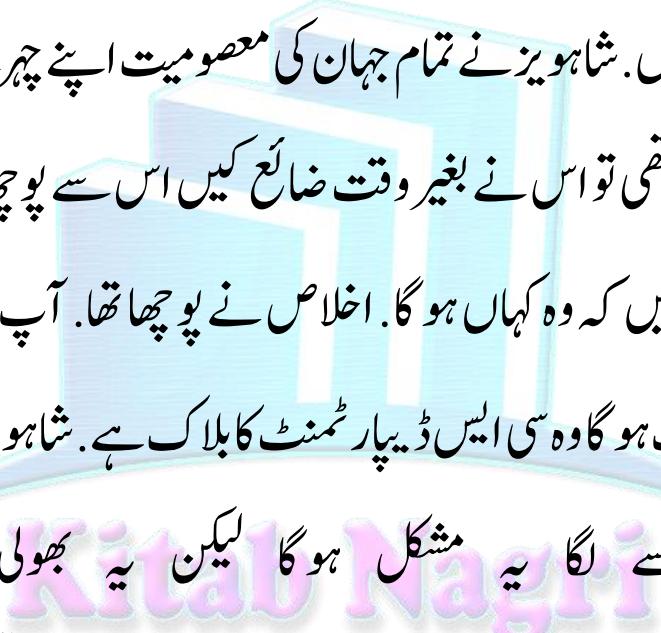
ملک ہاؤس میں یہ صحیح معمول سے تھوڑا ہٹ کر اتری تھی۔ اخلاص آج صحیح سویرے اٹھ کر تیار ہوئی تھی۔ آج اسکی یونیورسٹی کا پہلا دن تھا اور آج اسکی سیاہ آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ وہ جلدی سے

## Posted On Kitab Nagri

ناشتمہ کر کے باہر آئی تھی اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس شاندار عمارت کے سامنے کھڑی تھی۔ اور اس عمارت پر نظر پڑھتے ہی اس کا دل زور سے دھڑکا تھا اسے یہاں کے ماحول کا کچھ علم نہیں تھا اس لئے وہ نرسوس ہو رہی تھی لیکن پھر خود میں ڈھیر ساری ہمت مجتمع کر کے وہ آگے بڑھی تھی۔ شاہویز اپنے دوستوں کے ساتھ کسی بات پر ہنس رہا تھا کہ ادریس نے اسے آواز دی تھی۔ چل شاہویز آج تجھے ایک شرط دیتا ہوں۔ وہی انکی پرانی عادت وہ ہمیشہ ایک دوسرے کو کوئی نہ کوئی شرط دیتے رہتے۔ بتا میرے بھائی تیرے لئے تو جان بھی حاضر۔ ادریس اور شاہویز پکے یار تھے۔ دیکھ بھائی اس دروازے سے جو بھی لڑکی اندر آئے تجھے اس کے ساتھ ایک فرینک کرنا ہے۔ ادریس نے سامنے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا۔ کیسا فرینک؟ شاہویز جوش سے بولا تھا۔ کیسا بھی فرینک ہو بھائی وہ تیری مرضی۔ چل آج ہم تیرے سکلنڈ دیکھتے ہیں۔ ادریس گرم جوشی سے بولا تھا۔ منظور ہے بھائی لیکن تو دیگا کیا۔ شاہویز نے ابر و اٹھا کر کہا تھا۔ بھائی اگر تو جیتا تو ڈنر میری طرف سے ہو گا لیکن اگر میں جیتا تو ڈنر تمہاری طرف سے ہو گا۔ ادریس نے حل پیش کیا تھا۔ چل بھائی پسے نکال لے کیونکہ یہ شرط تو تیرا بھائی ہی جیتے گا۔ شاہویز یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا لیکن اسکے قدم اسی جگہ پر ساکت ہو گئے تھے جب اس نے سیاہ عبا یہ میں ملبوس اس لڑکی کو دیکھا تھا۔ شاہویز کو یاد آیا یہ وہی سیاہ آنکھوں والی لڑکی

## Posted On Kitab Nagri

تھی جو اس نے اس دن اس آفس میں دیکھی تھی۔ اخلاص بہت پریشان لگ رہی تھی کیونکہ اتنی بڑی یونیورسٹی میں وہ سی ایس ڈیپارٹمنٹ کہاں ڈھونڈتی۔ وہ آگے بڑھنے والی تھی کہ پیچھے سے اسے کسی نے آواز دی تھی۔ ایکسیوزمی مس۔ اخلاص جھٹ سے پیچھے مرٹی تھی۔ یہ وہی نیلی آنکھوں والا لڑکا تھا جسکو اس نے اس دن دیکھا تھا۔ اس اخلاص اسکی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ آپ شاید یہاں پر نئی ہے کیا میں آپکی کوئی مدد کر سکتا ہوں۔ شاہویز نے تمام جہان کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائی تھی۔ اخلاص کو ویسے بھی مدد کی ضرورت تھی تو اس نے بغیر وقت ضائع کیں اس سے پوچھ ہی لیا تھا۔ کیا آپ مجھے سی ایس ڈیپارٹمنٹ کا بتاسکتے ہیں کہ وہ کہاں ہو گا۔ اخلاص نے پوچھا تھا۔ آپ یہاں سے سیدھا جائے اور لفٹ مرٹ جائے وہاں جو بلاک ہو گا وہ سی ایس ڈیپارٹمنٹ کا بلاک ہے۔ شاہویز نے انتہائی نرمی سے اسے غلط راستہ بتایا تھا اسے لگا یہ مشکل ہو گا لیکن یہ بھولی لڑکی تو اتنی آسانی سے اس کے باقی میں آگئی تھی۔ تھینک یو۔ اخلاص آگے



<https://www.kitabnagri.com>

بڑھ گئی دل میں شکر کے کلمات ادا کرتے ہوئے کہ کسی نے تو مدد کی۔ ویسے سارے امیر بگڑے ہوئے نہیں ہوتے کچھ اچھے بھی ہوتے ہیں۔ دس منٹ بعد وہ اسی بلاک میں انظر ہوئی تھی۔ پہلی کلاس جو اسے نظر آئی اس پر فرست ایئر لکھا تھا وہ اندر جا کر دوسرا رو میں بیٹھ گئی تھی کلاس شروع ہونے میں ابھی

## Posted On Kitab Nagri

وقت تھا۔ یہاں پر سب نئے تھے کوئی کسی کو نہیں جانتا تھا اخلاص اب بور ہونے لگی تھی اس نے نظر گھما کر اطراف کا جائزہ لیا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ دیواروں پر نیوٹن اور آئندھن کی تھیوریزدیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ اسے خطرے کی گھنٹی سنائی دی تھی۔ آخر ہمت کر کے اس نے پاس بیٹھی لڑکی سے پوچھ لیا تھا۔ ایکسیوز می کیا یہ سی ایس ڈیپارٹمنٹ ہے؟ نہیں یہ تو فرکس ڈیپارٹمنٹ ہے سی ایس ڈیپارٹمنٹ یہاں سے سیدھا اور پھر لفت کی طرف ہے۔ وہ جلدی سے اپنا بیگ اٹھائے باہر آئی تھی اور آج اسے یہ تو پتہ چل گیا تھا کہ اگرچہ سارے امیر بگڑے ہوئے نہیں ہوتے لیکن جس سے وہ ملی تھی وہ ضرور بگڑا ہوا تھا۔ کوئی معصومیت کا لباس اوڑھنے سے معصوم نہیں بن جاتا۔ وہ اس لڑکی کے بتائے ہوئے ڈائریکشن کے مطابق آئی تھی اور یہ وہی بلاک تھا جہاں سے شاہویز نے اسے بھیجا تھا۔ وہ جیسے ہی کلاس میں انٹر ہونے لگی پروفیسر پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ می آئی کم ان سر۔ اخلاص نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔ پروفیسر عبد الوحید سب کا انٹروڈکشن لے رہے تھے۔ اخلاص کی آواز پر سب نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا۔ اس یوم پر پروفیسر نے ایک کاٹدار نظر اس پر ڈالی تھی۔ تھینک یو سر۔ اخلاص اندر آتے ہی بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تھی کیونکہ پہلے ہی تمام سیٹس بھری ہوئی تھی۔ پروفیسر عبد الوحید اس یونیورسٹی کے سب سے سٹرکٹ پروفیسر تھے۔ آئندہ اگر کوئی میری کلاس میں لیٹ آیا

## Posted On Kitab Nagri

تو اس کو انٹری نہیں ملے گی ایم ائی کلیئر۔ پروفیسر کی گر جدار آواز پورے ہال میں گونجی۔ یہ سر۔ پوری کلاس نے ایک ساتھ جواب دیا تھا۔

پروفیسر کے کلاس سے نکلتے ہی اخلاص کے ساتھ والی جگہ جو بلکل خالی تھی اس پر کوئی آکر بیٹھا تھا۔ اخلاص نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا یہ وہی نیلی آنکھوں والا شہزادہ تھا اخلاص کی آنکھوں کے تاثرات ایک دم سے بد لے تھے۔ شاہویز کو سیاہ آنکھیں آج سے پہلے اتنی خوبصورت کبھی نہیں لگی تھی۔ اخلاص غصے سے اٹھ گئی تھی۔ دیکھیں مس آئی ایم سوری مجھے آپکو غلط گائیڈ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہی فطرت سے مجبور فلرٹ کی کوشش۔ دیکھیں آپ مسٹر آپ نے مجھے غلط گائیڈ کیا کیونکہ میں نے آپکو موقع دیا آئندہ نہیں دو گئی اور دوسری بات آئندہ میراراستہ روکنے کی کوشش مت کیجئے گا۔ اخلاص غصے سے کہہ کر آگے بڑھ گئی اور پیچھے شاہویز کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی نے شاہویز آفندی کو دور رہنے کا کہا ہے کیسی بے یقین تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

.....م.....

شہریار کی صبح آج معمول سے تھوڑا ہٹکر ہوئی تھی۔ وہ عموماً صبح سویرے آفس جاتا لیکن آج وہ گھر پر تھا۔ وہ بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔ گڈمارنگ ماما! کیسی ہیں آپ۔ وہ

## Posted On Kitab Nagri

انہتائی خوشگوار مود میں بولا تھا ویسے انک لئے شہریار کا مود ہمیشہ خوشگوار ہی رہتا۔ گڈمار ننگ بیٹا میں ٹھیک تم بتاؤ آج اتنی دیر کیسے ہو گئی آفس نہیں جانا کیا۔ حلیمه نے حرمت سے پوچھا تھا۔ جانا ہے میں سویٹ موم لیکن تھوڑا لیٹ۔ شہریار ناشتہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کیوں لیٹ کیوں جانا ہے۔ ایک اور سوال کیا گیا تھا۔ وہ دراصل ماما میرے آفس میں کچھ پرندوں نے پر کئے ہیں اور مجھے انکو تھوڑی آزادی دینی ہے تاکہ وہ اپنے پرکھوں سکے پھر کاٹنا آسان ہو گا۔ شہریار نے ذو معنی بات کی تھی جو حلیمه بیگم کے سر کے اوپر گزر گئی تھی۔ ناشتہ کر کے شہریار نے اپنی بلیک لید روالی جیکٹ اٹھایا اور باہر چلا گیا۔ شہریار کا آفس ..... عدنان شہریار کے آفس میں تھا شاید وہ کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ اے سی کے باوجود اس کے ماتھے پر لپسیے کی ننھی بوندیں تھیں۔ وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شہریار کے لاکر میں آخر سے وہ فائل مل گئی تھی لیکن اس میں وہ معلومات نہیں تھی جو اسے چاہیے تھی۔ ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی عدنان بے اختیار پیچھے ہوا تھا۔ شاید تمہیں یہ چاہیے تھا عدنان۔ دروازے میں کھڑے شہریار نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ایک بلیو فائل کی طرف اشارا کیا تھا۔ ان۔ نہیں سر میں کیوں ڈھونڈو نگاہیں۔ عدنان ہٹ بڑاتے ہوئے بولا تھا۔ میں نے تو یہ سوچا ہی نہیں کہ تمہیں کیوں ضرورت پڑ گئی اس فائل کی شاید حسان کے لئے۔ شہریار نے اپنے سوال کا جواب خود ہی

# Posted On Kitab Nagri

دیا تھا اور حسان کے نام پر عدنان کا چہرہ لٹے کی مانند سفید ہوا تھا۔ گارڈز لے جاؤ اسے کو لڈ روم میں۔ ابھی عدنان اپنی صفائی میں کچھ کہتا کہ شہریار غصے سے دھاڑا تھا۔ س. سر پلیز مجھے مت مارے آئی کیں ایکسپلین سر پلیز۔ عدنان دیوانہ وار اسکی منتیں کر رہا تھا۔ شہریار نے اپنی بھوری آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دی تھی اس کی آنکھیں اس قدر سرد تھی کہ کوئی بھی خوفزدہ ہو جاتا۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں ماروں گا۔۔۔ نہیں کیونکہ شہریار آفندی غلط کام نہیں کرتا۔ میں تمہاری وہ حالت کروں گا کہ تم خود موت مانگو گے لیکن وہ تمہیں نہیں ملے گی کیونکہ شہریار آفندی صحیح کام بھی نہیں کرتا۔ اس کی آواز میں اس وقت صرف دہشت تھی اور پھر دو گارڈز اسے بازوں سے پکڑ کر لے گئے تھے۔

شہریار غصے سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا اب وہ کچھ سوچ رہا تھا دفعتاً اس نے مروہ کو آفس میں بلا یا تھا۔ مجھے کل تک حسان کی ساری انفارمیشن اپنے ٹیبل پر چاہیے کس کمپنی کے ساتھ ڈیل کر رہا ہے سب کچھ آئی وانٹ ایوری سنگل تھنگ۔ شہریار نے مروہ کو حکم صادر کیا تھا۔ مجھے ایک اسٹینٹ بھی جلد از جلد چاہیے۔ مروہ کو اس بات پر حیرانی ہوتی تھی کیونکہ عدنان پورے چار سال اس کے ساتھ تھا لیکن پوچھنا ہے سو دل تھا کیونکہ وہ بتانے والا تو تھا نہیں اس لئی یہ سر کہہ کر باہر نکل گئی تھی۔

A decorative flourish consisting of a vertical line ending in a stylized hook, flanked by two horizontal dotted lines.

## Posted On Kitab Nagri

بaba آپ مجھے چھوڑ کے مت جائے۔ بابا پیز واپس آجائیں بابا... بابا فخر جھٹ سے اٹھی تھی آج اسے پھر اس کے بابا خواب میں آئے تھے اور اور کیا تمہیں پتہ ہے جب بچھڑے ہوئے لوگ خواب میں آتے ہیں تو اذیت کے سوا کچھ نہیں دیتے کیونکہ یہ ملاقات کی سب سے دردناک شکل ہوتی ہے۔ فخر اٹھ گئی تھی اور اب فریش ہو کر سعدیہ بیگم کے پاس جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ السلام علیکم امی کیسی ہیں آپ؟ فخر نے محبت سے پوچھا تھا۔ و علیکم السلام بیٹا بس ٹھیک ہوں۔ سعدیہ تھکن سے بولی تھی۔ امی آپ کو پتہ ہے لائبہ میری فرینڈ اسکی جا ب لگ گئی ہے اور اسکی پچاس ہزار سیلری ہے۔ فخر نے گویا سعدیہ کے علم میں اضافہ کیا تھا۔



سلام علیکم!  
**Kitab Nagri**

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیاتک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

یہ تو بڑی اچھی بات ہے بیٹا۔ سعدیہ بیگم خوشی سے بولی تھی۔ نہیں امی آپ سمجھی نہیں پچاس ہزار امی پچاس ہزار۔ فخر نے پچاس ہزار پر زور دیا تھا۔ میں وہ سمجھ گئی ہوں لیکن تم اپنے ارادے سمجھاؤ کیا بات ہے۔ سعدیہ نے مشکوک نظروں سے فخر کو دیکھا تھا۔ امی دیکھیں میں گھر پر اکیلی بور ہو جاتی ہوں اور کچھ کرنے کو ہے بھی نہیں تو اگر آپ مجھے جاپ کی اجازت دے دیتی... فخر ابھی کچھ اور کہتی کہ سعدیہ نے اسکی بات کاٹ دی تھی اور تمہیں میرا جواب پتہ ہے۔ سعدیہ نے ختمی انداز میں کہا تھا لیکن سامنے بھی فخر تھی۔ امی پلیز دے دے دیکھیں آپ جو کہیں گی میں کروں گی۔ فخر نے منت کی تھی۔ ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے۔ سعدیہ آخر مان گئی تھی۔ اور اجازت ملنے پر سنہری آنکھیں چمک گئی تھیں۔ تمہیں شادی کے لئے ہاں کہنا ہو گا کیونکہ تمہاری منگنی کو تین سال ہو گئی ہیں اور اب تو تمہاری پڑھائی

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

بھی مکمل ہو گئی ہے۔ فخر کے آنکھوں کی چمک ماند پڑی گئی تھی جو سعدیہ بیگم نے بخوبی نوٹ کیا تھا لیکن وہ بھی مجبور تھی کیا کرتی۔

PAST

ملک ہاؤس میں آج ہر طرف شور تھا پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا پورے گھر کو سفید اور سرخ پھولوں سے سجا یا گیا تھا۔ آج فخر اور معیز کی منگنی کی رسم تھی۔ منگنی کی رسم ادا ہو گئی تھی۔ فخر نے پرپل کلر کا مدار جاڑا پہن رکھا تھا اور چہرے پر ہلاکا سامیک اپ کیا تھا وہ مسکراتے ہوئے سب سے مبارکباد وصول کر رہی تھی۔ فنکشن اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ اب صرف چند مہمان ہی رہ گئے تھے۔ فخر اپنے کمرے میں جانے ہی لگی تھی کہ سیر ھیوں کے ساتھ اسے فاخرہ بیگم اور معیز کی آواز سنائی دی۔ ماما آپکو پتہ ہے مجھے فخر سے شادی نہیں کرنی پھر آپ نے کیوں اس سے میری منگنی کروادی۔ معیز دبے دبے غصے سے کہ رہا تھا۔ بکواس بند کرو اپنی تم انکے اس گھر اور جائیداد کو نہیں دیکھ رہے۔ تمہاری بے روزگاری کو دیکھ کر تو تمہیں کوئی بھی لڑکی نہیں دیگی ایک بار شادی ہو جائے تو یہ سب تمہارا ہی تو ہے اور پھر تم دوسرا شادی بھی کر لینا۔ فاخرہ نے اسے سمجھایا تھا۔ اور جائیداد کی بات سن کر معیز کی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں چمک گئی تھی۔ فخرہ فخر کی خالہ تھی اسے پتہ تھا کہ وہ لاپچی ہیں لیکن وہ اس قدر گر جائیں گی اسے اس بات کا اندازہ آج ہوا تھا۔

PRESENT

ٹھیک ہے ماما میں شادی کے لئے راضی ہوں۔ فخر انکے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس نے سعد یہ بیگم کی مسکراہٹ اتنے سالوں بعد دیکھی تھی۔ وہ ویسے تو بہت بولڈ تھی لیکن اپنے معاملے میں وہ بے بس تھی۔

فخر لائبہ کے گھر گئی تھی۔ السلام علیکم لائبہ۔ فخر نے انتہائی بے تکلفی سے اسے مخاطب کیا تھا۔ وعلیکم السلام فخر کیسے آنا ہوا خیریت؟ لائبہ نے تشویش سے پوچھا تھا۔ ہاں خیریت وہ دراصل تم نے مجھے جاب کا کہا تھا نہ تو میں اسی سلسلے میں بات کرنے آئی ہوں خلاف معمول فخر کی آنکھوں میں لائبہ کو وہ چمک نہیں دکھ تھی لیکن اس نے پوچھا نہیں تھا کیونکہ فخر اپنی بتائیں کسی کو نہیں بتاتی تھی۔ مجھے پتہ تھا تم آنٹی سے اجازت لے لوگی اس لئے میں نے کل ہی تمہارا اپاٹمنٹ لے لیا تھا۔ اور آج تم میرے ساتھ جا رہی ہو۔ لائبہ نے پہلے ہی سب سیٹ کر دیا تھا۔ لیکن آج کیسے۔ فخر حیران ہوئی تھی۔ کیا مطلب کیسے؟

## Posted On Kitab Nagri

عبایہ پہنوا اور چلو آج تمہارا انٹرویو ہے۔ لائبہ نے اسے زبردستی اٹھایا تھا۔ اور تقریباً چالیس منٹ بعد وہ اس آفس میں داخل ہوئے تھے۔

انٹرویور نے مصافحہ کے Congratulations mam you are selected for this job.

<https://www.kitabnagri.com>

فخر جوان کے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی انکی بات پر اٹھ گئی تھی تھینک یو سر۔ فخر نے نرمی سے کہا تھا۔ انٹرویور نے سمجھنے والے انداز میں ہاتھ نیچے کر لیا تھا۔ آپ کل سے جوائن کر سکتی ہیں باقی سب آپکو مرودہ سمجھادے گی۔ مرودہ نے اسے شروع سے لے کر آخر تک سارا کام سمجھادیا تھا دیکھو شہریار سر بہت غصے والے ہیں انکو اپنا کام وقت پر چاہیے ہوتا ہے مرودہ نے بار بار کہہ جانے والا جملہ ایک بار پھر دہرا یاد کیا تھا۔ میں سمجھ گئی ہوں آپ اس طرح بار بار کہہ کر مجھے مزید خوفزدہ کر رہی ہے۔ فخر معصومیت سے بولی تھی۔ اور اسکی بات پر مرودہ کھل کر بنسی تھی۔ اور پھر وہ اسے باقی کام سمجھانے لگی تھی۔

.....م.....

سورج ایک آخری نظر ڈال کر غروب ہو گیا تھا۔ رات کا اندر ہیرا ہر سو پھیلنے لگا تھا پرندے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ اس سب میں ملک ہاؤس کے مکین پوری طرح ہوش وہ وہ اس میں لاونچ میں

## Posted On Kitab Nagri

بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ کونگر بجو لیشنز مسی ڈیر آپی آپکو جاب مل گئی۔ اخلاص نے پر جوش لبھ میں کہا تھا۔ تھینک یونجر نے مسکرا کر کہا۔ ویسے آپکے باس کا نام کیا ہے۔ اخلاص نے تشویش سے پوچھا تھا۔ یار اخلاص تمہیں پتہ ہے میں نام یاد رکھنے میں کتنی سست ہوں اور اوپر سے میرے باس کا نام اتنا مشکل ہے مجھے تو یاد ہی نہیں پتہ نہیں آجکل لوگ کیسے نام رکھتے ہیں۔ فجر اکتا کر کہہ رہی تھی اور اتنا تو اخلاص کو بھی پتہ تھا تھا کہ وہ نام یاد کرنے میں کتنی سست تھی۔ پھر کافی دیر باتیں کرنے کے بعد فجر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور پچھے اخلاص ایک عزم کے ساتھ اٹھی تھی کہ آج جو بھی ہو وہ تہجد کے لئے ضرور اٹھے گی اس نے اپنے لئے الارم سیٹ کر دیا تھا اور اب بس اسے اٹھنا تھا اخلاص کی جب آنکھ کھلی تو اذا نیں ہو رہی تھیں اس کا دل بہت بری طرح ہرٹ ہوا تھا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ پہلے جو شخص اذان کے ایک گھنٹے بعد اٹھتا ہو اور اب اذان کے ساتھ اٹھ رہا ہو تو یہ اس کے قبول ہونے کی نشانی ہی ہے۔ اخلاص اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی تھی اور دس منٹ بعد جب وہ نکلی تو اس کا چہرہ بھیگا ہوا تھا اب وہ جائے نماز بچھائے نماز پڑھنے کے لئے بلکل تیار تھی۔ نماز پڑھ کروہ پھر سے سو گئی تھی۔ کیونکہ ابھی یونیورسٹی جانے میں بہت وقت تھا۔

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

فخر بلیک عبایے کے ساتھ بلیک ٹالر سے نقاب کیے ہوئے اس مغرور عمارت میں داخل ہوئی تھی۔ دروازے سے داخل ہوتے ہی اسکی نظر مرودہ پر پڑی تھی جس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح نرم مسکراہٹ تھی۔ السلام علیکم۔ فخر نے اس کے پاس پہنچ کر اسے نرمی سے سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام مس فخر آپ کا کیبین یہاں پر سر کے آفس کے اندر ہے۔ مرودہ اسے وہاں پر لے گئی تھی۔ کیا میں یہاں بیٹھوں گی۔ فخر نے تائید چاہی تھی۔ یہ ایک بڑا شاندار سا کمرہ تھا جس کے وسط میں شہریار کی چیز اور سامنے ایک بڑا سا ٹیبل تھا اور اس کے سامنے دائیں طرف ایک کونے میں فخر کا ٹیبل پڑا تھا۔ لیں میم آپ کی یہی سیٹ ہے۔ مرودہ نے تائید میں سر ہلا�ا تھا۔ ویسے آپ میری اتنی ہیلپ کر رہی ہیں آپ کا نام کیا ہے۔ فخر نے دوستانہ انداز میں کہا تھا۔ اوہ سوری میر انام مرودہ ہے اور میں شہریار سر کی سیکریٹری ہوں۔ مرودہ نے اپنا تعارف کروا دیا تھا۔ چلے مجھے جانا ہو گا ابھی شہریار سر آتے ہی ہوں گے اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے پوچھ لجھئے گا۔ مرودہ خوشدنی سے کہہ کر باہر چلی گئی تھی اور پچھے فخر اس یونیک طرز پر بنائے گئے آفس کو دیکھتی رہی۔

شہریار مغرور چال چلتا ہوا اپنے آفس میں داخل ہوا تھا اور بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھا اپنی چیز پر بیٹھ گیا تھا لیکن کسی وجود کے احساس نے اسے اوپر دیکھنے پر مجبور کیا تھا اور اگلے ہی پل اس کی آنکھوں میں

## Posted On Kitab Nagri

غصہ ابھر اتھا اور حیران تو فجر بھی کیونکہ یہ وہی تھا جس نے اس دن اس کے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔ ہاؤڈیر یو انٹر مائی آفس۔ شہریار دھاڑا تھا وہ بشكل خود پر ضبط کئے ہوئے تھا۔ آئم ہسٹر ایز یورپی اے۔ فجر نے بھی دوبدو جواب دیا تھا۔ فجر بولڈ تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اگر اپنے حق کے لئے نہیں لڑو گے تو پیروں تلے کچل دئے جاؤ گے۔ گٹ آؤٹ آف مائی آفس۔ شہریار ایک بار پھر دھاڑا تھا اور ساتھ ہی اس نے مرودہ کو بھی آفس بلوایا تھا۔ مرودہ ابھی اور اسی وقت اس لڑکی کو میرے آفس سے نکالو اور کس سے پوچھ کر تم لوگوں نے اسے یہ جاب دی۔ شہریار اس وقت کوئی زخمی شیر لگ رہا تھا اور اس کی اس قدر بے عزتی کے بعد فجر کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ میں یہاں پر تمہاری غلام نہیں ہو جو تمہاری ہر طرح کی انسلٹ برداشت کروں گی مجھ سے تمیز سے بات کرو اور دوسری بات میرا دماغ خراب نہیں ہوا جو تم جیسے سائیکو کے ساتھ کام کروں گی میں ابھی اور اسی وقت اس گھٹیا جاب سے ریزان کرتی ہوں۔ فجر کے ہاتھ میں جو کاغذات تھے وہ غصے سے شہریار کے ٹیبل پر پھینک کر باہر نکل گئی تھی اور پچھے مرودہ کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا تھا البتہ شہریار کا دماغ تو سائیکو پر اٹک گیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جائے اور ابھی اسی وقت فجر کو شوٹ کر دے۔

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp 0335 7500595](https://wa.me/03357500595)

کو مسیٹ یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کا رش معمول کے مطابق ہی تھا۔ اخلاص کی اتنے دنوں میں صرف ایک لڑکی سے تھوڑی بہت فرینڈشپ ہو گئی تھی۔ بریک میں وہ دونوں کینیٹین میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اخلاص اپنے ہی سوچو میں ڈوبی تھی جب حنا نے اسے پکارا۔ کیا ہوا اخلاص تم کہاں کھوئی ہوئی ہو؟ حنا

## Posted On Kitab Nagri

ایک سلیمانی ہوئی عام نقوش رکھنے والی لڑکی تھی۔ کچھ نہیں بس میں کئی دن سے ایک سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن مجھے مل ہی نہیں رہا۔ اخلاص نے اس اپنا مسئلہ بیان کیا تھا۔ مجھے بتاؤ کیا پتہ میں تمہاری کچھ ہیلپ کر لوں۔ حنانے خوشدی سے آفر کی تھی۔ مجھے کسی نے کہا تھا کہ تم اللہ کی محبوب نہیں ہو تو میں اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب کس طرح بنائے۔ اخلاص نے معصومیت سے پوچھا تھا۔ دیکھو مجھے زیادہ تو نہیں پتا لیکن تم اس شخص سے پوچھ لونہ جس نے تمہیں یہ بتایا ہے کیونکہ اس نے تم میں کوئی ایسی بات نوٹ کی ہو گی کہ اس نے تم سے اتنی بڑی بات کر دی لیکن میں تمہیں پھر بھی کہوں گی کہ اللہ کو اپنے سارے بندے محبوب ہوتے ہیں۔ حنانے اسے حل پیش کیا تھا۔

ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو جس نے مسئلہ بتایا ہے وہ حل بھی نکال ہی لے گی۔ اخلاص نے آخری بات خود سے کہی تھی۔ وہ دونوں اب چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہے تھیں وہ ایسے بیٹھی تھی کہ اخلاص کے دائیں جانب حنا بیٹھی تھی اور سامنے والی کرسیاں خالی تھیں۔ دفتار ان کے سامنے والی چیز پر کوئی آکر بیٹھا تھا اخلاص جو کسی سوچ میں ڈوبی تھی فوراً سیدھی ہوئی تھی لیکن سامنے وجود کو دیکھ کر اس کا موڈبری طرح خراب ہوا تھا۔ ہائے ڈیر گر لز کیا ہو رہا ہے۔ شاہویز نے اپنے ازلی بے تکلف لبھے میں کہا تھا۔ آج اس نے

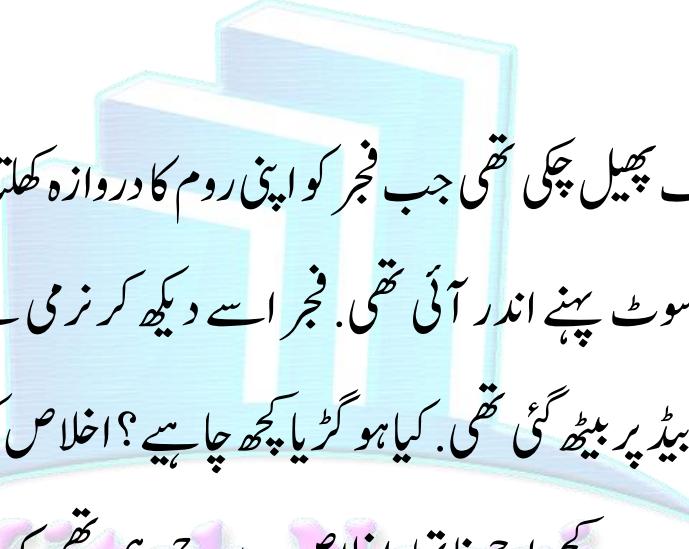
## Posted On Kitab Nagri

بلیک پینٹ کے ساتھ براون شرٹ پہن رکھی تھی ایک ہاتھ میں بلیک ہی برینڈ ڈوچ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ ہمیشہ کی طرح بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا اسکی شخصیت ایسی تھی کہ جو بھی ایک مرتبہ دیکھ لے پھر اس کے لئے نظر ہٹانا مشکل ہو جاتا۔ اخلاص نے اسے دیکھ کر ناگواری سے پہلو بدلا تھا کیونکہ وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جن کے لئے کسی سے نظر ہٹانا مشکل ہو البتہ حنانے خوشگوار موڈ میں اسکی بات کا جواب دیا تھا۔ کچھ نہیں بس تھوڑی پیٹ پوچا۔ لیکن اسے سن کون رہا تھا۔ شاہویز کی نیلی آنکھیں تو سیاہ آنکھوں پر ہی ٹھہری ہوئی تھی لیکن سیاہ آنکھوں نے تو جیسے قسم کھائی تھی کہ آج وہ نہیں اٹھے گی۔ شاہویز بات تو حنا سے کر رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں ہنوز اخلاص پر اٹکی تھیں۔ اور اخلاص کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ اٹھ گئی تھی۔ دیکھیں مس میں سوری کر رہا ہوں میں واقعی اس دن کے لئے شرمندہ ہوں۔ شاہویز بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا تھا اور اس کے راستے میں کھڑا ہو گیا تھا۔ اسے خود بھی اپنی حرکتیں عجیب لگ رہی تھی لیکن اس سے اس سیاہ آنکھوں کی ناگواری برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ دیکھیں مسٹر مجھے آپکی سوری کی ضرورت نہیں ہے میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ اخلاص نے جان چھڑاتے ہوئے کہا تھا۔ کیا آپ واقعی ناراض نہیں ہیں۔ شاہویز نے تائید چاہی تھی۔ نہیں بھلا میں آپ سے کیوں ناراض ہو گی آپ سے میر ارشتہ ہی کیا ہے اور آئندہ میر اراستہ روکنے کی کوشش مت کبھی گا

## Posted On Kitab Nagri

یہ شریف لوگوں کا شیوه نہیں ہے۔ اخلاص کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔ اور آپ کو کس نے کہا کہ میں شریف ہوں۔ شاہویز نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔ اخلاص نے سنی ان سنی کردی اور باہر نکلتی چلی گئی اسے آج اس شخص پر شدید غصہ آرہا تھا سمجھتا کیا ہے یہ خود کو ایڈیٹ وہ خود سے بڑھاتے ہوئے کلاس میں میں انتہا ہوئی تھی . <https://www.kitabnagri.com>

.....م



رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی جب فجر کو اپنی روم کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔ اخلاص لائٹ پنک کلر کا سادہ کاٹن سوت پہنے اندر آئی تھی۔ فجر اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرائی تھی۔ اخلاص آگے بڑھ کر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ کیا ہو گڑیا کچھ چاہیے؟ اخلاص کو چپ بیٹھے دیکھ کر فجر نے خود ہی پوچھ لیا۔ وہ آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔ اخلاص یہ سوچ رہی تھی کہ فجر سے پوچھنا صحیح ہو گایا نہیں لیکن اب تو آگئی تھی۔ ہاں پوچھو میں سن رہی ہوں۔ فخر نے نرمی سے کہا تھا۔ وہ آپ آپ نے اس دن کہا تھا کہ میں اللہ کو محبوب نہیں ہو تو آپ بتائے اللہ کا محبوب کیسے بناجاتا ہے۔ اخلاص معصومیت سے بول رہی تھی اور اس کی بات پر فجر حیران تھی کہ اس نے ایسا کب بولا ہے لیکن پھر اس دن ہونے والی گفتگو کو یاد کر کے معاملہ سمجھ گئی تھی۔ گڑیا تم نے میری بات کا مطلب ہی غلط نکالا ہے میں نے کہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تہجد کی توفیق اللہ اسکو دیتا ہے جو اسکو اپنے بندوں میں زیادہ محبوب ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو تہجد نہیں پڑھتے وہ اللہ کو پسند نہیں ہوتے۔ اللہ اپنے تمام بندوں سے محبت کرتا ہے۔ دیکھوں میں تمہیں ایک سادہ سی مثال دیتی ہوں کہ ایک شخص کو اللہ نے تین بیٹیے عطا فرمائے اور ان میں سے دو اس کی بات نہیں مانتے اور ایک اس کی بات مانتا ہے تو اس شخص کو سب سے زیادہ محبوب کو نسباً بیٹا ہو گا۔ فخر نے سوال کیا تھا۔ وہ بیٹا جو اس کی بات مانتا ہو۔ اخلاص نے جھٹ سے جواب دیا تھا۔ بالکل لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ اپنے دونوں نافرمان بیٹوں کو چھوڑ دیں یا اسے ان سے محبت نہیں ہے بلکہ اسے ان سے محبت ہے لیکن ان کے مقابلے میں اپنے فرمانبردار بیٹے سے زیادہ ہے اسی طرح اللہ کو بھی اپنے تمام بندوں سے محبت ہے لیکن نافرمانوں کے مقابلے میں فرمانبرداروں سے زیادہ ہے۔ فخر نے بات مکمل کر کے اخلاص کو دیکھا تھا گویا کہہ رہی ہو کہ سمجھ گئی۔ آپی اسکی تو سمجھ آگئی کہ اللہ کو سب سے محبت ہے لیکن یہ اللہ کے حضور خاص کیسے ہوا جاتا ہے۔ اخلاص کی سوئی ابھی بھی وہی انکلی تھی۔ گڑیا اللہ نیتوں پر فیصلے کرتا ہے اگر تم کوئی عمل کر رہی ہو اور تمہیں لگتا ہے کہ اس سے تم اللہ کے قریب ہو جاؤ گی تو وہ تمہارا طریقہ ہو گیا اللہ کا محبوب بننے کا لیکن بحر حال یہ ہر انسان پر ڈینپنڈ ہے۔ فخر نے اپنی بات مکمل کر لی تھی۔ اخلاص کو اب بھی یہ بہت مشکل لگا تھا کہ اب وہ کونسا ایسا عمل ہو گا جس سے وہ اللہ کی محبوب

## Posted On Kitab Nagri

ہو جائے۔ آپ آپ کے نزدیک کونسا عمل ہو گا ایسا؟ اخلاص نے ایک اور سوال کیا تھا اور فخر اسکی بات پر مسکرائی تھی۔ گڑیا میرے خیال میں اگر انسان اللہ کا محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ ہر جگہ اللہ کو یاد رکھیں چاہے اسے کوئی خوشی ملے یا تکلیف وہ اللہ کونہ بولے۔ تمہیں پتہ ہے انسانوں کو جب اپنی خوشی میں یاد رکھو گے تو تبھی تم سے خوش ہونگے البتہ اللہ ایسا نہیں ہے اس کو اگر خوشی میں پکارو گے یا غم میں وہ تمہیں ایک ساہی ملے گا۔ فخر نے اسکو سمجھا نے والے انداز میں کہا تھا اور اخلاص کی آنکھیں چمکی تھی وہ اٹھ گئی تھی تھینک یو آپی اخلاص خوشی سے کہہ کر دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ تمہیں پتہ ہے تمہارا یہ اللہ کو ڈھونڈنا بھی اسی کی توفیق سے ہے کیونکہ انسان خود سے کوئی چیز چاہ بھی نہیں سکتا جب تک وہ نہ چاہے اس لئے اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرو۔ اخلاص نے بس سر ہلا کیا تھا اور باہر نکل گئی

**Kitab Nagri** <https://www.kitabnagri.com>

www.kitabnagri.com

.....م

آج کو مسیٹ یونیورسٹی میں ویکلم پارٹی تھی۔ اخلاص نے براون عبایے پر بلیک سٹالر سے نقاب کیا ہوا تھا۔ یوں کہ صرف اسکی سیاہ آنکھیں ہی دکھ رہی تھی۔ لیکن کسی ایک شخص کی دیوانگی کے لئے یہ آنکھیں ہی کافی تھی۔ اخلاص نے آج ایک ہاتھ میں بلیک گلر کی نازک و اچ پہنی تھی اور دوسرے ہاتھ

## Posted On Kitab Nagri

کی شہادت والی انگلی میں ایک نازک سی انگھٹی پہنی تھی جو اس کے نازک ہاتھوں کو مزید پرکشش بنارہی تھی۔ جیسے ہی وہ سی ایس ڈیپارٹمنٹ کے بلاک میں انتہر ہوئی شاہویز سامنے براون تھری پیس سوت میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ہوئے اپنے دوست کے کسی بات پر اسے ہستا ہوا دکھاتھا۔ شاہویز نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اور پھر وہ نظریں ہٹانا بھول گیا تھا اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ اس نے کلاس تک اس سیاہ آنکھوں والی پری کا تعاقب کیا تھا لیکن اس نے شاہویز پر اپنی دوسری نظر بھی ضائع نہیں کی تھی۔ شاہویز کی یہ حرکت اور یہیں نے بخوبی نوٹ کی تھی لیکن فلحال اس نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔

اخلاص تیزی سے کلاس سے نکلی کہ سامنے اس کسرتی جسم سے ٹکر اکر اس کا سر گھوم گیا تھا۔ وہ گرنے ہی والی تھی کہ مخالف نے اسے سنبھال لیا تھا۔ اخلاص نے اوپر دیکھا اور اگلے ہی پل وہ خوفزدہ ہو کر پچھے ہٹی تھی کیونکہ یہ یونیورسٹی کے سب سے بد معاش گروپ کالیڈر تھا اور اخلاص کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی یہ۔ اخلاص آگے بڑھ گئی تھی لیکن پچھے یہ سارا لائجہ عمل کسی کی نیلی آنکھوں نے بہت غور سے دیکھا تھا وہ غصے سے اخلاص کے پچھے گیا تھا۔ کیا تم دیکھ کر نہیں چل سکتی یا بہت شوق ہے تمہیں دوسرے کے بانہوں میں جھولنے کا۔ شاہویز غصے سے اس کے سامنے کھڑا ہو کر کہہ رہا تھا اور اس نے

## Posted On Kitab Nagri

کیا کہا ہے اس کا اندازہ اسے بھی ہو گیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں اتنا پوزیسو کیوں ہو گیا تھا لیکن اسے اس لڑکی سے بہت شناسائی سی ہوتی تھی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوتی میرے کردار پر انگلی اٹھانے کی اور تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے۔ اخلاص کے ہاتھ غم اور غصے کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ شاہویز نے سختی سے اسے دونوں بازوں سے پکڑ لیا تھا اور پچھے دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔ آئندہ اگر تم اس کے پاس بھی دکھائی دی تو اچھا نہیں ہو گا۔ شاہویز غصے سے دھاڑا اس وقت کوئی ہوش نہیں تھا۔ اخلاص اسکی اس قدر وہشیانہ انداز پر سہم گئی تھی وہ تو ایک معصوم گڑیا تھی اس نے کہاں کسی کا یہ انداز دیکھا تھا۔ اسکی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی بھیگ گئی تھی اور اسکے آنکھوں میں آنسو دیکھ کر شاہویز ہوش میں آیا تھا اس نے فوراً اپنے ہاتھ اس کے بازوں سے ہٹائے تھے۔ ایم سوری اخلاص میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ شاہویز کا انداز ایک دم بدل گیا تھا اخلاص بغیر اسکی بات سنے باہر نکل گئی اور پچھے شاہویز نے اپنے آپ کو اس گھٹیا حرکت پر ایک ہزار بار ملامت کیا تھا۔ کیا ضرورت تھی اتنا اور ریکٹ کرنے کی بس تھوڑا سہارا، ہی تو دیا تھا اس نے۔ شاہویز ملامت زدہ سا آگے بڑھ گیا تھا اسے آج واقعی اپنی اس حرکت پر شرمندگی ہوئی تھی۔

.....م

## Posted On Kitab Nagri

سورج کی تازہ کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ شہریار اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ آج اس نے وائٹ پینٹ کے ساتھ پر پل کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے آج وہ مخالف کو چاروں شانے چت کرنے کا پلین رکھتا تھا۔ کسی سوچ کے تحت اس نے مرودہ کو اپنے آفس بلا�ا تھا۔ یہ سروہ مہذب انداز میں اسکے سامنے کھڑی تھی۔ مرودہ جو لڑکی کیا نام تھا اسکا۔ فخر سر۔۔۔ مرودہ نے اسے یاد دلا�ا تھا۔ ہاں وہی اسکو بلا لو۔ شہریار نے نارمل انداز میں کہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ مرودہ اسکی بات سن کر حیران ہوئی تھی کیونکہ شہریار آفندی کسی کو بلوارہا تھا اور وہ بھی اس لڑکی کو جس نے اسکی بے عزتی کی تھی عجیب بہت عجیب۔ یہ سروہ کسی گھری سوچ میں بولی تھی اسے خود شہریار کی سمجھ نہیں آئی اگر بلانا ہی تھا تو پھر اس دن نکالنے کی کیا ضرورت تھی۔

مرودہ نے انتہائی خوشگوار موڈ کے ساتھ فخر کا نمبر ڈائل کیا تھا کیونکہ اسے فخر بہت اچھی لگی تھی۔ تیسرا مرتبہ کال کرنے پر اٹھا لیا گیا تھا۔ السلام علیکم مس فخر میں مرودہ بات کر رہی ہو۔ مرودہ نے خوشدی سے کہا تھا اور فخر کو ایک بار پھر غصہ چڑھ گیا تھا۔ جی کہیں مرودہ۔ فخر چاہتے ہوئے بھی اپنا لہجہ نارمل نہیں رکھا۔ سر آپکو آفس بلا رہے ہیں۔ مرودہ نے اپنی جانب سے خوشخبری دی تھی لیکن مخالف کا دماغ گھوم گیا تھا۔ اپنے باس سے کہو میں اسکی جا ب کے لئے نہیں بیٹھی مجھے نہیں کرنی یہ جا ب۔ شہریار اپنے آفس میں

## Posted On Kitab Nagri

بیٹھ کر یہ ساری گفتگو سن رہا تھا اکڑ تو دیکھو اس لڑکی کی لیکن اگر اسکی یہ اکڑ ختم نہ کی تو میرا نام بھی شہریار آفندی نہیں۔ پلیز میم آپ آجائے سراپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہیں۔ مرودہ نے اسکو منانے کے لئے اچھا خاصہ جھوٹ بولا تھا اور شہریار کے تو پورے بدن میں آگ لگ گئی تھی اسکی بات پر وہ آفس سے باہر آیا اور مرودہ کے ہاتھ سے فون کھینچنے والے انداز میں لیا تھا۔ مس فجر اگر آپ کمپنی سے ریزائنس کریں گی تو کنٹریکٹ کے مطابق آپکو ہماری کمپنی کو ایک کروڈ روپے دینے ہوں گے۔ شہریار سختی سے کہہ رہا تھا اور اسکی بات سن کر فجر پر گویا ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے تھے۔ واط نوسنزا زد س آپ لوگوں نے مجھے ایسا کچھ بھی نہیں بتایا تھا دس از الیگل۔ فجر چیخ اٹھی تھی۔ کنٹریکٹ آپکو دیا گیا تھا آپکو چاہیے تھا کہ ایک مرتبہ پڑھ لیتی۔ شہریار نے طنزیہ لجے میں کہا تھا البتہ اب کے اس کے لبوں پر شریر مسکراہٹ تھی۔ فجر کچھ نہیں بوی تھی اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔ شہریار اب مرودہ کی طرف مڑا تھا شہریار آفندی کبھی بھی اپنی کسی حرکت پر شرمندہ نہیں ہوتا۔ اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا اور آگے بڑھ گیا تھا

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

آج کادن کافی خوشگوار تھا۔ سورج کی تیز کرنیں بادلوں کی اوٹھ میں چھپی ہوئی تھی۔ ملک ہاؤس میں اگر نجمر کے کمرے میں آؤ تو وہاں فجر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بلکل تیار کھڑی تھی۔ آج اس نے بلیک عبا یہ پر گرے کلر کا نقاب پہنا ہوا تھا جس میں اسکی سنہری آنکھیں اور بھی زیادہ چمک رہی تھی۔ فجر پہلے ہی آفس کے لئے لیٹ تھی لیکن اسے تو جیسے کچھ فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ انہتائی پر سکون انداز میں کمرے سے نکل کر گھر سے باہر آئی تھی اور اب وہ آدھے گھنٹے کا راستہ ایک گھنٹہ میں طے کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ آفس میں داخل ہوئی تھی شہریار پہلے ہی وہاں اپنی چیئر پر بیٹھا تھا۔ وہ بلیک تھری پیس سوٹ کے ساتھ بلیک رست و اچ پہنے اور بال ما تھے پر بکھرے ہوئے وہاں کسی بادشاہ کی طرح بیٹھا ہوا تھا۔ وہ آج بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا لیکن فجر کو اس سے زیادہ منہوس اس پورے آفس میں کوئی نہیں دکھا تھا۔ ویکم مس فجر مجھے آپ سے اسی عقل مندی کی امید تھی۔ شہریار نے بے تکلفی سے کہا تھا۔ فجر بغیر اس کی بات کا جواب دیئے اپنی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔ سنس فجر یو آرمائی پی اے سو یو ہیو ٹوفولو سم رو لز۔ شہریار بغیر اسکی طرف دھیان دیئے اپنی ہی کہے جا رہا تھا۔ فجر اپنی چیئر سے اٹھ گئی تھی اور شہریار کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔ لیس مسٹروٹ ایور یور نیم از ٹیل می یور کمپنی رو لز۔ فجر بشكل خود کو کمپوز کئے ہوئے تھی۔ بائے دی وے اٹس شہریار آفندی۔ شہریار ایک پل کو تھوڑا

## Posted On Kitab Nagri

حیران ہوا تھا لیکن پھر نارمل انداز میں بولا تھا۔ مجھے آپکے نام سے کوئی غرض نہیں اگر آپ لست دے دے تو بہتر ہو گا۔ فجر سخت لبجے میں بولی تھی۔ ہمیراٹ از شہریار نے ایک کاغذ اسکی طرف بڑھایا تھا۔ فجر نے کھڑے ہو کر اس سے وہ لست جھپٹنے والے انداز میں لیا تھا اور دوبارہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ فجر جیسے جیسے لست پڑتی آگئی اس کی سنہری آنکھوں میں پہلے حیرت اور پھر غصے کے تاثرات ابھرے تھے۔ شہریار بغور اس کے بدلتے رنگوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ دس از ٹو ٹلی ٹورچر۔ فجر غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات لئے بولی تھی۔ یو آرنات الا ڈو ڈو کو یسچن می مس فجر۔ شہریار اسکی حالت سے لطف اندوں ہوتے ہوئے بولا تھا۔ فجر ابھی کچھ اور کہتی کہ آفس کا دروازہ کھلا تھا۔ سامنے سے عالیہ بلیو کلر کی سلیو لیس سکرٹ پہنے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔ ہائے ڈارلنگ واط آر یو ڈونگ؟ عالیہ نے خوشدنی سے کہا تھا۔ نتھنگ جسٹ ورکنگ خلاف معمول شہریار نے اس سے سیدھے منہ بات کی تھی۔ عالیہ حیران ہوئی تھی لیکن پھر جلد ہی نارمل ہو گئی تھی۔ فجر نے اس ڈرامے کو دیکھ کر ناگواری سے پہلو بدلا تھا اور شہریار اسکی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔ ڈارلنگ یہ کون ہے؟ عالیہ نے فجر کی جانب اشارہ کیا تھا۔ یہ میری پی اے ہے۔ شہریار نے موضوع بد لانا چاہا وہ دونوں ایسے کھڑے تھے کہ شہریار نے اپنا بازو اس کے گرد حائل کیا تھا اور عالیہ اس کے ساتھ چپ کر کھڑی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp 0335 7500595](https://wa.me/03357500595)

فخر نے بس ایک پل کے لئے اوپر دیکھا تھا لیکن سامنے اس منظر کو دیکھ کر پھر سے آنکھیں بندی کر لی تھی لیکن مخالف کی نظریں اب بھی اسی پر ٹھہری تھیں۔ چلوڈار لنگ ہم لنج کے لئے باہر جاتے ہیں۔ عالیہ نے اسرار کیا تھا۔ نوٹ ٹوڈے۔ شہریار نے عام الفاظ میں منع کیا تھا کیونکہ اب وہ خود اس ڈرامے سے

## Posted On Kitab Nagri

تُنگ آگیا تھا۔ فجر اپنی چیز سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی کیونکہ اسے یہاں اپنا آپ سخت غیر ضروری محسوس ہو رہا تھا۔ شہریار کی آوازنے اسکے قدم وہی روک دئے تھے۔ ایکس کیوز میں فجر وہ آریو گو سنگ۔؟ شہریار نے عالیہ کو ہٹاتے ایک قدم اس کی طرف بڑھایا تھا۔ وہ مجھے پانی چاہیے تھا؟ فجر نے جان چھڑانے کے لئے جو منہ میں آیا بول دیا۔ میرے خیال میں آپ نے وہ لست نہیں دیکھا کیونکہ اس کے مطابق میری موجودگی میں آپ آفس سے نہیں نکل سکتی۔ شہریار نے ایک اور قدم اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔ ایم سوری بٹ ایم رسائل ان نیڈ آف واٹر۔ فجر کو یہ ماحول بہت گھٹن زدہ لگا تھا۔ میرے آفس میں پانی اویلیبل ہے مس فجر۔ شہریار نے ایک اور قدم بڑھاتے ہوئے کہا تھا اور یہاں پر فجر کا دل ڈوب گیا تھا۔ فجر اور شہریار کے درمیان اب ایک قدم کا فاصلہ تھا۔ فجر نے آخر ہار مانتے ہوئے ایک کاٹدار نظر شہریار پر ڈالی تھی سنہری آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔ سنہری آنکھوں میں اس وقت غصہ ہی غصہ تھا البتہ بھوری آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اور آگے بڑھ گئی تھی۔

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

کو مسیٹ یونیورسٹی میں اگر ہم سی ایس ڈیپارٹمنٹ میں جائے تو فرست ائیر کی حالت کسی کتابخانے سے کم نہیں تھی سارے چیزیں بے ترتیب تھے۔ کچھ سٹوڈنٹس اونچے آواز میں کوئی گانا گار ہے تھے اور کچھ کسی کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس رہے تھے۔ اس سب میں اخلاص سب سے لا تعلق سی بیٹھی تھی وہ بہت کم ہی دوست بناتی تھی اور ابھی تک اس یونیورسٹی میں اس کا کوئی بیسٹ فرینڈ نہیں بناتھا۔ آخر اخلاص اس شور سے تنگ آ کر باہر نکل گئی تھی۔ شاہویز بھی اس کے پیچھے ہی نکلا تھا۔ اخلاص! شاہویز نے اسے پکارا تھا اخلاص کے قدم وہی رک گئے تھے لیکن آج اسے کمزور نہیں پڑھنا تھا۔ دیکھیں مسٹر مجھے پتہ ہے آپکو ایک بار پھر شرمندگی ہوئی ہو گی اور یقیناً آپ سوری کرنا چاہتے ہیں لیکن میں آپکو بتا دو اگر آپ واقعی شرمند ہیں تو آئندہ میرے راستے میں مت آئیں گا اور نہ ہی میرے معاملات میں دخل اندازی کیجئے گا۔ اخلاص سخت لمحے میں بولی تھی۔ ایکسیوز میں میں یہاں سوری کرنے نہیں بلکہ آپکا یہ پن لوٹانے آیا تھا جو گر گیا تھا۔ شاہویز نے مہارت سے بات بدل لی تھی کیونکہ وہ آیا معافی مانگنے ہی تھا۔ اخلاص نے بے نیازی سے پن کو دیکھا تھا۔ نہیں شکریہ یہ میرا نہیں ہے۔ اسے شرمندگی ہوئی تھی لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ اور شاہویز نے تشکر سے پن کو دیکھا تھا گویا کہہ رہا تھا کہ جان بچالی تو نے۔ ایسے کیسے یہ آپکی ڈیسک کے نیچے تھا۔ شاہویز نے انتہائی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔ تو کیا جو

## Posted On Kitab Nagri

چیز میرے ڈیسک کے نیچے ہو گی وہ میری ہو گی۔ اخلاص نے تنک کر کھا تھا۔ میرے خیال میں تو یہی ہے۔ لیکن آپ اتنا ڈر کیوں رہی ہے ایک پن، ہی تو ہے لے لیقین کرے میں نے کوئی کیمرہ نہیں فٹ کیا۔ شاہویز نے معصومیت کے تمام ریکارڈز توڑتے ہوئے کھا تھا۔ آخر مجبور ہو کر اخلاص نے پن لے لیا تھا کیونکہ جانتی تھی اگر نہیں لے گی تو یہ اسی طرح پچھے پڑھا رہے گا اتنا تو وہ اسے جان ہی گئی تھی۔ اور یہاں پر شاہویز کی خوشی دیکھنے لا کُق تھی۔ وہ مسکرا کر سر جھکلتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا اور اخلاص کینٹین کی طرف بڑھ گئی تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

بہرام ان سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا اسے انکی باتیں سنائی نہیں دی تھی لیکن اخلاص کے ساتھ ایک لڑکے کو دیکھ کر اس کے بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ بہرام کے والد سیاست دان تھے اس لئے اسکے کسی غلط حرکت پر اسکو کوئی روکنے والا نہیں تھا اور اگر کوئی یہ غلطی کر لیتا تو اس پر یہ زمین تنگ ہو جاتی۔ وہ امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھا جو چیز اسکو پسند آ جاتی وہ یا تو اسے اپنا بنایتا اور یا اسے تباہ کر دیتا۔ وہ لڑکی (اس نے اخلاص کی طرف اشارہ کیا تھا) وہ بہرام خان کو اچھی لگی ہے اور تمہیں اس کے قریب جو بھی نظر آئے اسکا وہ حشر کرو کہ دوبارہ اس یونیورسٹی میں قدم رکھنے کے قابل نہ ہو۔

## Posted On Kitab Nagri

بہرام نے اپنے ساتھ کھڑے لڑکوں کو کہا تھا۔ یہ یونیورسٹی اسکے باپ کی تھی اور اس یونیورسٹی پر اسکا راج تھا وہ جو بھی کرتا اس سے نہ کوئی ٹیچر سوال کرتا اور نہ ہی کوئی سٹوڈنٹ۔

.....

ملک ہاؤس میں شام کا اندر ہیرا پھیلا ہوا تھا۔ سعد یہ بیگم گھر پر نہیں تھی اس وقت صرف اخلاص اور فجر ہال میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ آپ آپ نے اپنے آفس کے بارے میں کچھ نہیں کہا؟ اخلاص نے تجسس سے پوچھا تھا۔ ہاں بس اچھا ہے۔ فجر نے بے نیازی سے کہا تھا گویا وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن سامنے بھی اخلاص تھی۔

یار آپی تفصیل سے بتائیں نہ۔ مطلب اپنے بارے میں کو لیگز کے بارے میں بتائیں؟ اخلاص

پر جوش ہو کر پوچھ رہی

تھی اور بارے کا نام سن کر تو فجر کے جبڑے تین گلے تھے، ہم [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

نے بچپن میں وہ آئرن میں والی موی دیکھی تھی تمہیں یاد

ہے۔ فجر نے سادگی سے پوچھا تھا اور اسکی بات پر اخلاص

حیران ہوئی تھی کہ یہاں موی کا کیا ذکر لیکن پھر خود کو

## Posted On Kitab Nagri

نارمل کر دیا تھا۔ ہاں یاد ہے آپی۔ اخلاص نے بے دلی سے کہا تھا۔ اور اس میں ایک کیریکٹر تھا ہلک۔ فخر نے ابر و اٹھائے تھے۔ ہاں آپی وہ موٹاسانڈ جوہر وقت غصے میں رہتا۔ اخلاص نے اپنی طرف سے اسکی تعریف میں ایک دولا نُز اور بول دئے تھے۔ دیکھو اس کیریکٹر کو دیکھ کے مجھے ہمیشہ یہی لگتا کہ یہ جھوٹ ہے لیکن کیا تمہیں پتہ ہے وہ جھوٹ نہیں تھا وہ کیریکٹر کسی سے انسپاڑ ہوا تھا۔ فخر نے پوچھا تھا اور اخلاص کو اسکی باتیں پا گلوں والی لگی تھی۔ کس سے انسپاڑ ہوا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اخلاص نے پوچھ لیا تھا۔ وہ انہوں نے میرے باس کو دیکھ کر بنایا تھا وہ بلکل رسل لا کاف ہلک ہے ہر وقت غصہ اسکی ناک پر ہوتا ہے۔ فخر نے اپنے باس کا تعارف کروایا تھا اور اخلاص جو بد مزہ ہو کر بیٹھی تھی اسکے اس شاندار تعارف پر اس کا ایک فلک شگاف قہقہہ چھوٹا تھانہ کرے

## Posted On Kitab Nagri

آپ اتنے بھی برے نہیں ہوں گے۔ اخلاص نے اسے اسکی کوئی اچھائی یاد کرانی چاہی تھی لیکن اگر اس نے کی ہو تو اسے یاد آتی نہ۔ شاید تم ٹھیک کہہ ہی ہو گڑیا وہ اتنا برا نہیں ہے بلکہ میں تو کہتی ہو وہ اس سے بھی زیادہ برا ہے بلکہ کہی کا۔ فجر کے چہرے پر اب ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس شخص

کی بے عزتی پر اس کا دل خوش ہوا تھا۔ اور پھر وہ دونوں



اسی طرح باتیں کرتے رہے۔ فجر نے اسے سوائے ایک کروڑ کے باقی سب بتا دیا تھا اور اس پر اخلاص اتنا ہنسی کہ پیٹ میں درد ہو گیا تھا اور فجر بس اسے گھورتی ہی لیکن پھر وہ دونوں ایک ساتھ ہنسنے لگی تھی اور باہر سیاہ آسمان انہیں دیکھ کر مسکرا تارہا۔

.....م

فجر کا آج آفس میں دوسرا دن تھا۔ وہ معمول کے مطابق تیار ہو کر آفس آئی تھی۔ جیسے ہی وہ آفس کا دروازہ کھول کر اندر

## Posted On Kitab Nagri

داخل ہوئی تھی تو وہاں شہریار کونہ پا کر بے اختیار اس نے  
شکر کے کلمات ادا کیے تھے وہ اندر آ کر اپنا سامنے رکھ کر پھر  
سے باہر نکل گئی تھی کیونکہ اسے شہریار کے کئے اور تنخ  
جو س لینا تھا لیکن آفس کینٹین میں پہنچ کر اس کا دماغ  
بھک سے اڑا تھا جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ کینٹین میں  
سرے سے اور نجح جو س ملتا ہی نہیں۔ فجر کو اس وقت اس پر سخت غصہ آ رہا تھا کہ اگر اس وقت شہریار  
اس کے سامنے<sup>1</sup>  
ہوتا تو وہ اسے قتل کر دیتا۔ لیکن اس وقت تو وہ سخت  
بے بسی سے آفس میں آئی تھی۔ وہ پریشانی سے ادھر ادھر  
ٹھیل ہی تھی کیونکہ وہ شہریار کو کوئی موقع نہیں دینا<sup>2</sup>  
اس کے سنہری آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔ تو مسٹر ہلک کو اور نجح جو س پینا ہے ٹھیک ہے پلا دیتے  
ہیں۔ فجر خود سے بربڑائی تھی۔ فجر نے ایک ہونٹ دبا کر  
گلاس میں پانی انڈیلا تھا اور پھر اپنے بیگ سے کیلے کا

## Posted On Kitab Nagri

پیکٹ نکالا تھا اس کے بیگ میں ہر وقت کیلئے کا پیکٹ

موجود رہتا۔ اس نے پیکٹ سارا کا سارا گلاس میں انڈیل دیا تھا اور یہ کام کرتے ہوئے بے اختیار اسکے

لبوں پر مسکراہٹ بکھری

تھی۔ فجر نے جوس کا گلاس شہریار کے ٹیبل پر رکھا تھا اور

خود اپنی چینر پر بیٹھ گئی تھی۔

شہریار انتہائی خوشگوار موڑ کے ساتھ آفس میں داخل ہوا

تھا آج اس کا ارادہ فجر کو پیش کرنے کا تھا کیونکہ اسے یقین

تھا کہ اس نے جوس نہیں رکھا ہو گا لیکن آفس میں داخل

ہوتے ہی میز پر جوس کا گلاس دیکھ کر اسکی مسکراہٹ

سمٹی تھی۔ وہ آگے آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے

ہاتھ بے اختیار جوس کی طرف بڑھے تھے اور فجر جو اپنے کام

میں مصروف تھی اس نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا تھا۔

شہریار نے جیسے ہی جوس کا گھونٹ بھرا بے اختیار اس نے

## Posted On Kitab Nagri

اپنے منہ کے زاویے بگاڑے تھے اور فجر جو اسے دیکھ کر بے آواز  
 ہنس رہی تھی اس کے اس طرح سے ریکشن دینے پر اس کا  
 جاندار قہقہہ پورے آفس میں گونجا تھا۔ شہریار کے دل نے  
 ایک بیٹ مس کی تھی لیکن پھر ایک دم سے اسکے تاثرات  
 سخت ہوئے تھے۔ مس فجر کم ہےیر۔ شہریار نے گلاس ٹیبل پر  
 رکھ کر غصے سے اسے بلا یا تھا۔ لیں سروات ہیپنڈ؟ فجر انجان بنتے ہوئے بولی تھی البتہ اسکی مسکراہٹ  
 اب بھی قائم تھیچا ہتی تھی۔ دفتا لیکن نقاب کی وجہ سے وہ شہریار کی نظر وہ سے او جھل تھی لیکن اسکی  
 مسکراتی آنکھیں شہریار سے نہیں چھپی تھی۔ یہ کیا ہے مس فجر؟ شہریار سختی سے بولا تھا۔ یہ آپکا اور نج  
 جوس ہے سر۔ فجر نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا تھا۔ شہریار جھٹ سے اپنی سیدھی سے  
 اٹھا تھا۔ فجر جو ٹیبل کے بلکل سامنے کھڑی تھی بوکھالائی تھی۔ اوہ مس فجر تو یہ اور نج جوس ہے۔ شہریار کا  
 انداز اب نارمل تھا لیکن اسے فجر کی شرارت سمجھ آگئی تھی۔ اور کہاں سے خریدا ہے آپ نے یہ۔  
 شہریار ایک قدم اسکی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا  
 تھا فجر نے ایک قدم پیچھے ہٹایا تھا کیا یہ شخص ایک جگہ کھڑے رہ کر بات نہیں کر سکتا فجر نے بے اختیار

## Posted On Kitab Nagri

سوچا تھا. م... میں نے بنایا ہے یہ۔ فخر نے ہچکپاتے ہوئے کہا تھا ایک تو اسکو جھوٹ بھی بولنا نہیں آتا تھا۔  
اوہ مطلب آپ نے اسے بنایا ہے۔

شہریار نے ایک اور قدم اسکی طرف بڑھایا تھا اس کا انداز  
نارمل تھا اور یہی نارمل انداز فخر کو خوفزدہ کر رہا تھا۔ آئی وانٹ یو ٹو ڈرنک اٹ۔ شہریار نے گلاس کی  
طرف اشارہ کیا تھا۔ سر لیکن میں کیسے .. یہ تو آپکا ہے۔ فخر کی مسکراہٹ تو کب کہ ختم ہو گئی تھی۔ وہ  
دونوں ایسے کھڑے تھے کہ فخر دیوار  
کے ساتھ تھی اور شہریار اس سے تھاڑا فاصلے پر کھڑا تھا۔ دن  
لٹس ڈرنک اٹ ٹو گیدر۔ شہریار کے لبوں پر اس وقت شریر  
مسکراہٹ تھی اور اس کے اس انداز پر فخر کا سانس اٹک گیا  
تھا۔ کیا آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے اگر آپ کو یہ نہیں پینا تو اسکو

سچھینک دیں۔ فخر نے بظاہر غصے سے کہا تھا لیکن وہ تھی کہ غلطی ساری اسکی تھی۔ یو ہیو ٹو آپشن اند رڈرنک  
اٹ ودمی آر کلین دی آفس۔ شہریار نے جان بوجھ کر اسے دو  
آپشن دئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پہلا آپشن تو وہ مر کر

## Posted On Kitab Nagri

بھی چوز نہیں کرے گی۔ بہتر یہی ہے کہ میں آفس ہی صاف کرو۔ فخر یہ کہہ کر دیوار سے ہٹی تھی کہ شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پچھے دیوار سے لگایا تھا۔ آئندہ میرے ساتھ ایسا مذاق مت کرنا ورنہ بہت پچھتاوے گی۔ شہریار سنجدگی سے بولا تھا اور شہریار کا اسے ٹھیک کرنے پر اس کا دماغ پھر سے گھوما تھا اس نے زور سے شہریار کو دھکا دیا تھا۔ آئندہ مجھے ہاتھ لگایا تو تمہارا وہ حشر کروں گی کہ یہ پورا آفس دیکھے گا۔

کسی نے عورتوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں سکھائی جاہل

انسان۔ فخر نے شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔ اور

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

<https://www.kitabnagri.com>

اس لڑکی کی ہمت دیکھ کر شہریار ایک بار پھر حیران ہوا تھا۔

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کرسی پر ڈھنے سی گئی تھی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ

نامحرم کے جسم کی تیش تمہارے لئے جہنم کے آگ کی

تیش ہے اگر اسکو محسوس کرو گے تو اس آگ کو بھی

محسوس کرنا ہو گا۔

## Posted On Kitab Nagri

شہریار اور فجر دونوں کام میں مصروف تھے۔ صح والے واقعے کے بعد انکے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ فجر اپنی چیز سے اٹھی تھی اور شہریار کے سامنے ایک فائل رکھ دی تھی۔ سری یہ ہو گیا ہے آپ ایک بار چیک کر لے۔ فخر نے اسے انداز میں کہا تھا جیسے صح انکے درمیان کچھ ہوا، ہی نہ ہو۔ یہاں پر رکھ دے مس فجر۔ شہریار بھی مصروف انداز میں بولا تھا۔ و..... وہ..... ایک اور بات۔ فجر اٹکتے ہوئے بولی تھی۔

شہریار نے اس بار اوپر دیکھا تھا۔ گواہیڈ۔ شہریار نے خلاف معمول نرم لبجے میں کہا تھا۔ آج آپکے نئی سونگ کی ریکارڈنگ بھی ہے۔ وہ یہ بھول گئی تھی۔ اس نے تمہید باندھی تھی لیکن خلاف معمول شہریار نے کوئی ریکیٹ نہیں کیا تھا۔ آپ جائے اور سیٹ اپ کر لے آئی ایم کمنگ۔ شہریار دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوا تھا۔ اور فجر خاموشی سے نکل گئی تھی۔ آدھے گھنٹے بعد شہریار ریکارڈنگ روم میں انتہر ہوا تھا۔ وہ

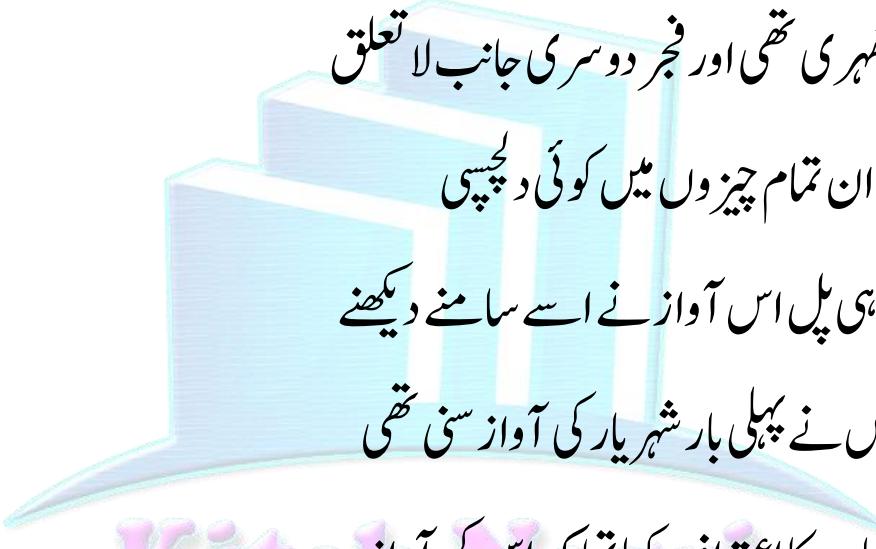
## Posted On Kitab Nagri

کسی بادشاہ کی طرح اندر داخل ہوا تھا جہاں سب لوگ اس

کے منتظر تھے۔ وہ روم ایسا تھا کہ اس کے درمیان میں شیشے کی ایک دیوار تھی۔ شہریار ایک طرف کھڑا تھا اور باقی سب

شیشے کی دیوار کے دوسری جانب کھڑے تھے۔ اسکی بھوری

آنکھیں ہنوز فجر پر ٹھہری تھی اور فجر دوسری جانب لا تعلق



سی کھڑی تھی۔ اسے ان تمام چیزوں میں کوئی دلچسپی

نہیں تھی لیکن اگلے ہی پل اس آواز نے اسے سامنے دیکھنے

پر مجبور کیا تھا۔ آج اس نے پہلی بار شہریار کی آواز سنی تھی

اور آج اس نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ اس کی آواز

واقعی مسحور کن تھی دلوں کو اپنے جانب کھینچنے والی۔

وہاں موجود ہر شخص اسکی آواز کے سحر میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ ابھی اس کے آواز کے سحر سے نکلی نہیں تھی کہ اسے

اپنے چہرے پر کسی کے نظروں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔ اس نے اوپر دیکھا تو بھوری آنکھیں اسے ہی

## Posted On Kitab Nagri

دیکھ رہی تھی۔ ایک بار پھر سنہری اور بھوری آنکھیں لکڑائی تھی لیکن اس بار دونوں کے جذبات مختلف تھے۔ شہریار اسکے سمندر

جیسی گہری آنکھوں میں ڈوب گیا تھا۔ فجر نے جلدی سے آنکھیں نیچی کر لی تھیں۔ اسے یہاں گھٹن محسوس ہونے لگی

تھی تبھی وہ جلدی سے باہر نکل گئی تھی اور اس کی اس

حرکت پر شہریار نے بے اختیار صبر کے گھونٹ بھرے تھے۔

فجر شہریار کے آفس میں بیٹھی اپنے کام میں مصروف تھی

کہ آفس کا دروازہ کھلا تھا۔ مس فجر مجھے آپکو کتنی مرتبہ

بتانا پڑے گا کہ جب میں آفس میں ہوں تو آپکو باہر جانے کی

اجازت نہیں ہے۔ شہریار غصے سے کہہ رہا تھا اسے خود بھی

پتا نہیں تھا کہ اسے اتنا غصہ کس چیز پر آیا تھا فجر کے رو لنز

فولونہ کرنے پر یا اسکے وہاں سے آجائے پر۔ یہ سر لیکن

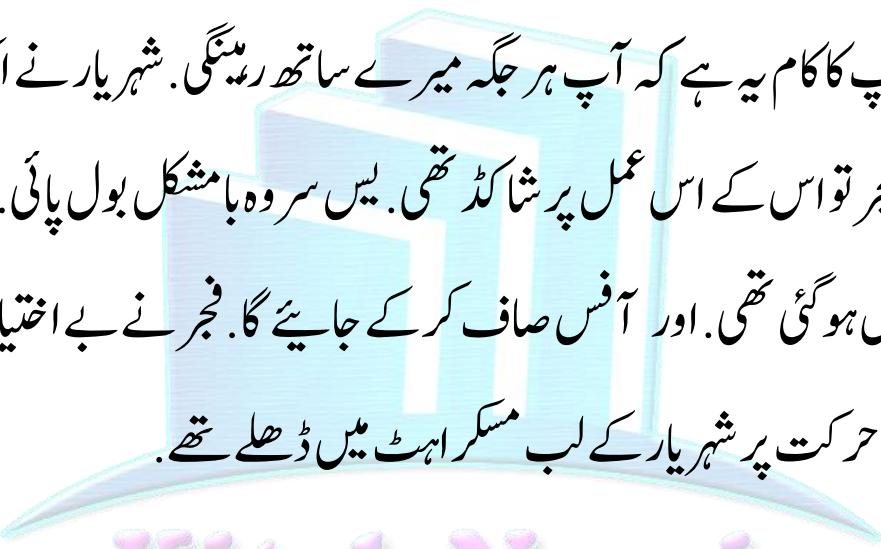
Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

میں آپکی موجودگی میں آفس سے نہیں نکلی۔ فخر نے اپنی صفائی پیش کی تھی۔ ریکارڈنگ روم سے آپ کیوں آئی تھی۔ شہریار نے مدعا پر آگر بات کی تھی۔

و... وہ میرا دھاں کوئی کام نہیں تھا اس لئے آگئی۔ فخر نے ہچکچاتے ہوئے بولا تھا۔ شہریار نے غصے سے ایک ہاتھ فخر کے ٹیبل پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اسکے چیز پر رکھا اور اسکی سنہری آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑ دی۔ آپ کا کام یہ ہے کہ آپ ہر جگہ میرے ساتھ رہیں گی۔ شہریار نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا فخر تو اس کے اس عمل پر شاکڈ تھی۔ یہ سروہ با مشکل بول پائی۔ شہریار پچھے کو ہوا تو اسکی اٹکی سانس بحال ہو گئی تھی۔ اور آفس صاف کر کے جائیے گا۔ فخر نے بے اختیار اپنا سر ہاتھوں میں پکڑا تھا اور اسکی اس حرکت پر شہریار کے لب مسکراہٹ میں ڈھلنے تھے۔



## Kitab Nagri

.....م.....

سی ایس ڈیپارٹمنٹ کی پہلی کلاس میں موت جیسا سنا تھا۔ لمحے بعد پروفیسر عبدالوحید کی گر جدار آواز پوری کلاس میں گو نجتی۔ سب کچھ ہمیشہ کی طرح ہی تھا لیکن جو چیز بدی تھی وہ یہ تھی کہ اخلاص جو پہلے فرنٹ سیٹ پر پیٹھتی آج لاست سیٹ پر پیٹھی تھی کیونکہ بقول فخر اگر کوئی آپ کے پچھے پڑا ہو اور آپ اس سے جان چھڑانا چاہتے ہو تو جتنا ہو سکے اسکے سامنے مت جائے تو آج اخلاص وہی کر رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

کلاس میں نے تم لوگوں کی اب تک کی پرفار منس کو دیکھ کر تم لوگوں کی ٹیمز بنائی ہے۔ ہر ٹیم میں تین ممبر ہونگے۔ برائٹ مانڈڈ ایورج اور نل۔ پروفیسر عبد الوحید کی بھاری آواز گونجی تھی۔ اخلاص کے ساتھ حنا تھی اور بد قسمتی سے شاہویز بھی اسی کے گروپ میں تھا۔ اور شاہویز کو پروفیسر اتنے عرصے میں پہلی بار اچھے لگے تھے اس کے دل سے انکے لئے دعائیکی تھی۔ کلاس ختم ہوتے ہی شاہویز کلاس سے نکلنے ہی والا تھا کہ سامنے سے اسے سارہ آتی دکھائی دی تھی اس نے بے اختیار منہ چھپانا چاہا لیکن سارہ نے اسے دیکھ لیا تھا۔ ہائے بے بی کیسے ہو تم۔ میں تم سے ناراض ہو کیونکہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔ سارہ نے مصنوعی خفگی سے کہا تھا۔ وہ ایک عام نقوش لڑکی تھی لیکن میک اپ سے بھرے مصنوعی چہرے کے ساتھ کافی اٹریکیٹو لگتی تھی۔ نہیں میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا وہ دراصل میرا پلیں بدل گیا تھا۔ شاہویز نے انتہائی معصومیت سے ایک اور جھوٹ بولا تھا۔ تم یہاں کیسے؟ شاہویز نے جبراً مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔ حیلمہ آنٹی نے بتایا کہ تم نے یہاں ایڈ میشن لے لیا۔ اور اسکی ایڈ میشن والی بات پر شاہویز کو کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔ وات ہیپنڈ بے بی کیا تمہیں پانی چاہیے؟ سارہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا وہ ایسے کھڑے تھے کہ سارا اور شاہویز اخلاص سے ذرا فاصلے پر ہی کھڑے تھے اس لئے اخلاص بسانی ان کی باتیں سن سکتی تھی گو کہ وہ سن نہیں رہی تھی۔ نہیں

## Posted On Kitab Nagri

مجھے پانی نہیں چاہئے۔ شاہویز بمشکل کھانسی کے درمیان میں بولا تھا۔ اونے لڑکی مجھے اپنے پانی کا بوٹل دو۔ اخلاص جو پانی پی رہی تھی اسکی بات پر ٹھکنی تھی لیکن پھر بحث کا ارادہ ترک کر کے پانی کا بوٹل اسے تھما یا تھا۔ سارہ نے بوٹل شاہویز کی طرف بڑھائی تھا اس نے ایک نظر اس سیاہ آنکھوں والی مغرور شہزادی کو دیکھا تھا اور پھر سارہ کے ہاتھ سے بوٹل لے لی تھی لیکن پانی پینے کے بعد اس نے وہ بوٹل اپنے پاس، ہی رکھ لی تھی۔ اونکے بے بی بائے کل ملے گے۔ سارہ نے انتہائی بے تکلفی سے شاہویز کو گکھا تھا۔ سارہ کی یہ حرکت اخلاص نے بھی دیکھ لی تھی لیکن پھر فوراً نظریں جھکا گئی تھی اور یہ لمہ نیلی آنکھوں نے بہت اچھی طرح نوٹ کیا تھا۔ سارہ وہاں سے چلی گئی تھی شاہویز آگے بڑھ کر اخلاص کے پاس آیا تھا۔ اور اسکے ساتھ والی چیز پر بیٹھ گیا تھا۔ آج آپ یہاں کیوں بیٹھی ہے۔ شاہویز نے انتہائی بے تکلفی سے کہا تھا۔ پتہ نہیں اس سیاہ آنکھوں نے کیا جادو کیا تھا کہ وہ ہر بار اپنی انسٹ کرانے آ جاتا۔ تمہیں اپنی گرل فرینڈ سے فرصت مل گئی۔ اخلاص نے جانے کس سوچ کے تحت اس سے یہ سوال کیا تھا۔ کیوں کیا آپکو میرا اس سے بات کرنا برالگا۔ شاہویز نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا تھا۔ ویسے آپ خوش فہمیاں بہت پالتے ہیں۔ اخلاص نے اب کہ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور اسکے اس طرح دیکھنے پر شاہویز کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ پہلے نہیں تھی یہ تو ابھی کچھ دن پہلے سے ہی پانی شروع

## Posted On Kitab Nagri

کی ہے۔ شاہویز نے دو معنی بات کی تھی۔ اچھا ہو گانہ پالے ورنہ بہت پچھتاں میں گے۔ اخلاص کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔ اور پیچھے شاہویز کے چہرے پر مسکراہٹ اور گھری ہو گئی۔ آج پہلی بار اخلاص نے اس سے نارمل انداز میں بات کی تھی جشن تو بتتا تھا۔

.....م.....

فجر تھکی تھکی آفس سے گھر آئی تھی کیونکہ اس ظالم نے اس سے پورا آفس صاف کر دایا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ داخل ہوئی سامنے معیز اور فاخرہ بیگم کو دیکھ کر اسکے قدم ٹھٹکنے تھے۔ ارے دیکھو فجر بھی آگئی اسکے سامنے ہی بات کر دیتے ہیں۔ فاخرہ بیگم نے بناؤٹی محبت سے کہا تھا۔ فجر سلام کر کے خاموشی سے صوف پر بیٹھ گئی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ لوگ کس بارے میں بات کرنے آئے ہیں۔ فجر ہم نے اگلے ہفتے تمہاری اور معیز کی شادی طے کی ہے تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔ سعدیہ بیگم نے محبت سے پوچھا تھا۔ نہیں امی مجھے کیا اعتراض ہو گا جیسے آپ اور خالہ کو ٹھیک لے گے۔ فجر نے نظریں جھکا کر بے دلی سے کہا تھا جیسے اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا لیکن وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس نے اپنا مقدمہ اللہ کے حوالے کیا تھا اور وہ جانتی تھی اللہ اسے کبھی ضائع نہیں ہونے دیگا۔ آپ لوگ باتیں کرے میں فریش ہو کر آتی ہوں۔ فجر اٹھ گئی اور یہ کہہ کر وہ رکی نہیں تھی بلکہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آکر اس نے جائے نماز بچھایا اور نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا مانگے کیونکہ اگر اپنی خوشی مانگتی تو اس کی ماں خوش نہ رہتی اور اگر ماں کی خوشی مانگتی تو وہ خاش نہ رہتی۔ وہ کئی دیر تک اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو دیکھتی رہی اسکی آنکھیں بار بار بھیگ جاتی وہ اپنے آنسو بھی صاف نہیں کر رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ کسی اور دنیا میں ہی کھوئی تھی۔ کافی دیر کے بعد وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی تھی وہ سیدھا کچن میں آئی تھی جہاں پہلے سے ہی اخلاص اور سعدیہ بیگم کھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ سعدیہ بیگم باہر نکل گئی تھی اور اخلاص کو موقع مل گیا تھا وہ جلدی سے فخر کی طرف گھومی تھی۔ آپی یہ لوگ کیوں آئے ہیں۔ اخلاص نے ناپسندیدگی سے پوچھا تھا۔ یہ لوگ میری شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آئے ہیں۔ فخر کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔ کیا آپی اور آپ نے منع نہیں کیا؟ اخلاص کے سر پر تو گویا سالتوں آسمان ٹوٹ پڑے ہو۔ فخر اور معیز کی منگنی سے صرف سعدیہ بیگم ہی خوش تھی۔ نہیں گڑیا میں نے اپنے دل کو سمجھا دیا ہے ہمتر ہو گا تم بھی سمجھ جاؤ۔ فخر نے اپنا لہجہ مضبوط رکھنے کی ناکام کوشش کی تھی اور باہر نکل گئی تھی۔

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

آنندی و یلا میں رات کی سیاہی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ ہال میں شاہویز حلیمہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ شہریار کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔ کیا ہوا ہے شاہویز آج تم اتنے اچھے موڑ میں ہو خیریت۔ حلیمہ بیگم نے تشویش سے پوچھا تھا۔ بس کیا بتاؤ ماما آج کسی نے کرم نوازی کی ہے۔ شاہویز نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ اور کیا میں اس کسی کا نام جان سکتی ہوں۔ حلیمہ بیگم نے اسرار کیا تھا۔ اسے حیرانی ہوئی تھی کیونکہ شاہویز نے پہلے کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔ نہیں ماما بھی نہیں آپکو تھوڑا انتظار کرنا ہو گا۔ شاہویز نے فوراً نفی کی تھی۔ اچھا جی تو کرم نوازی تو بتاہی سکتے ہیں۔ حلیمہ نے دوستانہ انداز میں کہا تھا۔ ماما آپکو پہنچے ہے آج اس نے مجھ سے سیدھے منہ بات کی ہے۔ شاہویز بچوں کی طرح پر جوش ہو کر بتا رہا تھا اور حلیمہ بیگم اپنے بیٹے کی معصومیت دیکھ کر مسکراتی تھی۔ پھر تو میں دعا کروں گی کہ وہ ہر روز تم سے سیدھے منہ بات کیا کرے تاکہ تم خوش رہا کرو۔ حلیمہ بیگم نے شوق سے کہا تھا۔ ہائے ماما کیا آپکو اپنا بیٹا زندہ نہیں پسند۔ شاہویز نے شوخی مارتے ہوئے کہا تھا اور اس کے اس طرح ریکٹ کرنے پر حلیمہ بیگم کا قہقہہ پورے ہال میں گونجا تھا۔ <https://www.kitabnagri.com>

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

صحح کی روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی سورج آج نہیں نکلا تھا جسکی وجہ سے آج موسم کافی خوشگوار تھا۔ فخر کی آج لیٹ آنکھ کھلی کیونکہ کل فاخرہ بیگم کے آنے کی وجہ سے وہ لیٹ سوئی تھی۔ اوہ میرے اللدیہ تو دس نج گئے ہیں اور آفس تو آٹھ بجے کھلتا ہے۔ اس نے بے اختیار سر پکڑا تھا۔ پتہ نہیں وہ ہلک میرے ساتھ کیا کرے گا۔ وہ یہ سوچ کر بیڈ سے اٹھی اور جلدی سے فریش ہو کر باہر آئی تھی۔ السلام علیکم امی میں آفس جا رہی ہوں۔ فخر نے جلدی میں کہا تھا۔ و علیکم السلام فخر اور تم اپنے باس سے چھٹیاں بھی مانگ لینا کیونکہ ابھی اتنا وقت نہیں ہے۔ سعدیہ بیگم نے اسے پھر سے شادی والی بات یاد دلائی تھی اور اس بات پر فخر کا چہرہ بجھ گیا تھا اس سے آفس شہریار سزا سب بھول گیا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باہر نکلی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد فخر شہریار کے آفس میں داخل ہوئی اور اسکی توقع کے مطابق وہ پہلے ہی وہاں موجود تھا۔ مس فخر کیا آپ کو پتہ ہے کہ آپ لیٹ ہے۔ شہریار نے اپنے ازی مغرور لمحے میں اس سے پوچھا تھا۔ یہ سر فخر نے جھکی آنکھوں سے کہا تھا وہ اسے نہیں سن رہی تھی اسے بس اتنا یاد تھا کہ اگلے ہفتے اس کی شادی ہے وہ بھی اس شخص سے جو صرف جائیداد کے لئے اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ آپ کیوں لیٹ ہے مس فخر۔ شہریار نے ایک اور سوال کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا فخر اس سے بات کرے خیر بات تو

## Posted On Kitab Nagri

وہ کرتی نہیں تھی صرف لڑتی ہی تھی لیکن آج وہ یہ بھی نہیں کر رہی تھی۔ ایم سوری۔ فخر نے اسی طرح جھکی نظر وہ سے کہا تھا۔ شہریار کو اس کا یہ انداز ہضم نہیں ہوا رہا تھا۔ شہریار نے زور سے ایک ہاتھ میز پر مارا اور اٹھ گیا تھا۔ آئی ڈونٹ وانٹ یور اپولوجی ڈیم اٹ آئی وانٹ ریزن۔ شہریار غصے سے دھاڑا۔

اور اس کے اس انداز پر فخر سہم گئی تھی۔ اس نے اپنی سنبھالی آنکھیں اٹھائی تھی اور اس میں اس وقت نہ چاہتے ہوئے بھی نہیں تیر رہی تھی۔ شہریار ایک پل کے لئے بلکل ساکت ہوا تھا اسے اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگے تھے اور یہ بات اسے خود بھی معلوم نہیں تھی کہ وہ اتنا بے چین کیوں ہو گیا تھا۔ وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن بھر بغیر کچھ کہے ہی آفس سے نکل گیا تھا اور پیچھے فخر سر جھکائے اپنی چیس پر بیٹھ گئی تھی۔ شہریار دوبارہ آفس نہیں آیا تھا شاید وہ کہیں چلا گیا تھا۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

.....م.....

سی ایس ڈیپارٹمنٹ کی فرست کلاس میں آج ایک شخص کا اضافہ ہوا تھا۔ سارہ شاہویز کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ پروفیسر عبدالوحید نے سارہ کے فادر کے کہنے پر اسے شاہویز کے گروپ میں ڈالا تھا۔ اخلاص اور حنا آپ دونوں خود ڈیسائیڈ کر لے کہ کون دوسرے گروپ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

پروفیسر عبد الوحید کی بھاری آواز گو نجی تھی۔ اخلاص آج فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی کیونکہ کل اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔ پروفیسر میں دوسرے گروپ کے ساتھ شامل ہونا چاہتی ہوں۔ اخلاص نے ہاتھ کھڑا کیا تھا اور اسکی بات پر شاہویز کا دل ڈوباتھا بھی تو وہ صحیح سے خوش بھی نہیں ہوا تھا۔ سر اگر اخلاص جائے گی تو ہمارے گروپ کا سیکوئنس خراب ہو جائے گا اس لئے ہمیں حتاکو رسپلیس کرنا چاہیے۔ شاہویز نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا تھا۔ ہی از رائٹ حنا آپ اب سے سکست گروپ میں ہو گی۔ عبد الوحید نے شاہویز کی بات سے اتفاق کیا تھا۔ شاہویز نے ایک فاتحانہ نظر اخلاص پر ڈالی تھی اور اس نے اسے کھاجانے والی نظر وں سے دیکھا تھا۔ تم اس کے لئے کیوں کھڑے ہوئے۔ سارہ نے منہ بنائی کہا تھا۔ شاہویز نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ پروفیسر عبد الوحید کی رعبد ار آواز نے ایک بار پھر پورے کلاس کو خاموش کروا یا تھا۔ آج سے تم لوگ گروپ میں بیٹھو گے۔ پروفیسر نے تحکمانہ انداز میں کھاتھا اور اسکی بات پر اخلاص کا دل ڈوباتھا اللہ میں کیسے اس شخص کے ساتھ بیٹھو گی۔ اس نے بے اختیار سوچا تھا۔

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

آفس میں ہر طرف دھواں بھرا ہوا تھا۔ حسان نے ایک اور سگریٹ سلکھائی تھی شاید وہ اپنے اندر کی آگ کو کم کرنے کی کوشش رہا تھا۔ آئی ول میک یورگریٹ دز شہریار۔ اس نے غصے سے ایش ٹرے سامنے دیوار پر ماری تھی اور اگلے ہی پل دیوار پر کالے نشان رہ گئے تھے۔ جب سے عدنان منظر سے غائب ہوا تھا حسان کی کمپنی مسلسل لاس کر رہی تھی کوئی بھی اسکے ساتھ ڈیل کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کیونکہ شہریار نے سب کو دھمکی دی تھی کہ جو بھی حسان کے ساتھ ڈیل کرے گا تو وہ شہریار آفندی کو اپنا دشمن بنالے گا۔ حسان نے غصے سے فون نکالا تھا اور ایک نمبر ڈائل کیا تھا پہلی ہی گھنٹی پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔ کل تک اسکی موت کی خبر ٹوٹی پر چلنی چاہیے۔ حسان انتہائی غصے سے دھاڑا۔ آپ فکر نہ کرے کام ہو جائے گا۔ دوسری جانب سے پرو فیشنل انداز میں بات کی گئی تھی۔ حسان نے فون کاٹ لیا تھا اور اب ایک اور سگریٹ سلکھانے لگا تھا <https://www.kitabnagri.com>

www.kitabnagri.com

.....م.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک ٹیچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

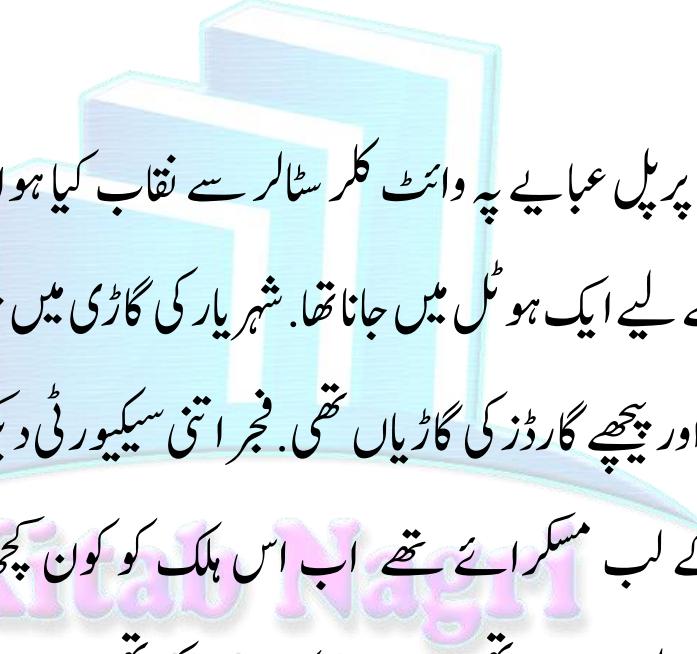
whatsapp \_ 0335 7500595

اخلاص نے فجر کی بات پر عمل کر کے اپنے لئے ایک کاؤنٹر لیا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ  
اس پر کیا پڑھے پھر اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس پر لا الہ الا اللہ پڑھے گی کیونکہ اس سے ایمان مضبوط  
ہوتا ہے اور اسے اپنا ایمان ہی تو مضبوط کرنا تھا۔ اس نے اپنی نمازوں پر بھی فوکس کرنا شروع کیا تھا۔  
پانچ وقت کی نماز تو وہ پہلے بھی پابندی سے پڑھتی تھی لیکن فرق اتنا تھا کہ پہلے وہ صرف فرض پورا کرتی  
تھی کسی بوجھ کی طرح اور اب وہ ہر نماز کو دل سے پڑھتی ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ کا مطلب سمجھ کر۔ اسے

## Posted On Kitab Nagri

اللہ کا محبوب بننا تھا اور وہ اس کے لئے سب کچھ کر سکتی تھی اس میں اللہ کے لئے اپنی محبوب شے چھوڑنے کا حوصلہ تھا وہ باقی دنیا کی طرح نہیں بننا چاہتی تھی جورات کو سوئے بلکہ اسے تو تجد کے لئے اٹھنا تھا اسے رات کے اندر ہیرے میں اپنے رب سے سرگوشی کرنی تھی۔ اسے اپنے اللہ کو منانا تھا اور اس کا محبوب بننا تھا۔

.....م.....



فجر نے آج ڈارک پر پل عبایے پہ وائٹ کلر سٹالر سے نقاب کیا ہوا تھا۔ آج انہوں نے شہریار کے سونگ کی شوٹنگ کے لیے ایک ہوٹل میں جانا تھا۔ شہریار کی گاڑی میں پیچھے فجر اور شہریار بیٹھے تھے جبکہ انکی گاڑی کے آگے اور پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھیں۔ فجر اتنی سیکیورٹی دیکھ کر پہلے توجیہ ان ہوئی تھی جبکہ اگلے ہی پل اس کے لب مسکراتے تھے اب اس ہلک کو کون کچھ بولے گا جو اتنی سیکیورٹی کی ہے۔ گاڑیاں اپنے منزل پر روانہ تھیں دفعتاً تمام گاڑیاں رکی تھیں۔ سامنے شاید کچھ آگیا تھا۔ گارڈز نکل کر چیک کرنے لگے تھے ابھی وہ لوگ کچھ سمجھتے کہ گولیوں کی آوازیں سنائی دی تھی فجر ان آوازوں پر بوکھلا گئی تھی۔ اچانک ایک گارڈ انکے گاڑی کے شیشے کے پاس آیا تھا۔ سر آپ اس کا رس نکلے یہ سیف نہیں ہے۔ گارڈ کی بات پر شہریار نے دروازہ کھول لیا تھا۔ فجر سرگراۓ بیٹھی تھی۔ فجر آپ نکلے یہاں

## Posted On Kitab Nagri

سے گولیوں کی تیز آوازوں کی وجہ سے شہریار نے بھی اپنی آواز تیز کی تھی لیکن فجر اسے سن ہی نہیں رہی تھی وہ تو کہیں بہت پیچھے چلی گئی تھی۔ شہریار نے اس کے قریب ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اسے گاڑی سے باہر لا یا تھا۔ شہریار کے کچھ گارڈنے ان دونوں کوشیلڈ کیا تھا اور کچھ حملہ آوروں کی گولیوں کا جواب دے رہے تھے۔ فجر نے زور سے شہریار کا ہاتھ جھٹکا تھا۔ م... میرے بابا وہاں ہے میں میں انکو چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔ وہ مر جائیں گے۔ وہ میرے بابا ہے وہاں۔ فجر کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ بے اختیار اس طرف اشارہ کر رہی تھی جہاں فائر نگ ہو رہی تھی۔ فجر آپ ہوش میں نہیں ہے وہاں آپکے بابا کیسے ہو سکتے ہیں۔ شہریار اسکے قرہب ہو کر نرمی سے بولا تھا اب وہ دونوں ان لوگوں سے تھوڑا دور کھڑے تھے۔ نہیں جھوٹ بول رہے ہو تم تم سب مجھ سے میرے بابا کو چھیننا چاہتے ہو۔ فجر کا انداز اچانک بدلا تھا۔ فجر آپ غلط سمجھ رہی ہے میں نے نہیں کیا یہ سب۔ آپکے بابا یہاں نہیں ہے آپ پلیز چلے یہاں سے۔ شہریار نے اس کا ہاتھ ایک بار پھر پکڑا تھا۔ وہ ایسا نہیں تھا جسے کسی کے مرنے یا جینے سے فرق پڑے لیکن پتہ نہیں کیوں وہ اس لڑکی کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔ جھوٹ سب جھوٹ چھوڑو مجھے۔ فجر شہریار کو دکھادے کر آگے بڑھی تھی شہریار جلدی سے اسکے پیچھے گیا تھا لیکن اس سے پہلے ہی ایک گولی فجر کے بازو کو چھوکر نکلی تھی اور اگلے ہی پل وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تھی۔ اس کے پر پل

## Posted On Kitab Nagri

عبایے پر جگہ جگہ خون لگا تھا اور اس کا وائٹ سکارف بھی خون کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ شہریار بھاگتا ہوا فجر کے پاس آیا تھا اور اسے بانہوں میں بھر کر گاڑی میں بٹھایا تھا۔ اس کا دل بے چین ہو گیا تھا وہ لوگوں کو کہا کرتا تھا کہ اس کا دل پتھر ہے لیکن اسے آج پتہ چلا کہ دل کبھی بھی پتھر نہیں ہوا کرتا۔ اس کے دل میں ابھی بھی احساسات تھے اور یہ اسے آج اس لڑکی کی تکلیف دیکھ کہ پتہ چلا۔ گاڑی تقریباً بیس منٹ بعد ہاسپیٹ کے سامنے کھڑی تھی۔ میڈیا والوں کو شہریار پر ہونے والے حملے کی خبر مل گئی تھی لیکن وہ لوگ ابھی تک ہسپتال نہیں پہنچے تھے۔ اس نے فجر کو سڑپر لٹایا تھا اور اب اسے آپریشن تھیٹر میں لے جایا جا رہا تھا۔ شہریار باہر دیوانوں کی طرح ادھر ادھر ٹھیل رہا تھا اس کا حلیہ بے ترتیب تھا بھورے رنگ کی شرٹ پر جگہ جگہ خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔ باہر میڈیا والے کھڑے تھے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ قریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر باہر آیا تھا۔ سر آپکی پیشتنٹ اب خطرے سے باہر ہے آپ چاہے تو مل سکتے ہیں۔ اور ڈاکٹر کی بات پر شہریار کی جان میں جان آئی تھی۔ شہریار بغیر انکی طرف دیکھے روم میں داخل ہوا تھا فجر نے اپنا نقاب پھر سے اوڑھ لیا تھا۔ کیا آپ ٹھیک ہے فجر۔ شہریار نے آگے بڑھ کر پوچھا تھا۔ لیس سرا یم فائن ناؤ۔ فجر نے بھاری لمحے میں کہا تھا۔ کوئی بات نہیں آپ مجھے میرے نام سے بلا سکتی ہے یہ آفس نہیں ہے۔ شہریار نے اسکونار مل کرنے کے لئے جو منہ

## Posted On Kitab Nagri

میں آیا بول دیا۔ نہیں میں ایسے ہی ٹھیک ہو۔ فجر جھٹ سے بولی تھی اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے تو اس کا نام تک یاد نہ ہو سکا ابھی تک۔ شہریار ابھی کچھ اور کہتا کہ اس کا موبائل بجا تھا وہ ایکسوز کر کے باہر چلا گیا تھا۔ پانچ منٹ بعد شہریار پھر سے روم میں داخل ہوا تھا لیکن سامنے بیڈ پر نظر پڑتے ہی اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا کیونکہ سامنے بیڈ پر فجر نہیں تھی وہ جلدی سے بیڈ کے قریب آیا تھا لیکن وہاں اسے سوائے ایک کاغذ کے اور کچھ بھی نہیں ملا۔ اس نے کاغذ جلدی سے کھولا تھا۔ تھینک یوفار ٹوڈے۔ اور آخر میں یورپی اے لکھا ہوا تھا۔ شہریار نے کوئی دسویں دفعہ اس سطر کو پڑھا تھا اس کے لبوں پر اس وقت ایک دلکش مسکراہٹ تھی۔ جو میرا ہوتا ہے میں اسے کبھی خود سے دور نہیں کرتا اور یہ بات آپ بہت جلد جان جائیں گی۔ شہریار تھوڑی دیر بعد جب روم سے نکلا تو اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی۔ باہر آکر سارے نیوز والے اس پر جھپٹ گئے تھے۔ سر آپ اس حملے کے بارے میں کیا کہنا چلینگے۔ سر آپ کو کس پہ شک ہے۔ ایسے بے شمار سوالات کئے گئے تھے۔ شہریار تھمل سے انکو سنتا رہا جب رپورٹر ز خاموش ہوئے تو وہ تھوڑا آگے بڑھا تھا۔ اُس پر سفل آئی ہو پ آپ لوگ دوبارہ اس بارے میں سوال نہیں کریں گے۔ شہریار اپنے مغرور انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا تھا اسے پتہ چل گیا تھا کہ اس سب کے پیچھے حسان کا ہاتھ ہے۔ وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا اور اگلے ہی پل گاڑی زن کی آواز سے آگے بڑھ گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

PAST.....م.....؟

سفید گاڑی میں اسوقت پیچھے آٹھ سالہ فجر اور کرنل صدیقی بیٹھے تھے جبکہ سامنے انکے دوست مجرم عارف بیٹھے تھے۔ پاپا آپکو پتہ ہے جب میں بڑی ہو جاؤ گی تو بہت بڑی سکالر بنوں گی۔ فجر نے معصومیت سے کرنل صدیقی کو کہا تھا۔

انشاء اللہ میری بیٹی سکالر بنے گی۔ صدیقی صاحب نے مسکرا کر اپنا ہاتھ فجر کے سر پر رکھا تھا۔ عارف صاحب بے اختیار اس معصوم سی خواہش پر مسکرائے تھے۔ ماشاء اللہ صدق تماہری بیٹی تو کافی اچھی باتیں کرتی ہے۔ کون سکھاتا ہے بیٹا آپکو اتنی اچھی باتیں؟ عارف صاحب نے نرمی سے کہا تھا۔ میرے مما اور بابا۔ فجر نے بے اختیار کہا تھا۔ سفر ایسے ہی خوشگواری کے ساتھ گزر رہا تھا وہ لوگ چھوٹی موٹی باتیں کر رہے تھے۔ اچانک گاڑی رک گئی تھی۔ اس گاڑی سے چار پانچ افراد اسلحے کے ساتھ نکلے تھے۔ صدق صاحب انکو دیکھ کر معاملہ سمجھ گئے تھے۔ عارف مجھے پتہ ہے یہ لوگ کیوں آئے ہے تم فجر کا خیال رکھنا اور کچھ بھی ہو جائے گاڑی سے مت نکلنا۔ صدق یہ کون ہے اور کیا چاہتے ہیں۔ عارف نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔ میں تمہارے سوالوں کے جواب تمہیں ابھی نہیں دے سکتا۔ صدق انہیں چھوڑ کر باہر نکل گئے تھے لیکن کچھ دیر بعد ہی فائرنگ کی آوازیں سنائی دی عارف فجر کو وہاں بٹھا کر باہر

## Posted On Kitab Nagri

آگئے تھے اور فجر سر گرائے بس ان آوازوں کو سن رہی تھی۔ اچانک ساری آوازیں بند ہو گئی تھی ہر طرف سکوت چھا گیا تھا ایسا سکوت جو کسی کے جانے کے بعد چھا جاتا ہو۔ فجر ڈرتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کے پیروں سے زمین کھینچ لی گئی تھی جب اس نے اپنے والد کو خون میں لٹ پت دیکھا تھا وہ بھاگتے ہوئے انکے قریب آئی تھی جہاں عارف پہلے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

وع.. وعدہ کرو.. تم انکا خیال رکھو گے۔ صدیقی صاحب بمشکل بول پائے۔ اور اگلے ہی ان کا جسم ساکت ہو گیا تھا۔ بابا میری طرف دیکھے بابا پلیز آنکھیں کھولے۔ فجر روتے ہوئے انکا چہرہ تھپک رہی تھی۔ لیکن انکے بدن سے سانسوں اور روح کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا وہ چلا رہی تھی بابا آنکھیں کھولے اٹھ جائے بابا لیکن کیا مرنے والے بھی کسی کے کہنے سے زندہ ہوئے ہے وہ کسی کی پکار پر واپس نہیں آتے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج ایک بیٹی کی پکار پر اس کا باپ اٹھ جاتا لیکن نہیں یہ تو اسکا باپ نہیں تھا یہ تو ایک بے جان جسم تھا جو چیز مطلب کی تھی وہ تو یہاں موجود ہی نہیں تھی۔

..... <https://www.kitabnagri.com> .....

شہریار ہسپتال سے سیدھا گھر آیا تھا۔ حلیمه بیگم اسکو دیکھ کر بے اختیار اسکی طرف آئی تھی۔ شہریار تمہیں کچھ ہوا تو نہیں نہ تم ٹھیک ہونا۔ حلیمه بیگم فکر مندی سے بول رہی تھی کیونکہ انہوں نے ٹوپی پر

## Posted On Kitab Nagri

شہریار پر ہونے والے حملے کی خبر دیکھ لی تھی۔ کچھ نہیں ہوا ممادیکھیں میں بلکل ٹھیک ہوں۔ شہریار نے اپنے دونوں بازوں کھول لئے تھے گویا کہہ رہا ہو وہ ٹھیک ہے۔ ہاں لیکن تمہارے کپڑوں پر یہ خون کیسا ہے۔ حلیمه بیگم نے اسکے بھوری رنگ کے شرت پر لگے خون کی طرف اشارہ کیا تھا۔ شہریار نے بے اختیار اپنی شرت کو دیکھا تھا اور پھر اسے یاد آیا تگا کہ یہ فخر کو اٹھاتے وقت لگا تھا۔ کچھ نہیں ممایہ کسی کو بچاتے بچاتے لگ گیا۔ شہریار نے نارمل انداز میں کہا تھا۔ کس کو... حلیمه بیگم نے الفاظ کھینچ کر ادا کیے تھے وہ تھوڑی دیر پہلے والی پریشان ماں نہیں تھی بلکہ اب انکے چہرے پر نرم مسکراہٹ تھی۔ ماما آپ جیسے سمجھ رہی ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے شی از جسٹ مائی پی اے۔ اور مائی کا لفظ کہتے ہوئے شہریار کی مسکراہٹ مزید گھری ہوئی تھی۔ میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ ویسے نام کیا ہے اسکا۔ حلیمه بیگم نے پہلے انجان بنتے ہوئے کہا اور پھر تشویش سے پوچھا تھا۔ ڈیسر مہما فخر نام ہے اسکا اب اگر آپکی تپتیش ختم ہو گئی ہو تو میں جاؤ۔ شہریار نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا تھا کہیں ایسا نہ ہو وہ مشکل میں ڈال دیں۔ ہاں جاؤ۔ حلیمه بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔ وہ آج انتہائی خوش تھی انکا ایک بیٹا کسی کے لئے سیریں ہوا تھا اور دوسرا جو کہتا تھا اس کا دل پتھر ہے آج کسی نے اسکے اندر کوئی جذبہ جگایا تھا بحر حال یہ تبدیلیاں نظر انداز کرنے والی تو نہیں تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

م.....

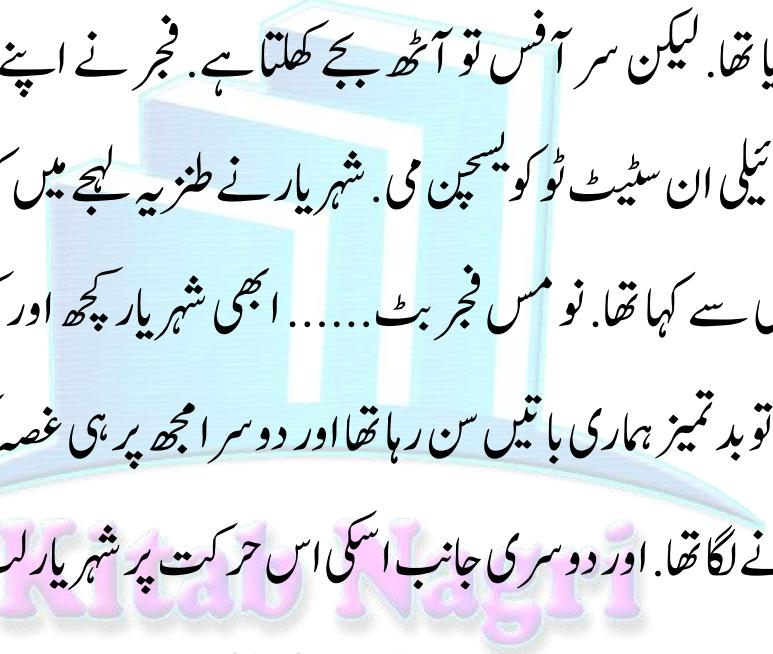
فجر اسوق ڈریسینگ میبل کے سامنے کھڑی اپنے زخم کا معائنہ کر رہی تھی۔ اسوق گھر میں وہ اکیلی تھی۔ وہ ابھی کسی بہانے کا سوچ ہی رہی تھی جو اسے سعدیہ بیگم کے سامنے بنانا تھا۔ وہ اسی سوچ میں تھی کہ اس کا فون بجا تھا۔ اس نے دیکھا تو ان نوں نمبر کالنگ کے الفاظ ابھرے تھے۔ اس نے نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن ایک بار پھر اسی نمبر سے کال آنے لگی تھی تو اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھا لیا تھا۔ السلام علیکم فجر نے سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام۔ دوسری جانب سے بھاری اور ٹھہری ہوئی پر سکون مردانہ آواز ابھری تھی۔ شہریار کو یاد نہیں تھا کہ اس نے آخری دفعہ کب کسی کے سلام کا جواب دیا تھا۔ کون۔ یک لفظی سوال کیا گیا تھا۔ ایم یور بس فجر۔ شہریار نے اپنے ازی مغرور لمحے میں کہا تھا۔ البتہ اسے فجر پر غصہ ضرور آیا تھا۔ اوہ ایم سوری سر میں نے آپکو پہچانا نہیں کیا آپکو مجھ سے کوئی کام تھا۔ سر۔ فجر نے سادگی سے پوچھا تھا۔ شہریار ابھی جواب دیتا کہ دوسری جانب سے کسی کی دل خراش چیخ سنائی دی تھی۔ آپی یہ کیا ہوا ہے آپکو۔ اخلاص نے فجر کے زخم کی طرف اشارہ کیا تھا۔ فجر اسے دیکھ کر بوکھلا گئی تھی۔ سر آیی ول کال یوبیک ان اے وال۔ اس نے بس اتنا کہا اور فون رکھ دیا۔ گڑیا کچھ بھی نہیں ہے یہ صرف معمولی ساز خم ہے۔ فجر نے اخلاص کو پر سکون کرنے کے لیے کہا تھا جو ابھی تک

## Posted On Kitab Nagri

دروازے میں شل سی کھڑی تھی۔ لیکن آپی یہ ہوا کیسے۔ اخلاص تھوڑا آگے بڑھ کر بولی تھی۔ کچھ نہیں گڑیا میں نے تمہیں اس ہلک کے بارے میں بتایا تھا نہ تو آج اس پر کسی نے حملہ کر دیا تھا۔ فجر نے نارمل انداز میں کہا تھا جیسے کچھ ہوا، ہی نہ ہو لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ ہو گا تو ابھی کیونکہ اس کے ہلک کہنے پر کسی کو آگ لگی تھی۔ (کیا میں اسے ہلک دکھائی دیتا ہوں۔ شہریار جو فون پر یہ سب سن رہا تھا آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود سے بڑھا یا تھا۔) آپی درد ہو رہا ہے۔ اخلاص نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔ نہیں گڑیا نہیں ہو رہا تم پریشان نہ ہو۔ فجر نے انتہائی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔ کیا! آپی آپکو واقعی درد نہیں ہو رہا۔ اخلاص نے جوش میں آکر اس کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔ آہ! بے اختیار فجر کی چیخ نکلی تھی۔ اور دوسری جانب شہریار کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ بے چینی سے اٹھا تھا۔ ایم سوری آپی آپکو میری وجہ سے درد ہوا۔ اخلاص کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آگئے تھے۔ دیکھو اس طرح روتے نہیں مجھے تکلیف ہوتی ہے چلو شتاباش آنکھیں صاف کرو۔ فجر اپنا درد بھول کر اسے بہلانے لگی تھی۔ لیکن اس کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے۔ دیکھو تم اس کو چھوڑو کل ہم دونوں پارٹی کریں گے۔ فجر کے ذہن میں اخلاص کو خوش کرنے کے لیے یہ پہلی اور آخری ترکیب تھی کیونکہ اخلاص کو ان دونوں کی پارٹیاں بہت پسند تھی۔ سچ آپی۔ اخلاص مسکرائی تھی۔ بلکل میری گڑیا۔ فجر بھی مسکرائی تھی اور پھر پانچ منٹ

## Posted On Kitab Nagri

بعد اخلاص اسکے روم سے چلی گئی تھی۔ فخر بیڈ پر لیٹی ہی تھی کہ اسے شہریار کی کال یاد آئی تھی اس نے جلدی سے ڈریسنگ ٹبل پر پڑا موبائل اٹھایا تھا۔ لیکن اگلے ہی پل اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی کیونکہ شہریار نے کال نہیں کائی تھی۔ ہیلو سر۔ فخر نے ڈرتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا۔ مس فخر کل سات بجے آپ میرے آفس میں ہونی چاہئے۔ شہریار غصے سے بولا تھا اور انکے کل کے پلین پر پانی پھیر دیا تھا۔ لیکن سر آفس تو آٹھ بجے کھلتا ہے۔ فخر نے اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری تھی۔ آریور ٹیکلی ان سٹیٹ ٹوکو یسچین می۔ شہریار نے طنزیہ لمحے میں کہا تھا۔ سر کیا آپکو کچھ اور کہنا ہے۔ فخر نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ نو مس فخر بٹ..... ابھی شہریار کچھ اور کہتا کہ فخر نے غصے سے کال کاٹ دی تھی ایک تو بد تمیز ہماری باقیں سن رہا تھا اور دوسرا مجھ پر ہی غصہ کر رہا ہے فخر کو ایک بار پھر سے اس پر غصہ آنے لگا تھا۔ اور دوسری جانب اسکی اس حرکت پر شہریار لب سمجھنچے رہ گیا۔



www.kitabnagri.com

..... م.....

سورج کی کرنوں کی تپش ابھی تیز نہیں ہوئی تھی۔ ملک ہاؤس میں اگر اخلاص کے کمرے میں جائے تو وہ تمہیں گھری نیند میں سویں ہوئی ملے گی آج اسکا لیٹ اٹھنے کا ارادہ تھا کیونکہ آج اس نے پلین کے مطابق یونیورسٹی نہیں جانا تھا جس پر کل رات کسی نے پانی پھیر دیا تھا۔ اٹھو گڑیا یونیورسٹی جانا ہے

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں فجر اسکو اٹھاتے ہوئے بولی تھی۔ لیکن آپ آپ نے کہا تھا پارٹی کریں گے۔ اخلاص بچوں کی طرح بولی تھی۔ شام کو کریں گے۔ فجر یہ کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔ اب وہ ڈائنسنگ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشستہ کر رہی تھی سعدیہ بیگم نے ایک کارڈ اسکے سامنے رکھا تھا۔ ممایہ کس کی شادی کا کارڈ ہے۔ فجر نے ناشستہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ یہ تمہاری شادی کا کارڈ ہے تم دیکھ لو تمہیں کیسا لگا۔ سعدیہ بیگم نے عام سے انداز میں کہا تھا انکی یہ بات پچھے سے آتی اخلاص نے بھی سن لی تھی اور شادی والی بات پر فجر کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ اچھا ہے مما اگر آپ کو پسند ہے تو مجھے بھی پسند ہے۔ وہ یہ کہہ کر اٹھنے ہی والی تھی کہ سعدیہ نے اسے پکارا تھا۔ یہ اپنے باس کو دے دینا۔ انہوں نے کارڈ اسکی طرف بڑھایا تھا۔ کیوں اسے دینے کی کیا ضرورت ہے؟ فجر کو ایک بار پھر غصہ چڑھ گیا تھا۔ کیا مطلب وہ تمہارے باس ہے۔ سعدیہ بیگم نے حیرانی سے کہا تھا۔ اچھا ٹھیک ہے مما ادھردے فجر نے جان چھڑاتے ہوئے کارڈ لے لیا تھا۔

ساری ہی سات بجے فجر شہریار کے آفس میں انتہا ہوئی تھی۔ شہریار پہلے ہی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ مس فجر آپ آدھا گھنٹہ لیٹ ہے۔ شہریار نے گھٹری دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ نہیں سر میں آدھا گھنٹہ پہلے آئی ہوں۔ فجر نے اسی کے انداز میں بولا تھا۔ اوہ ریلی! مس فجر آپ کو یہ سارا کام آج ہی کرنا ہے چاہے آپ جتنے وقت میں بھی ختم کرے آئی ڈونٹ کیسی۔ شہریار نے تین فائمز فجر کے ٹیبل پر رکھی تھی اور فجر سمجھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

تھی کہ کل جو حقیقت نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے سنی تھی یہ اسی کی سزا ہے۔ اس نے کارڈ اپنے ڈیسک

[پر رکھ دیا تھا](https://www.kitabnagri.com)

اس نے سوچا تھا کہ وہ اسے کارڈ دے دے گی لیکن اب اس کا ارادہ بدل گیا تھا۔ شہریار اپنے کام میں مصروف تھا اور کبھی نظر اٹھا کر فجر کو بھی دیکھ لیتا جو کام میں مصروف تھی۔ مسلسل لفت ہینڈ سے کام کرنے کی وجہ سے اب وہ درد کر رہا تھا اس لئے فجر سارا کام ایک ہاتھ سے کر رہی تھی لیکن مخالف تو پتھر دل بنا بیٹھا تھا۔ آخر زیادہ درد ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ گئی تھی۔ سر میں یہ کام گھر میں کر لو گی۔ فجر شہریار کے ٹیبل کے دوسری جانب کھڑے ہو کر بولی تھی۔ نہیں یہ مجھے ابھی چاہیے آپ اسکو گھر نہیں لے جاسکتی۔ شہریار نے صفائی سے جھوٹ بولا تھا کیونکہ ان فائلز کی اسے فلحاں کوئی ضرورت نہیں تھی۔ فجر بغیر کچھ کہیں واپس اپنی چیزیں پر بیٹھ گئی تھیں۔ اس کا حساب تو میں تم سے آج ہی لو گی۔ فجر خود سے بڑبرائی تھی اور پھر سے کام میں مصروف ہو گئی تھی لیکن وہ جو پہلے پھرتی سے کام کر رہی تھی اب اسکی رفتار بہت ہی دھیمی تھی۔ شہریار اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا لیکن کچھ بولا نہیں۔ آفس میں صرف فجر اور شہریار تھے۔ فجر اب بھی بہت تحمل سے سارا کام کر رہی تھی۔ شہریار کا کام ختم ہو گیا تھا اب وہ فجر کو ہی دیکھ رہا تھا۔ فجر کو اپنے چہرے پر اسکے نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی لیکن اس نے ایک بار بھی

## Posted On Kitab Nagri

نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ تین نج گئے تھے لیکن فجر کی رفتار میں ابھی تک تیزی نہیں آئی تھی اور اب تو شہر یار بھی آکتا گیا تھا لیکن وہ فجر پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسکا پلین سمجھ گیا تھا تبھی آفس کو گھر بنالیا تھا۔ آٹھ بجے فجر کا کام ختم ہوا تھا اور وہ اٹھ گئی تھی۔ اسے فائز لے کر شہر یار کے ٹیبل پر رکھے تھے۔ سر یہ ہو گیا ہے۔ معصومیت سے آگاہی دی گئی تھی۔ یہ ایک اور فائل ہے اور یہ آپکو گھر میں کرنا ہے۔ شہر یار نے جلانے والے انداز میں کہا تھا اور یہاں پر فجر کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ میں یہ نہیں کروں گی اگر تم مجھے نکالنا چاہتے ہو تو نکال لو ڈرتی نہیں ہو میں تم سے سمجھے تم لوگوں نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے جو تمہارا دل کرے گا ہمارے ساتھ کرتے جاؤ گے اور اگر کوئی اپنا حق مانگے تو اسکو پہلے تو اس کے والدین ہی چپ کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں باقی دنیا لیکن میری ایک بات کا انکھوں کر سن لو میں تمہاری غلام نہیں ہو۔ فجر غصے میں آکر پتہ نہیں کیا کہہ رہی تھی ایک تو تھکاوت اوپر سے غصہ اور شادی کی ٹینشن اور ہاتھ کا درد سب کا بھڑاس اس نے شہر یار پر نکال دیا تھا اور باہر نکل گئی تھی اسکی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آیے تھے جو شہر یار کی آنکھوں سے چھپے نہیں تھے لیکن اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ چلی گئی تھی۔ وہ اپنی چیز پر بیٹھا فجر کے اس روکشن کو سوچ رہا تھا کہ کسی غیر شناسار نگٹوں کی آواز اسکے سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔ وہ اٹھ کر فجر کے ٹیبل کے قریب آیا تھا وہاں اس کا فون نج رہا تھا اس

## Posted On Kitab Nagri

نے فون اٹھایا تھا اس پر گڑیا کالنگ کے الفاظ جگہ گار ہے تھے۔ شہریار کو بے اختیار کل والی باتیں یاد آئی تھیں۔ اس نے کال کنیکٹ کر لی تھی۔ السلام علیکم آپی آپ ٹھیک تو ہے اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے آپکو۔ اخلاص نے کال کنیکٹ ہوتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی تھی۔ آپکی آپی بلکل ٹھیک ہے آج آفس میں کام بہت زیادہ تھا اس لئے مس فخر لیٹ ہو گئی۔ شہریار نے نارمل انداز میں اسے اطلاع دی تھی۔ آپ کون؟ اخلاص نے سوال کیا تھا۔ میں شہریار آفندی۔ شہریار نے اپنے مغرور لبھے میں ایک ادا سے اپنا نام لیا تھا اور ابھی وہ مخالف سے ایک شاکنگ ریکشن کی توقع رکھتا تھا۔ شہریار کون؟ اخلاص کے سوال پر وہ جو آسمانوں میں اڑ رہا تھا پٹاخ سے زمین پر گرا تھا۔ میں فخر کا باس کیا انہوں نے کبھی میرا ذکر نہیں کیا۔ شہریار نے آخری بات کیوں پوچھی تھی وہ اسے خود بھی پتہ نہیں تھا۔ نہیں.... ہاں میرا مطلب ہے ہاں کیوں نہیں فخر آپکی آپ کا ذکر کرتی ہے۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://wa.me/923357500595)

اخلاص نے ہٹ بڑاتے ہوئے کہا تھا کیونکہ شہریار کا جو نقشہ اس نے اپنے ذہن میں کھینچا تھا اسکی وجہ سے  
اسے بے ساختہ شہریار سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔ کیا کہتی ہے آپکی آپی میرے بارے میں۔ شہریار نے  
ایک اور سوال کیا تھا۔ وہ.... اللہ حافظ شہریار بھائی مجھے جانا ہے شاید آپی آگئی ہے۔ اخلاص نے جلدی  
سے فون کاٹ دیا تھا ب وہ اسے کیا بتاتی کہ فخر اس کے بارے میں کیا کہتی ہے اور پیچھے شہریار اس بات  
پر حیران تھا کہ آخر یہ لوگ رہتے کس دنیا میں تھے۔ اس نے فخر کے فون کو دیکھ کر کچھ سوچتے ہوئے  
اپنا نمبر ڈائل کیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ نام دیکھ کر اس کے لب بھیخ گئے تھے کیونکہ فخر نے اس کا نمبر

## Posted On Kitab Nagri

ہلک سے سیو کیا تھا۔ اس نے غصے سے فون ہی بند کر دیا تھا۔ وہ جانے ہی والا تھا کہ بے اختیار اسکی نظر سامنے پڑے اس کا روپ پڑی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس پر لکھے ناموں کو دیکھ کر اس کے قدموں سے زمین سر ک گئی تھی۔ وہ غصے سے آفس سے باہر نکل گیا تھا کیونکہ شہریار کو اپنی چیزیں کسی کے ساتھ پسند نہیں ہوتی تھی۔

شہریار کو یہی چھوڑ کر ہم ملک ہاؤس میں آتے ہیں۔ آپ آپ اتنا لیٹ کیوں ہو گئی؟ اخلاص نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔ بس گڑیا اس ہلک نے جان بوجھ کر اتنا کام دیا تھا۔ فجر تھکے ہوئے لبجے میں بولی تھی۔ آپ آپ کوپتہ ہے آپ نے اسکا نام بلکل صحیح رکھا ہے ہلک۔ اخلاص نے اس کا انداز یاد کرتے ہوئے کہا تھا۔ تم نے اسکو کہاں دیکھ لیا۔ فجر نے نارمل انداز میں پوچھا تھا۔ وہ آپکو کال کیا تھا تو انہوں نے اٹھالیا۔ اخلاص نے معصومیت سے کہا تھا لیکن مخالف پر جیسے آگ برس گئی ہوا اس کی بات پر۔ اس بد تمیز انسان میں ذرا سے میزراز نہیں ہے کہ کسی کی پر سنل چیزوں کو اس طرح ہاتھ نہیں لگاتے۔ فجر غصے سے چھپتی تھی۔ ریلیکس آپ مجھ پر کیوں غصہ کر رہی ہے۔ اخلاص نے اسے نارمل کرنے کے لئے کہا تھا۔ کیونکہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ فجر غصے سے آگے بڑھ گئی تھی اور اخلاص اس کی حرکت پر سر جھکا کر رہ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی فجر شادی کی وجہ سے اپ سیٹ ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

.....م

یہ ایک فائیو سٹار ہو ٹل کا منظر تھا۔ اس ہو ٹل کے ایک کونے میں ایک میز پر بلیک تھری پسیں سوت میں ملبوس وہ وجہت سے بھر پور شخص بیٹھا تھا اور سامنے سادہ کپڑوں میں ملبوس چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے ایک اور شخص بیٹھا تھا۔ لیس میک اے ڈیل۔ شہریار کی مغرور آواز ابھری تھی جس میں اسوقت کسی قسم کا کوئی جذبہ نہیں تھا۔ کیسی ڈیل؟ مخالف نے بمشکل تھوک نگتے ہوئے کہا تھا۔ میں تمہیں دس کروڑ دو نگا اور بد لے میں تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا۔ شہریار سرد آواز میں بولا تھا اور دس کروڑ پر تو مخالف ایک لمحے کے لیے حیران ہوا تھا لیکن اگلے ہی پل اسکی آنکھوں میں مکروہ سی چمک آئی تھی۔ ڈیل لیکن مجھے کرنا کیا ہو گا۔ مخالف نے تشویش سے پوچھا تھا۔ یوں نو ویری سون۔ شہریار کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ تھی ایسی مسکراہٹ جو کسی فاتح کے لبوں پر ہوتی ہے۔ شہریار بغیر ایک لفظ کہیں اپنے مغرور لمحے میں کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ گیا تھا اور باہر چلا گیا تھا۔ اسے شکار کے قوانین بہت اچھے سے پتا تھے تبھی تو وہ ایک اچھا شکاری تھا۔

.....م

## Posted On Kitab Nagri

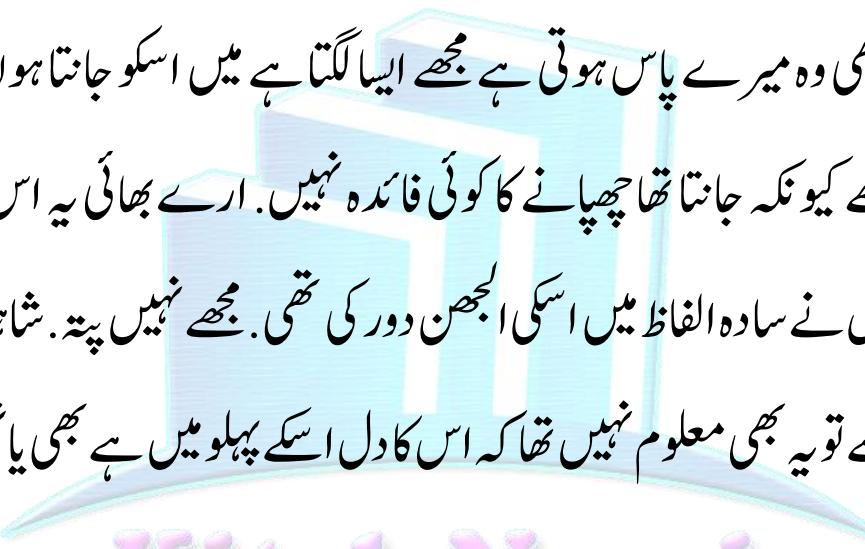
یہ ایک گھٹن زدہ صحیح تھی اخلاص آج بھی یونیورسٹی آئی تھی کیونکہ بقول اسکے وہ اتنی زیادہ چھٹیاں ایک ساتھ افروڈ نہیں کر سکتی تھیں اس لئے وہ آج بھی آئی تھی۔ پروفیسر عبدالوحید کی کلاس میں وہ تینوں اس طرح بیٹھے تھے کہ درمیان میں شاہویز تھا اور اس کے ایک طرف سارہ تھی اور دوسری طرف اخلاص۔ پوری کلاس میں شاہویز کا منہ بند نہیں ہوا تھا وہ یا تو کچھ کھاتا اور یا بات کرتا جس کی وجہ سے اخلاص آج کا لکچر سمجھ نہیں پائی تھی۔ کلاس ختم ہوتے ہی شاہویز اپنی سیٹ سے اٹھا تھا۔ اخلاص کی سیاہ آنکھیں کسی سوچ کے تحت چمکی تھیں وہ جلدی سے شاہویز کی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ السلام علیکم سارہ۔ اخلاص نے بات کا آغاز کیا تھا۔ و علیکم السلام۔ سارہ نے ناگواری سے اسکے سلام کا جواب دیا تھا۔ سارہ آپ شکل سے جتنی ذہین دکھتی ہے اتنی ہے نہیں۔ اخلاص نے آگ لگانے والے انداز میں کہا تھا۔ کیا مطلب تم مجھے بیو قوف کہہ رہی ہو۔ سارہ بھڑک گئی تھی۔ سارہ آپ بات کو سمجھ نہیں رہی دیکھیں مجھے پتہ ہے آپ شاہویز میں انٹریٹ ہے لیکن مجھے لگتا ہے وہ آپ کے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ اخلاص نے اسے سمجھا نے والے انداز میں کہا تھا۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟ سارہ نے الجھن سے پوچھا تھا وہ پوری طرح اخلاص کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔ آپ دیکھے نہ وہ درمیان میں بیٹھ گیا ہے اور آپ نے اسے بیٹھنے دیا۔ اب اسکے ایک طرف میں بھی تو ہو تو وہ مجھ سے بھی بات کرے گانہ۔ اخلاص نے گویا اپنا مسلہ

## Posted On Kitab Nagri

اس کے سامنے رکھا تھا۔ تو میں کیا کرو؟ سارانے اسکی باتوں میں آتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا تھا۔ آپ شاہویز سے سیٹ ایکسچنچ کر لے۔ اور اس سے بات کر کے اخلاص اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ بیو قوفوں کی سردار سے بات کر رہی ہے وہ بمشکل اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹ کر بیٹھی تھی۔ یو آر رائٹ۔ سارانے اسکی بات فوراً مان لی تھی۔ ابھی اخلاص کچھ اور کہتی کہ شاہویز انکے پاس آ کر رکا تھا۔ اخلاص اگر آپکو میری سیٹ اتنی پسند تھی تو آپ کو میں یہ پہلے ہی دے دیتا۔ اس طرح میری غیر موجودگی میں اس پر قبضہ نہ کرنا پڑتا آپکو۔ شاہویز انہٹائی خوشگوار موڈ میں تھا۔ ن۔۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے مجھے آپکی سیٹ نہیں پسند بلکہ سارہ کو آپکی سیٹ بہت پسند ہے اور وہ ایکسچنچ کرنا چاہتی ہے۔ اخلاص گڑبرڑا کر اسکی سیٹ سے اٹھی تھی اور اب بلکل اسکے سامنے کھڑی تھی۔ یہ بے بی آئی وانٹ ٹو ایکسچنچ۔ سارہ نے بھی تائید کی تھی اور اسکی بات پر شاہویز کے ماتھے پر بل آئے تھے۔ لیکن مجھے تمہارے ساتھ اپنی سیٹ ایکسچنچ نہیں کرنا۔ اور اخلاص اگر آپ اپنا کام کرے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ شاہویز بھڑک گیا تھا کیونکہ اسے اخلاص کا سارہ کی حمایت کرنا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ اور اخلاص نے شاہویز کا یہ انداز دوسرا بار دیکھا تھا۔ اخلاص تو خاموشی سے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی اس سے کہاں کسی نے اس انداز میں بات کی تھی جبکہ سارا شاہویز کو اس قدر غصہ میں دیکھ کر بوکھلا گئی تھی۔ اُس اور کے شاہویز کالم ڈاؤن۔ شاہویز کو نارمل

## Posted On Kitab Nagri

کرنے کے لئے سارہ نے جھٹ سے بولا تھا اور اخلاص اس طرح لا تعلق بیٹھی تھی جیسے وہ یہاں ہو ہی نہ۔ شاہویز اپنابیگ اٹھا کر ادريس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ ارے بھائی تو کب سے اتنا صابر ہو گیا جا کر بول دے اسکو کہ تجھے وہ پسند ہے۔ ادريس کا اشارہ اخلاص کی طرف تھا۔ اور تجھے کس نے بولا کہ مجھے وہ پسند ہے؟ شاہویز نے انجان بنتے ہوئے کہا تھا۔ تیری ان آنکھوں نے۔ ادريس نے دو لفظی جواب دیا تھا۔ یار مجھے نہیں پتہ جب بھی وہ میرے پاس ہوتی ہے مجھے ایسا لگتا ہے میں اسکو جانتا ہوں۔ شاہویز نے آخر ہتھیار ڈال دیئے تھے کیونکہ جانتا تھا چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ارے بھائی یہ اس لئے کیونکہ تجھے وہ اچھی لگتی ہے۔ ادريس نے سادہ الفاظ میں اسکی لمحن دور کی تھی۔ مجھے نہیں پتہ۔ شاہویز کو خود بھی اپنے دل کا پتہ نہیں تھا اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کا دل اسکے پہلو میں ہے بھی یا نہیں شاید نہیں تھا۔



## Kitab Nagri

م....

آج فجر کی مہنڈی تھی پورے ملک ہاؤس کو سفید پھولوں سے سجا یا گیا تھا ہر طرف خوشیوں کا سماء تھا لیکن ان سب میں دو افراد لا تعلق بیٹھے تھے۔ فجر نے اہنگا پہنا ہوا تھا جس کا شرٹ لائٹ پنک تھا اور نیچے سے سارا لائٹ گرین تھا لہکے پھلکے میک اپ اور پھولوں کے گجروں کے ساتھ وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ فجر چپ سی بیٹھی تھی اسے اب بھی کسی معجزے کی امید تھی۔ فاخرہ بیگم نے رسم کا

## Posted On Kitab Nagri

آغاز کیا تھا وہ معیز کو اندر لانا چاہتی تھی لیکن فجر نے انکار کر دیا تھا یہ کہتے ہوئے کہ اگر وہ آئے گا تو میں یہاں نہیں بیٹھوں گی اسے تو اس مہندی پر بھی اعتراض تھا لیکن پھر سعدیہ بیگم کی وجہ سے چپ ہو گئی تھی۔ اخلاص بار بار نام آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔ اسے یہاں گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس کا دل کیا کہ فجر کو یہاں سے کہیں دور لے جائے لیکن وہ نہیں کر سکتی تھی۔ رات کا اندر ہیرا اپنے اندر ان سب کے غم چھپا گیا تھا

۳۰۰

شہریار اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا یا ایسے کہا جاسکتا ہے کہ کام کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی نظریں بار بار غیر ارادی طور پر فجر کے چیز کی طرف اٹھ جاتی جہاں اسوقت کوئی نہیں تھا۔ اوہ اس لڑکی نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔ شہریار غصے اور بے لبی سے بڑبرڑا یا تھا۔ کسی سوچ کے تحت اس نے اپنا فون نکالا تھا اور کچھ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے فون کان سے لگایا تھا۔ میں تمہیں ایک لڑکی کی تصویر بھیج رہا ہوں اسکو اٹھوا لو لیکن خیال رکھنا اسے تکلیف نہ ہو۔ شہریار غصے سے کہہ رہا تھا اور پھر اپنے فون پر کچھ ٹائپ کرنے کے بعد آفس سے نکل گیا تھا کیونکہ آج اس سے کام نہیں ہو رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ آفس سے سیدھا گھر آیا تھا غصے میں گاڑی سے نکل کر بغیر کسی کی طرف دیکھئے وہ سیدھا اپنے روم میں گیا تھا حلیمہ بیگم نے اسے دیکھ لیا تھا لیکن اسے اس قدر غصے میں دیکھ کر کچھ نہیں بولی۔ شہریار شام کو اپنے کمرے سے نکلا تھا اس کا موڈ کافی اچھا تھا۔ وہ ڈارک بلیو تھری پیس سوت پر بلیو گلر کی رست و اچ پہنے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔ بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے اور ہلکی بڑی ہوئی شیو کے ساتھ وہ کسی بادشاہ کی طرح آگے بڑھ رہا تھا۔ شہریار کیا تم کسی پارٹی میں جا رہے ہو۔ حلیمہ بیگم نے اسے اس قدر تیار دیکھ کر پوچھا تھا۔ نہیں مما اپنی ایک چیز کو اپنے نام کرنے جا رہا ہو۔ شہریار خوشدی سے کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا اور پیچھے حلیمہ بیگم اسکی بات میں ہی الجھ گئی تھی وہ ہمیشہ یہی کرتا تجہ کوئی بات بتانا نہیں چاہتا تھا تو ایسے بات کرتا کہ مخالف کو کنفیوز کر دیتا۔ شہریار کی گاڑی ایک اپارٹمنٹ کے سامنے رکی تھی وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر اپارٹمنٹ میں انٹر ہوا تھا۔

فجر عروسی جوڑا پہنے ہوئے سٹیچ پر بیٹھی تھی۔ اس کامیک اپ آج تھوڑا ہیوی تھا اس نے آج بھی لہنگا پہنا ہوا تھا سرخ، تیز سرخ جو نظروں کو کھینچ لے۔ سب لوگ اسکے پاس کھڑے تھے معیز کسی بھی فنکشن میں گھر نہیں آیا تھا کیونکہ فجر نے اجازت ہی نہیں دی تھی۔ ابھی بھی وہ اکیلی تھی اور ساتھ میں دوسرے صوفے پر قاضی صاحب بیٹھے تھے۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔ مولوی صاحب نے دوسری بار

## Posted On Kitab Nagri

کہا تھا لیکن اسے تو کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔ اس نے اس کا نام سنا تھا جس کے ساتھ اسکی شادی تھی اور نہ ہی اپنے مہر کی رقم سنی تھی۔ اس کا دماغ ماؤف تھا اسے لگا اگر وہ لب کھولے گی تو مر جائے گی۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔ تیسرا دفعہ پوچھا گیا تھا اور اس بار فاخرہ اسے ہلاکر ہوش میں لایی تھی۔ جی قبول ہے۔ فجر کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔ کیا آپ کو قبول ہے؟ ایک بار پھر پوچھا گیا۔ قبول ہے۔ اس دفعہ اسکی آنکھیں بلکل ویران تھیں۔ کیا آپ کو قبول ہے۔ آخری دفعہ پوچھا گیا تھا۔ قبول ہے۔ اللہ میں نے سب کچھ تیرے حوالے کر دیا ہے اپنا آپ بھی اور اپنی زندگی بھی اس نے آخری بار قبول ہے بولا تھا۔ مبارک ہو۔ فاخرہ بیگم کی آواز نے سبکو اپنے خیالوں سے نکلا تھا سعدیہ بیگم خلاف توقع خاموش بیٹھی تھی۔ نکاح کے فوراً بعد رخصتی کا شور اٹھا تو فجر کے دل کو گویا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔ وہ قدم تو اٹھا رہی تھی لیکن اسے خود بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ یہ قدم کیسے اٹھا رہی تھی۔ وہ حیران تھی کہ وہ زندہ کیسے تھی وہ حرکت کیسے کر رہی تھی اس کے ارمانوں کا تو جنازہ نکل گیا تھا اس کا مطلب انسان خوابوں کے بغیر بھی رہ سکتا ہے۔ نہیں یہ بلکل غلط ہے جس انسان کے خواب ٹوٹ جاتے ہیں اس کا صرف جسم ہی باقی رہ جاتا ہے کیونکہ اسکا دل تو مر جاتا ہے۔ فجر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ گاڑی بیس منٹ بعد ایک دو منزلہ شاندار سی عمارت کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ گھر اتنا خوبصورت تھا کہ اگر کوئی اس کے پاس سے گزرتا تو

## Posted On Kitab Nagri

سراب ہے بغیر نہ رہ پاتا لیکن فجر ان میں سے نہیں تھی وہ خاموشی سے فاخرہ بیگم کے ساتھ کمرے میں آئی تھی اسے اگے گھر سے کوئی غرض نہیں تھی۔ فجر نے نظر اٹھا کر دیکھا تو یہ ایک ہال نما کمرہ تھا۔ کمرے میں ہر طرف مختلف سنگر زکی تصاویر لگی ہوئی تھی جن میں زیادہ تصاویر میں موجود اس شخص کو وہ جانتی تھی۔ اسے یہ تو پتہ تھا کہ معیز کو سنگر بننے کا شوق تھا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ اسے ان چیزوں سے اتنا لگاؤ ہو گا۔ دفعتاً کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ فجر نے سنہری آنکھیں اٹھا کر دیکھا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ اس وجود کو دیکھ کر ساکت رہ گئی تھی جو ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا۔ تم... تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ فجر حیرانگی کے عالم میں چینی تھی لیکن اسکے سوال پر بھوری آنکھیں مسکرائی تھی۔ ریلیکس فجر بیٹھ جائیں۔ فجر اٹھنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے اسے ٹوکا تھا لیکن وہ اٹھ گئی تھی۔ اور اسے آج پہلی بار بے نقاب دیکھ کر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ میں نے کہا تم یہاں کیوں آئے ہو اور معیز کہا ہے۔ فجر غصے سے اسکی طرف آتے ہوئے بولی تھی۔ اور اسکے منہ سے کسی اور کا نام سن کر اس کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا لیکن پھر خود کو کنٹرول کر لیا تھا۔ فجر آپکو ہماری پہلی ملاقات یاد ہے۔ شہریار نے اسے یاد دلایا تھا۔ فجر کو یاد آیا تھا کہ اس نے اسے اس دن تھپڑ مارا تھا۔ اسے بے اختیار شہریار سے خوف محسوس ہوا تھا۔ ک.. کیا کرنے والے ہو تم۔ فجر نے اپنے قدم پیچھے کئے تھے اور اسکی اس حرکت پر شہریار محفوظ ہوا

## Posted On Kitab Nagri

تھا۔ ریلیکس والی میں نے جو کرنا تھا وہ تو میں نے کر دیا۔ شہریار نے جلا دینے والے انداز میں کہا تھا۔ تم نے کیا کیا ہے معیز کے ساتھ کہا ہے وہ۔ فخر کی آواز ایک بار پھر بلند ہوئی تھی اور شہریار کا ضبط بس اتنا تھا۔ شہریار غصے سے فخر کی طرف بڑھا تھا اور اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا تھا۔ بہت پرواہ ہو رہی ہے تمہیں اسکی۔ شہریار غصے سے دھاڑا تھا۔ ہاں ہو رہی ہے کیونکہ وہ تم سے لاکھ گنا اچھا ہے اگر مجھے دس بار بھی موقع ملا تو میں تمہیں ٹھکر اکر اس سے نکاح کروں گی سمجھے تم۔ فخر بے بسی سے اسکی گرفت سے خود کو چھپڑواتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اور اسکی اس بات پر شہریار کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی۔ اور وہ موقع میں تمہیں کبھی دونگا ہی نہیں کیونکہ تم پر صرف شہریار آفندی کا حق ہے سمجھی تم۔ میں تمہیں دکھاؤ نگا کہ مجھے تھپڑ مارنے کی کتنی بڑی قیمت چکاوگی تم۔ شہریار غصے سے دھاڑا تھا۔ اسکے سخت گرفت کی وجہ سے فخر کا لفٹ ہینڈ جہاں پر گولی لگی تھی وہاں سے ایک بار پھر خون بہنا شروع ہو گیا تھا۔ فخر درد کی شدت سے کراہی تھی اس نے اسے دور کرنا چاہا لیکن اسے اپنے جسم میں جان نہ ہوتی محسوس ہوئی تھی شہریار کو اپنا ہاتھ گیلا ہوتا محسوس ہوا تھا اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تھا وہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ نیچے کر لیا تھا۔ اسے بے اختیار اپنی اس قدر وحشت پر شرمندگی ہوئی تھی لیکن اس نے ظاہر نہیں

## Posted On Kitab Nagri

ہونے دیا وہ اسے وہی چھوڑ کر تیزی سے باہر نکل گیا تھا اور پیچھے فخر ویران نظر وں کے ساتھ اس سب کو دیکھ رہی تھی۔

PAST

معیز تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے شام کو تمہارا انکا ح ہے اور تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ فاخرہ بیگم بے حد غصے میں تھی۔ دیکھیں ممما آپ میری اس سے شادی جائیداد کے لیے کر رہی ہے نہ تو میں آپکو دس کروڑ روپے لا کر دے رہا ہونہ بس اس کے بد لے میں مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔ معیز نے فاخرہ بیگم کو سمجھانے والے انداز میں کہا تھا۔ اور دس کروڑ کا سن کر تو فاخرہ کی آنکھیں چمک گئی تھی۔ لیکن اسکی ماں کا کیا کریں۔ فاخرہ مان گئی تھی لیکن اب ایک اور مسئلہ تھا۔ ممادہ آپ دیکھ لے۔ معیز نے ساری ذمہ داری فاخرہ پر ڈال دی تھی۔ شام کو فاخرہ بیگم ایک سوچ کے تحت سعدیہ بیگم کے پاس آئی تھی۔ سعدیہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ فاخرہ نے سعدیہ کو مخاطب کیا تھا جو کسی مہمان سے بات کرنے میں مصروف تھی۔

جی آپ کہیں میں سن رہی ہوں۔ سعدیہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ یہاں نہیں کمرے میں۔ فاخرہ بیگم ان کو کمرے میں لے آئی تھی۔ کیا بات ہے آپ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔ سعدیہ بیگم پریشان سی کہہ رہی

## Posted On Kitab Nagri

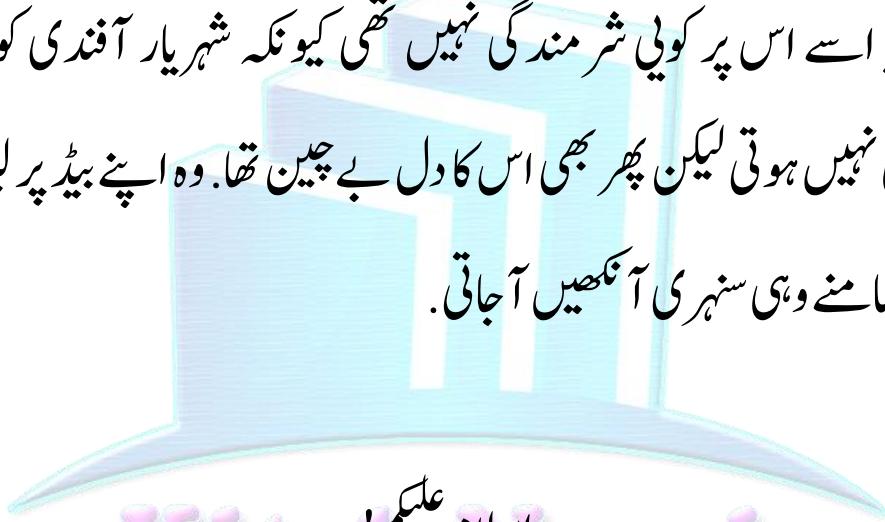
تھی۔ دیکھو میری بہن فخر مجھے میری بیٹی کی طرح پیاری ہے وہ مجھے بہت عزیز ہے لیکن... فاخرہ بیگم مگر مجھ کے آنسو بہاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ لیکن کیا آپ۔ سعدیہ اب کے واقعی پریشان ہو گئی تھی۔ دیکھوں میری بہن مجھے امید ہے تم مجھے غلط نہیں سمجھو گی۔ فاخرہ اسی طرح آنسو بہاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ کیا ہوا ہے آپ۔ سعدیہ بیگم ان کے قریب جا کر نرمی سے پوچھ رہی تھی۔ میرا نالائق بیٹانشہ کرنے لگا ہے سعدیہ۔ تم ہی بتاؤ میں اسکی شادی اپنی پھول جیسی بچی سے کیسے کر سکتی ہوں۔ فاخرہ دوپٹے کے کونے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ لیکن آپ اسارے مہماں آگئے ہیں اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ سعدیہ بیگم پریشانی سے کہہ رہی تھی۔ میری بہن میرے پاس ایک رشتہ ہے لڑکا بہت امیر ہے اور وہ ہماری فخر سے شادی بھی کرنا چاہتا ہے۔ فاخرہ بیگم آخر مدعے پر آئی تھی۔ لیکن آپ ایسے کیسے میں اپنی بیٹی کا ہاتھ کسی کو بھی دے دوں۔ سعدیہ بیگم الجھن سے بولی تھی۔ کیا تمہیں اپنی آپ پر بھروسہ نہیں ہے۔ فاخرہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ ہے آپ لیکن... سعدیہ بیگم کچھ اور کہتی کہ فاخرہ اس سے پہلے ہی بول اٹھی تو بس فخر کی شادی آج ہی ہو گی۔ فاخرہ نے اپنا فیصلہ سنایا تھا اور سعدیہ بیگم چپ ہو گئی تھی اس بات سے انجان کہ پچھے کوئی ان کی یہ ساری گفتگو سن رہا تھا اخلاص کو آج اپنی ماں پر بہت غصہ آیا تھا اور افسوس

## Posted On Kitab Nagri

بھی ہوا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہ کر سکی کیونکہ جس کو کرنا چاہیے تھا وہ تو اپنی عزت کی وجہ سے خاموش بیٹھی رہی۔

PRESENT

شہریار کی گاڑی آفندی ویلا کے سامنے رکی تھی۔ اس کا دل عجیب طرح کی بے چینی کا شکار تھا۔ اس نے فجر کے ساتھ جو کیا اسے اس پر کوئی شرمندگی نہیں تھی کیونکہ شہریار آفندی کو کبھی اپنی کسی بھی حرکت پر شرمندگی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی اس کا دل بے چین تھا۔ وہ اپنے بیڈ پر لیٹا تھا لیکن آنکھیں بند کرتے ہی اسکے سامنے وہی سنہری آنکھیں آ جاتی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

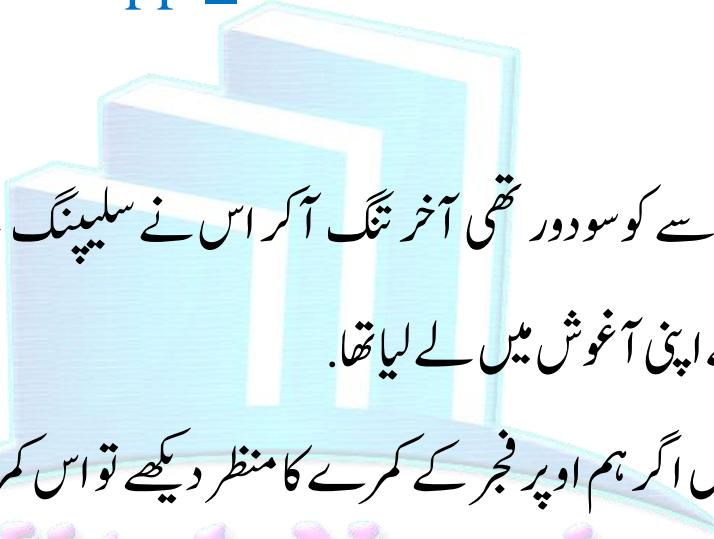
اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595



نیند تو اسکی آنکھوں سے کو سو دور تھی آخر تنگ آ کر اس نے سلیپنگ پلز لئے تھے اور تھوڑی ہی دیر کے بعد نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

فجر کے اپارٹمنٹ میں اگر ہم اوپر فجر کے کمرے کا منظر دیکھے تو اس کمرے کے بلکل درمیان میں ہی ہمیں فجر کا وہی عروضی کامدار جوڑا نظر آئے گا جو اس نے کچھ دیر پہلے پہنا تھا اور وہ اس طرح فرش پر پڑا تھا گویا کسی نے پھینکا ہو۔ فجر سادہ سے کپڑوں میں ملبوس جائے نماز پر بیٹھی تھی اس کے ہاتھ دعا میں اٹھے ہوئے تھے۔ اللہ میں نے اپنے دل میں کبھی بھی کسی کے لیے کچھ غلط نہیں رکھا میری نیت ہمیشہ صاف رہتی لیکن اللہ آج اس شخص سے مجھے شدید نفرت ہو رہی ہے میں چاہ کر بھی خود کو اس کی نفرت سے روک نہیں پا رہی۔ میں کیا کروں کہ اس شخص نے صرف اپنی اناکی تسکین کے لیے میری

## Posted On Kitab Nagri

زندگی بر باد کر دی۔ اللہ مجھے تیرے تمام بندوں میں اس ایک شخص سے شدید نفرت ہو رہی ہے شدید نفرت۔ فخر بلکہ کر رورہی تھی اس سب میں وہ پہلی بار روپی تھی اور پھر وہ اسی جگہ سوگی تھی۔

.....م.....

کل کی رات بھی گزر گئی تھی کیونکہ وقت کا کام ہے گزرنا اور یہ ایک نیا دن تھا۔ اخلاص کا ارادہ چار چھٹیوں کا تھا لیکن صرف دو چھٹیوں کے بعد آج وہ یونیورسٹی آئی تھی کیونکہ اسے لگا اس کی آپ کی شادی ہونے والی تھی لیکن نہیں اسکی توبوی لگی تھی۔ آج اسکا موڈ سخت خراب تھا وہ جیسے ہی کلاس میں انظر ہوئی کسی کے دل کو اچانک سکون ملا تھا کیونکہ پچھلے دو دنوں سے اس کا دل اخلاص کے لئے خوار ہو رہا تھا۔ اخلاص بغیر ادھر دیکھے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ السلام علیکم اخلاص۔ اسے شاہویز کی آواز آئی تھی وہ اس کے ساتھ ہی تو بیٹھا تھا۔ و علیکم السلام۔ اخلاص بمشکل بول پائی۔ اخلاص آپ ٹھیک ہے۔ شاہویز پریشانی سے بولا تھا کیونکہ اسے اخلاص کی آواز ٹھیک نہیں لگی تھی۔ جی۔ اخلاص کا آج بحث کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن آپ ٹھیک لگ نہیں رہی۔ شاہویز کا وہی چکپو انداز جو اسے سخت زہر لگتا اخلاص نے اس دفعہ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ میں بلکہ ٹھیک ہو آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اخلاص ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔ شاہویز بغیر اسکی بات سنے اسکی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھوں کو دیکھ رہا تھا جو زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی۔ ہمیں ہمیلتھ سنٹر جانا چاہیے۔ شاہویز بغیر اسکی بات پر دھیان دئے اپنی ہی سنارہاتھا۔ میں نے کہا میں ٹھیک ہوں۔ اخلاص کو اس بار غصہ چڑھا تھا۔ اگر آپ خود نہیں آئیں گی تو میں آپکو اٹھا کر لے جاؤں گا اور یہاں مجھے کوئی روکے گا بھی نہیں۔ شاہویز نے انتہائی معصومیت سے اسے دھمکی دی تھی اور اتنا تو اخلاص بھی جانتی تھی کہ اسے یہاں کوئی روکنے والا نہیں سو شرافت سے اٹھ گی تھی۔ پانچ منٹ بعد وہ دونوں وہاں موجود تھے۔ مس اخلاص آپکو بہت تیز بخار ہے آپکو آج نہیں آنا چاہئے تھا۔ ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔ شاہویز پہلی بات پر تو پریشان ہوا تھا لیکن دوسری بات پر اسے غصہ چڑھا تھا کیونکہ اخلاص کی غیر موجودگی میں اس نے یہ دو دن کیسے دیوانوں کی طرح گزارے تھے وہ صرف وہ اور اسکا رب جانتا تھا۔ اس کا دل کیا کہ اخلاص کو اپنے سامنے بٹھا کر اسکی سیاہ آنکھوں کو اپنے اندر قید کر لیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اب وہ دونوں کلاس میں بیٹھے تھے شاہویز وقٹے وقٹے سے اسے اپنے بیگ سے کچھ کھانے کے لئے دیتا جس پر اخلاص منع کر دیتی لیکن وہ شاہویز ہی کیا جومان جائے۔ پروفیسر عبدالوحید کی کلاس شروع ہو چکی تھی۔ شاہویز نے ایک چاکلیٹ نکال کر اخلاص کو دیا تھا۔ یہ تمہارا بیگ ہے یا کوئی سپرمارکیٹ۔ اخلاص نے سرگوشی کی تھی اور اس کی بات پر شاہویز نہیں پڑا۔ سٹینڈ اپ شاہویز اینڈ گٹ

## Posted On Kitab Nagri

آٹھ۔ پروفیسر غصے سے بولے تھے اور شاہویز آندری کبھی کسی سے معافی مانگنے کی زحمت نہیں کرتا اس لئے وہ چپ چاپ نکل گیا تھا۔ کلاس اینڈ ہونے کے بعد شاہویز اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ آئی ایم سوری۔ شاہویز نے دائیں طرف دیکھا تھا جہاں اخلاص اسی کو دیکھ رہی تھی۔ کیا... میرا مطلب ہے کس لیے۔ شاہویز نے حیرانی سے پوچھا اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ پروفیسر نے میری وجہ سے تمہیں نکالا۔ اخلاص معصومیت سے بولی تھی۔ اور اسکی بات پر شاہویز مسکرا یا تھا لیکن پھر جلد ہی اپنے تاثرات سپاٹ کر لئے تھے۔ ہاں یہ تو ہے... تو کیا تم مجھے ایسے ہی سوری بولو گی۔ شاہویز نے شرارت سے بولا تھا۔ کیا مطلب تو اور میں کیا کروں۔ اخلاص نے پوچھا۔ لڑس بی فرینڈز پھر میں تمہاری سوری ایکسپٹ کر لوں گا۔ شاہویز کسی معصوم بچے کی طرح بولا تھا۔ اچھا ٹھیک ہے لیکن تم مجھے بلکل بھی تنگ نہیں کرو گے۔ اخلاص نے اسے وارن کیا تھا۔ اوکے ڈن تو ہم فرینڈز ہیں۔ شاہویز نے جلدی سے کہا تھا کہ ایسا نہ ہو میڈم کا مائیڈ چیخ ہو جائے۔ ہاں ہم فرینڈز ہیں۔ اخلاص نے کہا تھا۔ شاہویز نے جھٹ سے اپنا فون نکالا اور کچھ بٹن دبا کر اپنا فون اخلاص کے سامنے کیا تھا۔ اخلاص نے حیران نظر وہ سے اسے دیکھا تھا گویا کہہ رہی ہواں کا کیا کرے۔ اپنا نمبر لکھو کیونکہ اب ہم فرینڈز ہیں تو ایزا فرینڈ میرے پاس تمہارا نمبر تو ہونا چاہئے نہ۔ شاہویز نے گویا اس کے علم میں اضافہ کیا تھا۔ نہیں میں نئے دوستوں کو

## Posted On Kitab Nagri

اپنا نمبر نہیں دیتی۔ اخلاص نے ایک ہاتھ سے اس کا فون پیچھے کیا تھا۔ یعنی تم مجھے دوست نہیں سمجھتی۔ ضدی شاہویز نہیں ایسی بات نہیں ہے مگر..... وہ کچھ اور کہتی کہ شاہویز نے اپنا فون اس کے سامنے کیا تھا۔ تو پھر ڈائل کرو۔ آخر تنگ آکر اخلاص نے اپنا نمبر اس کے فون میں ڈائل کر لیا تھا۔ تم نے کس نام سے سیو کیا۔ اخلاص نے پوچھا تھا۔ تمہارے نام سے ہی سیو کرو نگانہ۔ شاہویز نے انتہائی صفائی سے جھوٹ بولا تھا اور اتنا تو اخلاص بھی جان گئی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔

..... <https://www.kitabnagri.com> .....

فجر کی نماز آج چھوٹ گئی تھی۔ پوری رات مصلے پر سونے کی وجہ سے اس کا سارا جسم درد کر رہا تھا۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ دل زیادہ درد کر رہا تھا یا جسم۔ وہ بمشکل اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی تھی۔ وہ جیسے ہی نکلی سامنے اسے شہریار کا ویج پر ہاتھ میں سکریٹ پکڑتے نظر آیا تھا۔ اسکی سنہری آنکھیں غصے اور ضبط کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔ اسے یہ شخص اتنا برا لگا تھا کہ اس کا دل کیا جائے اور اس کا سر اس دیوار پر دے مارے۔ گڈمارنگ مسز شہریار امید ہے رات کو نیندا چھی آئی ہو گی۔ شہریار خوشگوار مود میں کہہ رہا تھا اور اپنے نام کے ساتھ شہریار کا نام سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ فجر نے اسکی بات سنی ان سنی کر دی تھی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔ شہریار اسکی یہ حرکت دیکھ کر غصے

## Posted On Kitab Nagri

سے اٹھا تھا اور اس کی جانب قدم بڑھائے تھی۔ فجر جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے مڑی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی شہریار نے ایک جھٹکے سے اسے دیوار سے لگایا تھا اور اسکے بلکل قریب کھڑا ہو گیا تھا۔ فجر اسکے اتنے قریب آنے پر گڑ بڑا گئی تھی۔ تم آج ہی آفس دوبارہ جوانہ کر رہی ہو بہت کری تم نے اپنی من مانی۔ شہریار غصے سے بولا تھا۔ نہیں کرنی مجھے یہ جا ب سناتم نے مجھے نفرت ہے تم سے شدید نفرت میں ڈرتی نہیں ہو تم سے..... فجر اپنی سنبھری آنکھیں اسکے بھوری آنکھوں میں گاڑے کہہ رہی تھی لیکن ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ شہریار جھٹ سے اسکے لبوں پر جھکا تھا۔ اور فجر تو اسکی یہ حرکت دیکھ کر حیران تھی اسے کم از کم اس چیز کی امید نہیں تھی اس سے۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن شہریار کی گرفت مضبوط تھی۔ تم جب جب میری بات نہیں مانو گی میں یہی کروں گا۔ شہریار اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا تھا۔

چھوڑو مجھے جاہل انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ یہ گھٹیا حرکت کرنے کی۔ فجر چیخنی تھی۔ ڈیر واپسی میں نے کوئی غلط کام تو نہیں کیا میں آپکا حق حلال محرم ہوں اور رہی بات کیسے کرنے کی تو دوبارہ کر کے بتاؤ کیسے کیا۔ شہریار خوشنگواری سے کہہ رہا تھا اور آخری بات کرتے ہوئے وہ اسکے تھوڑا اور قریب ہوا تھا۔ ن.. نہیں پلیز دور ہٹو۔ فجر نے اپنا منہ پھیر لیا تھا۔ چلواب اچھے پھوں کی طرح میری بات

## Posted On Kitab Nagri

سنو۔ شہریار نے اسے ہاتھ سے کپڑ کر کاوج پر بٹھایا تھا۔ دیکھو میں تمہیں کل کادن دیتا ہوں جاؤ اور اپنے لئے جا بڈھونڈ لو اگر مل گئی تو تم آزاد ہو جاؤ گی اور اگر نہ ملی تو تم ہمیشہ کے لئے میری کمپنی میں جا بکرو گی۔ شہریار نے کنٹریکٹ اسکے سامنے رکھا تھا۔ مجھے منظور ہے۔ فخر نے بغیر ایک پل بھی مس کیے کہا تھا۔ دیمیں اے گڈ گرل شہریار مسکرا یا تھا۔ شہریار اٹھ گیا تھا ابھی وہ قدم بڑھاتا کہ فخر نے بے اختیار اسے ہاتھ سے کپڑ کر بٹھایا تھا لیکن اگلے ہی پل اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا اور شہریار اسکی اس حرکت پر مسکرا دیا تھا۔ یہ واپسی۔ شہریار اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔ مجھے میرا فون چاہیے مجھے پتہ ہے وہ تمہارے پاس ہے۔ فخر کو اپنا فون یاد آیا تھا۔ ہاں میرے پاس ہے لیکن میں کوئی بھی کام فری میں نہیں کرتا اگر فون چاہیے تو بد لے میں تمہیں بھی کچھ دینا ہو گا۔ شہریار پرو فیشنل انداز میں بولا تھا۔ بولو کیا چاہیے تمہیں مجھ سے۔ فخر سنبھال گئی سے بولی تھی۔ آج شام میری ایک پارٹی ہے تم وہاں میرے ساتھ جاؤ گی۔ شہریار اسی انداز میں بولا تھا۔ مجھے پارٹیز نہیں پسند۔ فخر نے ناگواری سے کہا تھا۔ اوکے پھر اپنے فون کو بھول جاؤ۔ شہریار نے عام سے انداز میں کہا تھا۔ تم میری ہی چیز مجھے ہی دینے کے لئے مجھ سے معاوضہ مانگ رہے ہو۔ فخر نے میری پر زور دیا تھا۔ بلکل ڈیر واپسی میں آپکی ہی چیز آپکو دینے پر معاوضہ مانگ رہا ہوں۔ شہریار نے آپکی پر زور دیا تھا۔ اور اسکی واپسی کہنے پر فخر کو ایک بار پھر آگ لگ گئی تھی۔ مجھے اس

## Posted On Kitab Nagri

نام سے مت پکارو۔ فجر نے غصے سے کہا تھا۔ شہریار ہستے ہوئے اس کے کان کے قریب ہوا تھا تو کیا بلاؤ فجر شہریار یا مسز شہریار۔ اس نے سر گوشی کی تھی۔ تم میرا نام ہی مت لو بلکہ تمہیں مجھے بلانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ فجر غصے سے اس سے دور ہٹتے ہوئے بولی تھی۔ اوکے واپسی پھر ملتے ہیں شام کو اچھے سے تیار ہونا۔ وہ اٹھ گیا تھا اور کمرے سے باہر چلا گیا تھا فجر نے سکھ کا سانس لیا تھا اسکے جانے پر۔

شہریار سیدھا آفندی ویلا گیا تھا۔ شہریار تم اتنی صبح کہاں گئے تھے۔ حلیمه بیگم نے تشویش سے پوچھا تھا۔ بس مما ایک کام تھا۔ شہریار نے نارمل انداز میں کہا تھا فجر کے بارے میں اس نے صرف اویس کو بتایا تھا اور کسی اور کو وہ بتانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ شہریار میں چاہتی ہوں تم شادی کرلو۔ حلیمه بیگم نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ انکی بات سن کر شہریار کو بے اختیار وہ سنہری آنکھوں والی پری یاد آئی تھی۔ ٹھیک ہے مما کر لو نگاشادی۔ شہریار نے بے نیازی سے کہا تھا اور اس کے جواب پر حلیمه بیگم حیران ہوئی تھی کیونکہ وہ جب بھی اس سے شادی کا کہتی تو وہ بات ٹال دیتا تھا۔ کیا تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے۔ حلیمه نے سرسری سا پوچھا تھا اور انکی اس بات پر شہریار کا قہقہہ پورے ہال میں گونجا تھا۔ مما کیا آپکو واقعی لگتا ہے کوئی شہریار آفندی کو اپنے سامنے جھکا سکتا ہے۔ شہریار نے مصنوعی حیرت سے کہا تھا۔ محبت تو جھکنے کا نام نہیں ہے شہریار بلکہ یہ تو ایسا جذبہ ہے جو ادھوری زندگی کو خوبصورت بناتا ہے لیکن اگر حلال ہو اور

## Posted On Kitab Nagri

اگر حرام ہو تو یہ بے سکونی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ حلیمه نے اسکو سمجھانے والے انداز میں کہا تھا اسے اپنے بیٹے کی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔ لیکن ممایری زندگی پر فیکٹ ہے مجھے نہیں ضرورت کسی کی محبت کی۔ شہریار نے مغرور انداز میں کہا تھا۔ نہیں تم غلط ہو اس دنیا میں کسی کی زندگی پر فیکٹ نہیں ہے کیونکہ یہ دنیا پر فیکشن کی جگہ ہی نہیں ہے۔ تمہیں بھی کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو گی۔ حلیمه نے اسے زندگی کی حقیقت بتایی تھی لیکن وہ تو انداختھا اسکی آنکھوں پر تو دنیا کی محبت کی پڑی بندھی ہوئی تھی۔ اور اندھے کو اگر پھول دکھاؤ یا کوئلہ وہ جائے گا اسی طرف جس طرف اس کا دل کرے گا۔ مجھے کبھی کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی ماما آپ دیکھ لیجیے گا۔ شہریار یہ کہہ کر رکا نہیں تھا بلکہ آگے بڑھ گیا تھا اور پچھے حلیمه بیگم افسوس کے سوا کچھ نہ کر سکی۔

.....م.....

اخلاص مغرب کی نماز پڑھ کر اٹھی ہی تھی کہ دفتراً اسکے فون کی گھنٹی بجی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر بیڈ پر پڑے ہوئے موبائل کو اٹھایا لیکن یہ کوئی غیر شناسانمبر تھا۔ اس نے فجر کا خیال آتے ہی اٹھا لیا تھا۔ السلام علیکم۔ اخلاص نے ایک امید کے ساتھ سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام۔ دوسری جانب سے خلاف توقع ایک مردانہ آواز ابھری تھی۔ کون بات کر رہے ہیں۔ اخلاص کا موڈ اچانک ایک دم خراب ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

ارے آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ دوسری جانب سے خوشگوار لمحے میں بات کی گئی تھی۔ نہیں پہچانا تھی تو پوچھا ہے۔ اخلاص کو اب غصہ چڑھا تھا۔ اسے سخت چڑھ تھی ایسے لڑکوں سے جو خود کال کر کے خود ہی پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے۔ ذرا سوچیں کہ میں.... وہ ابھی کچھ اور کہتا کہ اخلاص نے کال کاٹ دی تھی۔ اس نے فون رکھا ہی تھا کہ وہ پھر سے بننے لگا تھا ایک اور غیر شناسانہ اس نے غصے سے کال کنیکٹ کر لی تھی۔ کہاں نہ میں نہیں جانتی تو پھر کیوں بار بار کال کر کے پریشان کر رہے ہیں۔ اخلاص پھٹ پڑی تھی۔ ہیلو اخلاص میں شاہویز بات کر رہا ہوں گلتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں نے تو پہلی بار کال کی ہے۔ شاہویز نے نام صحیح سے اپنی صفائی دی تھی۔ اور مجھے لگا کوئی اور ہے آئی ایم سوری۔ اخلاص نے نارمل ہوتے ہوئے کہا تھا۔ اُس اور کے آپکی طبیعت اب کیسی ہے۔ شاہویز نرمی سے بول رہا تھا۔ ٹھیک ہے۔ دو لفظی جواب دیا گیا تھا۔ لیکن آپکی آواز تو کچھ اور بتارہی ہے کیا آپ نے دوائی لی ہے۔ شاہویز فکر مندی سے کہہ رہا تھا اور اس کے اس طرح سے کہنے پر اخلاص کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا کیونکہ اس طرح اس کا خیال فجر رکھتی تھی۔ نہیں میں ٹھیک ہوں آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اخلاص کی آواز آخر میں بھیگ گئی تھی۔ شاہویز نے اسے محسوس کیا تھا۔ اخلاص آپ روکیوں رہی ہے

## Posted On Kitab Nagri

کیا کچھ ہوا ہے۔ شاہویز کا دل کیا جائے اور اپنے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کرے۔ اخلاص نے بغیر کچھ کہے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔ شاہویز ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا۔

.....م

فجر اپنے صحیح والے حلیے میں بیٹھی تھی۔ وہ آج پورا دن کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔ اس نے کل سے کھانے کا ایک نوالہ بھی نہیں لیا تھا ملازمہ کے لاکھ منٹ کے باوجود بھی اس نے کھانے کو دیکھا تک نہیں۔ اسے کھانے سے ناراضگی نہیں تھی بلکہ اسے بھوک ہی نہیں تھی۔ جس گھر میں وہ بیٹھی تھی یہ ایک شاندار گھر تھا لیکن اس نے سوائے اس ایک کمرے کے اور کچھ بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ وہی کا وجہ پر بیٹھی تھی اس کی آنکھیں وقفے وقفے سے بھیگ رہی تھی جسے وہ بے دردی سے صاف کر دیتی۔ کا وجہ اس طرح پڑا ہوا تھا کہ وہاں سے کھڑکی میں اسے ہر آنے اور جانے والا دکھ جاتا۔ اسے شہریار کی گاڑی اس اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہوئے دکھی تھی۔ کچھ دیر بعد فجر نے دروازہ کھلنے کی آواز پر ایک نظر اسے دیکھا تھا جو اس وقت بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک شرٹ پہنے ایک ہاتھ میں اپنا گرے کوٹ پکڑے اور دوسرے میں برینڈ ڈورسٹ واج پہنے اندر داخل ہوا تھا۔ اسکی شیوہ ہلکی سی بڑی ہوئی تھی اور بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے وہ بلا کا حسین لگ رہا تھا۔ اور اس سب میں سب سے پرکشش اسکی شخصیت کا

## Posted On Kitab Nagri

رعب تھا۔ اس نے ایک نظر ہی اس وجیہ شخص پر ڈالی تھی اور پھر آنکھیں نیچی کر لی تھی۔ شہریار نے بغور اسکے سنہری آنکھوں کو دیکھا تھا جو زیادہ رونے کی وجہ سے سو جھ گئی تھی۔ اسے جو چمک ان آنکھوں میں دکھتی آج وہ ان میں نہیں تھی آج اسکی آنکھیں ہر جذبہ سے عاری تھی بلکل خاموش۔ شاید یہ خاموشی طوفان کے پہلے کی خاموشی تھی یا طوفان کے بعد کی۔ شہریار آگے بڑھ کر اسکے پاس کوچ پر بیٹھ گیا تھا۔ تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔ اسنے بظاہر سختی سے بولا تھا لیکن وہ اپنے لبھ میں اسکے لئے فکر کو چھپانا سکا تھا۔ میری مرضی میں کھاؤیانہ کھاؤ تم تو یہی چاہتے تھے۔ فجر نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور اسکے لبھ میں کچھ تھا کہ شہریار کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ شہریار نے کھانا اس کے سامنے کیا تھا جیسے اسکی بات سنی ہی نہ ہو۔

<https://www.kitabnagri.com>

اچھا ٹھیک ہے اب کھاؤ۔ لیکن وہ بھی فجر ملک تھی ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اوکے تمہیں نہیں کھانا تو مت کھاؤ میں صبح والی حرکت پھر سے کروں گا۔ شہریار نے لاپرواہی سے کہا تھا۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔ فجر غصے سے بولی۔ سوچتے ہیں.... لیکن کیوں نہیں کروں گا۔ شہریار نے اس سے پوچھا تھا۔ اس لئے نہیں کرو گے کیونکہ مجھے بھوک لگی ہے اور میں کھانا کھا رہی ہو۔ فجر نے اس انداز سے کہا تھا گویا احسان کر رہی ہو اور اسکی بات پر شہریار نے اپنے قہقہے کا گلہ گھوٹا تھا۔ فجر کھانا کھا چکی تو شہریار نے ایک ڈبہ

## Posted On Kitab Nagri

اسکے سامنے کیا تھا۔ یہ کیا ہے؟ فجر نے تنہ ہی سے پوچھا تھا۔ میرے خیال میں والینی صحیح ہم نے ایک ڈیل کی تھی۔ شہریار نے اسے یاد دلا�ا تھا۔ جو میں نے منظور نہیں کی تھی۔ فجر نے بھی اس کے معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ کیا آپ کو اب بھی لگتا ہے والینی کہ آپ کا اپنے آپ پر اختیار ہے۔ شہریار اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا۔ تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔ فجر پیش کر رہا تھا۔ تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے۔ شہریار اس سے دور ہوتے ہوئے بولا تھا اس کا لہجہ پھر کل رات والا ہو گیا تھا۔ وہ

کمرے سے نکل گیا تھا اور فجر کو اپنا آپ پہلی بار اتنا بے بس محسوس ہوا تھا  
 اس نے بے دلی سے شہریار کا دیا ہوا ڈبہ کھولا تھا لیکن اگلے ہی پل اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا کیونکہ اس میں ایک بلیک کلر کا منی سکرٹ تھا۔ اسے غصہ تو بہت آیا تھا لیکن وہ جانتی تھی شہریار کچھ بھی کر کے اسے یہ ڈریس پہننے پر مجبور کر، ہی دے گا اس لئے اس نے چپ چاپ ڈبہ بند کر دیا تھا اور ڈریس چلنچ کر کے اس کے اوپر بلیک عبا یہ پہنے اور بلیک سٹالر سے نقاب کیے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔ شہریار کی نظر اس پر پڑی تو وہ نظر ہٹانا بھول گیا تھا کیونکہ اسے وہ اسوقت کسی شہزادی سے کم نہیں لگی تھی۔  
 شہریار خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا فجر نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا تھا۔ والینی لگتا ہے آپ کو مجھے ہی ہر چیز سکھانی پڑے گی آگے بیٹھے والینی۔ شہریار نے اسے آگے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ فجر بحث کا ارادہ ترک

## Posted On Kitab Nagri

کر کے آگے بیٹھ گئی تھی۔ پورا راستہ خاموشی سے گزر اتھا۔ شہریار نے گاڑی ایک عالیشان عمارت کے سامنے روکی تھی۔ میوزک کی تیز آواز باہر تک سنایا دے رہی تھی وہ اتنی تیز تھی کہ کان کے پردے پھٹ جائے لیکن بہروں کو کہاں خبر ہوتی ہے۔ وہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے تھے سارے لوگ انکی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ ایسا پہلی بار تھا کہ شہریار اپنے ساتھ کسی لڑکی کو لايا تھا۔ تم اب اپنا عبا یہ نکال سکتی ہو۔ شہریار نے اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے کہا تھا۔ اور تمہیں یہ کس نے کہا کہ میں عبا یہ نکالوں گی۔ فجر دو ٹوک انداز میں بولی تھی <https://www.kitabnagri.com>۔ یو ہی ٹوپے فور اٹ۔ شہریار نے غصے سے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی اور آگے بڑھ گیا۔ وہ وہاں موجود گلیسٹس سے مل رہا تھا فجر نے نظریں گھما کر دیکھا تھا وہاں موجود ہر لڑکی نے ویسے ہی منی سکرٹ پہنی تھی جیسے شہریار نے اسے پہننے کے لئے دی تھی۔ ویژر زہارڈ اور سافٹ ڈرنک سر و کر رہے تھے اسے وہاں موجود ہر شخص کے ہاتھ میں ثراب کی گلاس پکڑی دیکھی تھی۔ شہریار اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ وہ سب تو جیسے شہریار کے آمد کے منتظر تھے لڑکیاں کھمیوں کی طرح اس پر جھپٹی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ فجر کے قریب آیا تھا جو حیرانی سے یہ ساری بے حیائی دیکھے جا رہی تھی۔ وہ اپنے عبا یہ میں بلکل بھی ڈسکمفرٹ فیل نہیں کر رہی تھی کیونکہ اس نے لوگوں کو خوش کرنے کا کام

## Posted On Kitab Nagri

سالوں پہلے چھوڑ دیا تھا۔ ہائے ڈارلنگ ہواز شی (شوہر کی دنیا کے مصنوعی لوگ) تارانے ناگواری سے فخر کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔ میٹ فخر شی ازمائی پی اے۔ شہریار نے فخر کا تعارف کروایا تھا۔ اور فخر تو پی اے پر حیران رہ گئی تھی اسے دکھ ہوا تھا۔ دکھ اسے اس وجہ سے نہیں ہوا تھا کہ اس نے تارہ کے سامنے اس کا تعارف اس طرح کروایا تھا۔ دکھ تو اسے اس بات کا ہوا تھا کہ وہ شہریار کے لئے محض ایک کھلونہ تھی اگرچہ اسے شہریار سے نفرت تھی لیکن تھا تو وہ اس کا محرم لیکن نہیں اس نے تو فخر سے شادی محض اپنی انکی تسلیم کے لیے کی تھی وہ تو اسے اپنا پابند بنانا چاہتا تھا تو پھر اسے حیرانی کیوں ہو رہی تھی۔ فخر نے خود کو نارمل کرتے ہوئے آنکھیں اٹھائی تھی۔ ہائے مایی نیم از تارہ۔ تارہ نے اپنا تعارف کروایا تھا۔ ہیلو آئی ایم فخر ملک۔ اس نے ملک پر زور دیا تھا۔ شہریار تارہ کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا پچھے فخر نے ویٹر سے سافٹ ڈرنک کی گلاس ملی تھی۔ شہریار اگرچہ اس سے دور کھڑا تھا لیکن وہ اس کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔ فخر کو اپنے چہرے پر کسی کے نظروں کی تیش محسوس ہو تھی اس نے اوپر دیکھا تھا تو ایک پل کے لئے بھوری اور سنہری آنکھیں ملی تھی لیکن یہ بس ایک لمحہ تھا کیونکہ کوئی ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ فخر شہریار کی توجہ ہٹتے دیکھ کر جلدی سے لاونچ میں آئی تھی کیونکہ اسے باہر گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ فنکشن لان میں تھا اس لئے یہاں زیادہ لوگ نہیں تھے۔ وہ ٹیرس کی طرف بڑھی

## Posted On Kitab Nagri

تھی کیونکہ اسے اس وقت مکمل تہائی چاہیے تھی اور وہاں پہنچ کر اس نے بے اختیار شکر کے کلمات ادا کیے تھے کیونکہ ٹیرس بلکل خالی تھا۔ وہ آگے بڑھ کر وہاں پر رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ شہریار نے پورے لان میں اسے دیکھ لیا تھا لیکن وہ اسے کہیں نظر نہ آئی وہ پریشانی سے لاونچ کی طرف بڑھا، ہی تھا کہ کسی کی آواز نے اس کے قدم روک لئے تھے۔ مسٹر شہریار۔ وہ کوئی ڈائریکٹر تھا۔ شہریار انکی طرف مڑا تھا۔ میں نے سنایا ہے آپکی نیو سونگ آرہی ہے۔ دانیال نے خوشدی سے پوچھا تھا۔ دراصل میری نیو موی آرہی ہے اگر آپ چاہیں تو اس میں آپکی نیو سونگ لاسکتا ہو۔ شہریار بہت سکون سے انکی بات سن رہا تھا۔ کیا آپکو واقعی لگتا ہے کہ میری سونگ آپکی موی کی محتاج ہے۔ شہریار نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا... ڈائریکٹر بچھ اور کہتا کہ شہریار نے انکی بات کاٹ لی تھی۔ وی ول ٹاک اباٹ اٹ سم ادر ٹائم۔ شہریار یہ کہتے ہوئے لاونچ میں داخل ہوا تھا۔ فجر اسے یہاں بھی کہیں نہیں دکھی تھی۔ اس نے بے اختیار اپنی پیشانی مسلسلی تھی۔ کہاں چلی گئی یہ لڑکی۔ اس کے قدم اب ٹیرس کی جانب اٹھ رہے تھے۔ فجر آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی تھی کہ اسے اچانک اپنے ہاتھ پر کسی کے لمس کی تپش محسوس ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔ اسکے سامنے نعمان چہرے پر شریر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔ ک.. کون ہو تم؟ فجر ہڑبرڑاتے ہوئے سیدھی ہوئی تھی۔ ارے تم ڈر

## Posted On Kitab Nagri

کیوں رہی ہو ادھر آؤ میرے پاس۔ نعمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔ فخر کو اسوقت وہ نشے میں لگا تھا۔ چٹا خ چھوڑو مجھے۔ فخر اسکی گرفت سے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی۔ اس نے غصے سے فخر کو اپنی جانب کھینچا تھا۔ چھوڑو مجھے جانے دو پلیز۔ میرے ساتھ ایسا مت کرو۔ فخر اب اسکی منت کر رہی تھی۔ ایسے کیسے جانے دو تم تو میری مچھلی ہو۔ نعمان اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ ٹیرس کا دروازہ کھلا تھا۔ شہریار اس منظر کو دیکھ کر غصے سے نعمان کی طرف بڑھا تھا۔ اس نے نعمان کو اس سے دور کیا تھا اور اب وہ دیوانہ وار اسے مار رہا تھا فخر شکستہ ساز میں پر بیٹھ گئی تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

سے اسکے قریب آیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ فخر کیا آپ ٹھیک ہے؟ شہریار نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا تھا۔ فخر نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ دور ہٹو مجھے سے مجھے پتہ ہے یہ سب تم نے کیا ہے تم سب ایک جیسے ہو تم سب۔ فخر اس کا ہاتھ ہٹاتے اس سے دور ہوتے ہوئے بولی تھی۔ فخر یہ میں نے نہیں کیا۔ شہریار اسے صفائی دے رہا تھا اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ اسے صفائی کیوں دے رہا ہے لیکن اسکی صفائی سن کون رہا تھا۔ فخر ٹیرس سے نیچے آئی اور سیدھا باہر نکل گئی تھی شہریار بھی اس کے پیچھے آیا تھا اس نے زبردستی فخر کو گاڑی میں بٹھایا تھا اور اسے اپنے اپارٹمنٹ لے کر آیا تھا۔ فخر

## Posted On Kitab Nagri

تیزی سے گاڑی سے نکلی تھی اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ شہریار بھی اسکے پیچھے روم میں آیا تھا۔ فخر اسکے دیے ہوئے ڈبے کو کھول رہی تھی شہریار جیر نگی سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔ فخر نے وہ سکرت نکال کر اسکے منہ پر مارا تھا۔ تم نے اسی لئے مجھے یہ گھٹیا لباس دیا تھا تاکہ میں وہاں موجود تمام لڑکوں کی رات کی زینت بن جاؤ۔ فخر غصے سے کہہ رہی تھی۔ فخر آپ میری بات تو سنے میں نے نہیں بھیجا تھا اس لڑکے کو۔ شہریار نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا تھا۔ تم اپنی صفائیاں کسی اور کو جا کر دینا مجھے پتا ہے تم مجھے بے عزت کرنا چاہتے ہو تاکہ تمہارے دل کو سکون ملے۔ فخر اس کے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے بولی تھی۔ تم مجھے کیرکیٹر لیس ثابت کرنا چاہتے ہو اس لڑکے نے میرا ہاتھ چھووا تھا اس نے مجھے بازو سے پکڑا تھا وہ میرے ساتھ کیا کچھ کر سکتا تھا۔

<https://www.kitabnagri.com>

اسلام علیکم!

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

اپنے ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

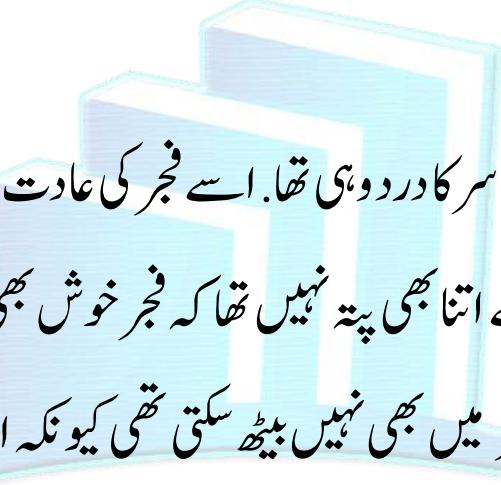
whatsapp \_ 0335 7500595

فجر آخر میں بلک بلک کر رودی تھی اور شہریار نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ بس خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔ چھوڑو مجھے مجھے تمہاری جھوٹی ہمدردی نہیں چاہیے۔ وہ اس کے سینے سے لگے کہہ رہی تھی۔ شہریار نے اسے حصار میں قید کر لیا تھا۔ آبی ایم سوری۔ شہریار نے سرگوشی کی تھی۔ نہیں تم نہیں آئیے تھے تم نے مجھے چھوڑ دیا تھا.... شہریار نے اسے خود سے الگ کیا تھا اور وہ اسکے بانہوں میں جھول کر رہ گئی تھی فجر۔ فجر شہریار پریشانی سے اسے آوازیں دے رہا تھا لیکن وہ تو ہوش و حواس سے بیگانی اس کے حصار میں پڑی رہی۔

## Posted On Kitab Nagri

انکو سڑپس نہ دے اور جتنا ہو سکے انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ ڈاکٹر نے فجر کا معاہدہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ شہریار نے نیچے آکر ملازمہ کو فجر کا خیال رکھنے کی ہدایات دی اور خود باہر نکل گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا اگر وہ اسکے سامنے جائے گا تو فجر کو پھر سے سارا واقعہ یاد آجائے گا۔ اس نے اسکا فون کمرے میں ہی رکھ دیا تھا۔

.....م




اخلاص کا بخار آج تھوڑا کم تھا لیکن سر کا درد وہی تھا۔ اسے فجر کی عادت تھی اور اس کے بغیر اسے ساری دنیا ہی ادھوری لگ رہی تھی۔ اسے اتنا بھی پتہ نہیں تھا کہ فجر خوش بھی ہے یا نہیں۔ یونیورسٹی میں بھی اس کا دل نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ گھر میں بھی نہیں بیٹھ سکتی تھی کیونکہ اسے وہاں زیادہ شدت سے وہ یاد آتی۔ تھرڈ پیرڈ میں اسکے بیگ سے واہبریشن کی آواز آئی تھی اس نے چھپے سے بیگ کے اندر دیکھا تھا وہاں آپی لانگ کے الفاظ جگما گار ہے تھے۔ اخلاص کی آنکھیں چمکی تھی اور یہ تبدیلی شاہویز نے بھی دیکھی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کا موڑ خراب ہو گیا تھا کیونکہ کلاس میں ٹھپر تھی۔ کیا تم کلاس سے باہر جانے میں میری مدد کر سکتے ہو۔ اخلاص نے منت بھری نظروں سے شاہویز کو دیکھا تھا اور بھلا شاہویز اسکو منع کر سکتا تھا۔ ایسکیو زمی میم اخلاص کی طبیعت خراب ہے کیا میں اسے میڈ یکل سنٹر میں

## Posted On Kitab Nagri

لے جاؤں۔ شاہویز اٹھ گیا تھا۔ واط ہمینڈ اخلاص؟ اخلاص برائٹ سٹوڈنٹ تھی اس لئے وہ ساری ٹچر زکی گڈ بکس میں تھی۔ اخلاص نے ایک آس بھری نظر سے شاہویز کو دیکھا تھا کہ کیا کہو۔ میم انکو بخار ہے۔ شاہویز نے اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا تھا۔ یہ یومے۔ اخلاص اور شاہویز دونوں کلاس سے نکل گئے تھے۔ اخلاص نے فجر کو کالبیک کی تھی اور شاہویز اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا یہاں سے وہ اسکی باتیں تو صبح سے نہیں سن سکتا تھا البتہ اخلاص کے چہرے کے بدلتے رنگ اسکی آنکھوں سے صاف ظاہر تھے۔ السلام علیکم آپی آپ ٹھیک ہے۔ اخلاص نے کال کنیکٹ ہوتے ہی نرمی سے سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام گڑیا میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسی ہو امی کیسی ہے؟ فجر نے نارمل انداز میں کہا تھا۔ میں بھی ٹھیک ہو آپی... آپ کہا ہے آپی آپ خوش تو ہے نہ۔ اخلاص کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔ شاہویز بہت شوق سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا اسے تجسس ہوا تھا کہ آخر یہ کون ہے جس نے ایک فون سے ہی اسکے آنکھوں کی چمک لوٹا دی تھی۔ میں گھر میں ہوں گڑیا اور خوشی کا پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہ گئی۔ فجر کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔ آپی اللہ آپ کو خوشیاں دے گا آپ نا امید نہ ہو۔ اخلاص نے اسے ہمت دی تھی۔ میں نا امید نہیں ہو گڑیا میں اس سے کبھی نا امید نہیں ہو سکتی۔ فجر نے نرمی سے کہا تھا اسے بمشکل اپنے آنسورو کے تھے کیونکہ وہ اخلاص کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ آپی آپ کی

## Posted On Kitab Nagri

شادی کس سے ہوئی ہے۔ اخلاص نے ایک غیر متوقع سوال کیا تھا۔ میری شادی..... فجر کی آنکھوں میں ڈھیر سارا کرب اتراتھا شادی کا کہہ کر کیونکہ یہی توبات تھی اس کی شادی ہی تو نہیں ہوئی تھی۔ میری شادی اس ہلک سے ہوئی ہے۔ فجر اسکا نام نہیں لینا چاہتی تھی سو یہی بول دیا۔ کیا! آپکی شادی شہر یار بھائی سے ہوئی ہے۔ اخلاص نے شاک کے عالم میں یہ جملہ تھوڑا اونچا بولا تھا۔ ہاں گڑیا اسی سے ہوئی ہے۔ چلواب میں رکھتی ہوں اللہ حافظ۔ فجر میں اب ہمت نہیں تھی مزید اپنے آنسو برداشت کرنے کی سوانسے بغیر اسکی سنے کال ڈسکنیکٹ کر لی تھی۔ اخلاص نے بھی فون نیچے کر لیا تھا۔ شاہویز اس کے پاس آیا تھا۔ کیا تم سے ایک بات پوچھو۔ شاہویز نے نرمی سے کہا تھا۔ ہاں پوچھو۔ اخلاص جان گئی تھی کہ وہ کیا پوچھنا چاہتا تھا۔ یہ کون تھا؟ شاہویز نے تجسس سے پوچھا تھا۔ یہ میری ایک عزیز تھی۔ اخلاص نے بہت محبت سے اسکا ذکر کیا تھا اور شاہویز بغیر کچھ کہیں اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔



www.kitabnagri.com

..... م

حسان اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔ اشرف اس نے میری بہن کو اٹھوا�ا ہے تم بھی اسکی کوئی کمزوری ڈھونڈو۔ حسان ہر بار کی طرح اس بار بھی غصے میں تھا۔ سروہ آجکل اپنی پی اے کے ساتھ زیادہ رہتا ہے دیکھا گیا ہے کہ کل وہ اسے پارٹی میں بھی اپنے ساتھ لا یا تھا۔ اشرف نے اسے انفارم کیا تھا۔ نظر رکھو

## Posted On Kitab Nagri

اسکی پی اے پروہ جہاں جاتی ہے کیا کرتی ہے سب کچھ اور اگر اس کا ذرا سا بھی اسکے ساتھ تعلق نکلے تو انھوں والے حسان نے اسے حکم صادر کیا تھا اور وہ یہ سر کہتا ہوا باہر چلا گیا تھا۔ تم نے اسے پر سنل بنایا تھا نہ میں اب تمہیں بتاؤں گا کہ پر سنل گیم کس طرح کھیلا جاتا ہے۔ حسان نے غصے سے ہاتھ میں پکڑے سکریٹ کولبوں میں دبایا تھا اور ایک گہرا کش اندر راتا رہا۔

فخر آج صبح سے ہی جا بڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ جہاں بھی جاتی وہ اسے یہی کہتے کہ آپکو اپنی پچھلی جا بڈھونی چاہیے تھی۔ اسے سخت غصہ چڑھا تھا۔ آریو گونگ می دز جا ب۔ فخر ایک کمپنی میں بیٹھی تھی اس کا انٹر ویو ہو گیا تھا۔ سوری مس فخر لیکن آپ اس جا ب کے لیے کو الیفا نہیں ہیں ہے اگر ہماری مانے تو مسٹر شہریار کی کمپنی آپکے لئے بیٹھی تھی۔ اور یہاں پر فخر کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ فلحال تو مجھے آپ سے جا ب چاہیے تھی جو آپ نہیں دے سکتے جب نصیحت کی ضرورت ہو گی تو یہی آؤ گی۔ فخر غصے سے کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی اسے بے اختیار اس ڈیل پر پچھتا وہاں تھا لیکن اسے ہمت نہیں ہارنی تھی۔ وہ حسان کی کمپنی میں آئی تھی۔ مس فخر یو آر ہارڈ۔ اشرف اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ مجھے کچھ پوچھنا تھا۔ فخر سنجدگی سے کہہ رہی تھی۔ جی پوچھیں۔ اشرف خوشی سے کہہ رہا تھا۔ اگر مجھے ریزاں کرنا ہو گا تو کیا کرنا ہو گا۔ فخر نے محتاط انداز میں بولا تھا۔ آپکو صرف ایک لڑکھنا

## Posted On Kitab Nagri

ہو گا۔ اشرف نے اسے بتایا تھا اور فجر مسکراتے ہوئے نکل گئی تھی۔ اشرف نے فون نکال کر کان سے لگایا تھا۔ سروہ چڑیا تو خود ہمارے جال میں پھنس گئی ہے۔ اشرف خوشدی سے کہہ رہا تھا۔ نظر رکھو اشرف کہیں اڑنہ جائے۔ دوسری جانب سے سرد آواز میں بات کی گئی تھی۔

فجر سیدھا اپنے اپارٹمنٹ آئی تھی شہریار پہلے ہی روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو والینی کب جوان سن کر رہی ہے آپ۔ شہریار اس انداز سے بولا تھا گویا اسے پہلے ہی معلوم تھا کہ کسی نے اسے جاب نہیں دی ہو گی۔ اور تمہیں یہ خوش فہمی کب سے ہو گئی کہ میں تمہارے ساتھ کام کروں گی۔ فجر دوبارہ اپنے ٹون میں واپس آگئی تھی اور شہریار کئی دنوں بعد فجر کا یہ انداز دیکھ رہا تھا۔ یہ لے اسے غور سے پڑھیں مسٹر شہریار میں شرط جیت گئی ہوں اور تم ہار گئے ہو۔ فجر نے وہ کنٹریکٹ اسکے سامنے کیا تھا اور اور شہریار کے ماتھے پر حسان کا نام دیکھ کر بل پڑے تھے۔ تم یہ جاب نہیں کرو گی۔ تم انھی اور اسی وقت ریزان سن کر رہی ہو شہریار غصے سے بولا تھا۔ کیوں نہیں کرو نگی میں کرو نگی یہ جاب اور میں تمہاری کوئی غلام نہیں ہو جو تمہارے سارے ہدایات پر آنکھیں بند کر کے عمل کرو نگی۔ فجر بھی غصے سے بولی تھی اسے اس طرح شہریار کا اس پر حکم چلانا اچھا نہیں لگا تھا۔ شہریار نے اسے بازوؤں سے پکڑا تھا۔ تم میری غلام ہو سمجھی خریدا ہے میں نے تمہیں تمہاری ہر چیز پر شہریار آفندی کی حکومت ہے تم صرف میری ہو سمجھی تم

## Posted On Kitab Nagri

صرف میری ہو۔ شہریار نے غصے میں حقیقت سے پردہ اٹھالیا تھا اور فجر کا ہاتھ وہی ساکت رہ گیا تھا وہ جو پہلے مزاجمت کر رہی تھی اب وہ بھی نہیں کر رہی تھی۔ وہ بلکل ساکت اور جامد ہو گئی تھی جھیل کے پانی کی طرح۔ ٹوٹا دل تو سب نے دیکھا ہو گا لیکن کیا تم نے وہ وقت دیکھا ہے وہ ایک لمحہ وہ ایک بات جس سے دل ٹوٹتا ہے جب قیامت سے پہلے ہی کسی انسان پر قیامت برپا ہوتی ہے۔ جب کوئی اپنوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتا ہے جب کوئی اپنا ہی اپنے فائدے کے لیے تمہیں دھنکار کر چلا جائے۔ شہریار نے اسے چھوڑ دیا تھا لیکن وہ اب بھی کوئی حرکت نہیں کر رہی تھی اسے لگا اس کے جسم سے روح نکل گی ہے لیکن پھر بھی اسکا دل دھڑک رہا تھا۔ وہ رونا چاہتی تھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن جب بولی تو صرف اتنا ہی۔

ضاعت حیات شخص ما ہم یضيع شیٰ

کسی کی جان جاتی ہے کسی کا کچھ نہیں جاتا

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

وہ بار بار کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں یہ جملہ بار بار دہرا رہی تھی۔ شہریار کو اسکی حالت کا اندازہ ہو گیا تھا اس نے آگے بڑھ کر اسے کاؤچ پر بٹھایا تھا اور خود اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا تھا۔ فجر آپ میری طرف دیکھیں فجر جو نیچے دیکھ رہی تھی اس نے اسے ہلایا تھا۔ شہریار آفندی کو آج پہلی بار اپنی

## Posted On Kitab Nagri

حرکت پر شرمندگی ہوئی تھی اور ابھی تو بہت سی چیزیں ایسی ہونی باقی تھی جو شہریار آنندی کی زندگی میں پہلی بار ہو گی۔ فجر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ تم جھوٹ بول رہے ہونہ معیز میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔ فجر کو اپنی آواز کسی کھایی سے آتی سنایی دی تھی اور شہریار کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ لیا تھا اس کے منہ سے معیز کا نام سن کر۔ شہریار نے اسے کچھ جواب نہیں دیا تھا۔ تم بول کیوں نہیں رہے تم اس طرح چپ کیوں بیٹھے ہو بولو۔ فجر نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا۔ یہ سچ ہے فجر آئی ایم سوری۔ شہریار کی آواز بہت دھیمی تھی۔ فجر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھی وہ اس کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ تمہیں مجھ پر ترس نہیں آیا یہ کرتے ہوئے کیا میں تمہارے لئے اتنی بے مول ہو کیا تمہارے دل میں میرے لئے تھوڑا بھی کچھ نہیں تھا جو تم نے یوں میری زندگی بر باد کر دی۔ فجر بے یقینی سے اسکو دیکھتے ہوئے بولی تھی اور شہریار کسی مجرم کی طرح اس کے سامنے بیٹھا رہا۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا اس کے پاس کہنے کیلئے کچھ بھی نہیں تھا اس نے فجر کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور خلاف توقع اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی وہ اس کے ساتھ لگی روئی رہی شہریار نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا اور اسے نیند کی گولیاں دے کر خود اس کمرے سے نکل آیا تھا اس کا دل بو جھل ہو رہا تھا اور اس حالت میں وہ صرف ایک ہی شخص کے پاس جاتا۔

## Posted On Kitab Nagri

شہریار اولیس کے پاس آیا تھا۔ وہ دونوں اس وقت لاونچ میں بیٹھے تھے۔ کیا ہوا شہریار تم اتنا پریشان کیوں ہو۔ اولیس نے اسکے چہرے کو دیکھ کر کہا تھا۔ ارے یار میں نے اسے بتا دیا۔ شہریار نے اولیس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ تو ٹھیک ہے اس میں اتنا پریشان ہونے والی کو نہیں بات ہے تو تو یہی چاہتا تھا۔ اولیس نے اسے کریدتے ہوئے کہا تھا اسے پہلے ہی اسکا فخر کے ساتھ یہ حرکت کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔ کہیں تجھے اس سے محبت تو نہیں ہو گی۔ اولیس نے اسے آئینہ دکھایا تھا۔ وہ اسے سمجھ گیا تھا لیکن شہریار اس بات کو منظور کرنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے اولیس۔ شہریار نے اسے ٹوکا تھا۔ میرا دماغ ٹھیک ہے تو اپنی حالت کا جائزہ لے۔ اولیس نے اسے اکسایا تھا۔ نہیں۔ شہریار آفندی کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ شہریار نے کمزور ساد فاع کیا تھا۔ اچھا تو پھر اور کتنی لڑکیوں سے بدلہ لینے کے لئے تم نے شادی کی ہے۔ اولیس نے سوال کیا تھا۔ اولیس شاید تو بھول رہا ہے اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور میں اس سے ہی محبت کروں گا۔ شہریار خود کو نارمل ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ چل چھوڑ میرے بھائی میں تو یہی کہونگا کہ جتنا جلدی ہو سکے اس بات کو قبول کر لے ورنہ ایسا نہ ہو بہت دیر ہو جائے۔ اولیس نے موضوع بدلتے ہوئے کہا تھا۔ اولیس اسے اچھے سے جانتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ دنیا کے لئے جتنا سگدل اور بے رحم تھا اندر سے وہ اتنا ہی حساس تھا لیکن وہ کسی کے سامنے ظاہر نہ کرتا۔

ملک ہاؤس میں رات کی سیاہی ہر سو پھیل گئی تھی۔ اخلاص کو جب سے شہریار کا پتہ لگا ہے اس کا دل عجیب سی بے چینی کا شکار تھا۔ اس کا دل سعدیہ بیگم سے سخت بد نظر تھا۔ اخلاص بیٹھا فخر سے رابطہ ہوا ہے تمہارا۔ سعدیہ بیگم پریشانی سے بولی تھی۔ امی آپ کس حیثیت سے انکا پوچھ رہی ہے کیا آپ کو اتنا بھی پتہ ہے کہ انکی شادی کس سے ہوئی ہے یا وہ خوش ہے یا نہیں۔ اخلاص غصے سے بولی تھی۔ اخلاص تم کیا بول رہی ہو۔ سعدیہ بیگم حیرانی سے بولی تھی۔ امی جب آپ اپنی بہن کے ساتھ آپی کا سودا کر رہی تھی تو میں نے سن لیا تھا۔ اخلاص کو پتہ بھی نہیں چلا کہ اس نے کیا بول دیا تھا۔ چڑاخ میں نے اپنی بیٹی کا سودا نہیں کیا سمجھی تم نہیں کیا میں نے اس کا سودا۔ سعدیہ بیگم کی آواز کا پنی تھی اور بغیر کچھ کہے نکل گئی تھی۔ اخلاص کو احساس ہوا تھا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا اس کا ارادہ معافی مانگنے کا تھا لیکن پھر سعدیہ کے غصے کا خیال آتے ہی رک گئی تھی۔

خلاص کی آنکھ آج لیٹ کھلی تھی اس لیے وہ بغیر سعدیہ بیگم سے معافی مانگنے یونیورسٹی آگئی تھی لیکن اس کا دل بری طرح بے چین تھا۔ بریک میں بھی وہ باہر نہیں نکلی تھی۔ اخلاص آپکو کینٹین سے کچھ

## Posted On Kitab Nagri

چاہیے؟ شاہویز نے سادگی سے پوچھا تھا وہ جواب دینے ہی لگی تھی کہ اس کافون بجا تھا اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو وہاں آپی کالنگ کے الفاظ جگمگار ہے تھے۔ السلام علیکم آپی۔ اخلاص نے اسے مخاطب کیا تھا۔ و علیکم السلام گڑیا تم جلدی سے پی آئی ایم ایس ہسپتال پہنچو امی کی طبیعت خراب ہے۔ فجر نے اسے اطلاع دی تھی۔ کیا کہہ رہی ہے آپی وہ ٹھیک تو ہے۔ اخلاص کے لہجے میں پریشانی شاہویز نے بھی نوٹ کی تھی۔ کیا ہوا اخلاص۔ شاہویز نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔ مجھے جانا ہے ابھی کیا تم میری لیو لے سکتے ہو۔ اخلاص نے بغیر اسکی بات کا جواب دیئے ہی کہا تھا۔ میں لے لیتا ہوں لیکن آپ جائے گی کیسے۔ شاہویز نے اس سے پوچھا تھا۔ میں کیسے بھی کر کے چلی جاؤں گی۔ اخلاص کو خود بھی نہیں سمجھ آیا کہ وہ جائے گی کیسے۔ نہیں آپ ہرگز اکیلے نہیں جائے گی میں آپ کو ڈر اپ کر دیتا ہوں۔ شاہویز نے اسے آفر دیا تھا جو اخلاص نے جھٹ سے ایکسپٹ کر لیا تھا کیونکہ اسے جلدی سے ہسپتال جانا تھا۔

شاہویز کار میں بیٹھ گیا تھا اخلاص نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ اخلاص آپ سامنے بیٹھ سکتی ہے میں ڈرائیو کرتے ہوئے فلرٹ نہیں کرتا۔ شاہویز نے اسکونار مل کرنے کے لیے کہا تھا۔ اخلاص بیٹھ گی تھی۔ کہاں جانا ہے؟ سوال کیا گیا تھا۔ ہو سپٹل۔ یک لفظی جواب دیا گیا تھا۔ کونسے ہو سپٹل؟ ایک اور سوال کیا گیا تھا لیکن اس دفعہ لہجہ تھوڑا بدلا ہوا تھا۔ پی آئے ایم ایس۔ ایک بار پھر یک لفظی جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

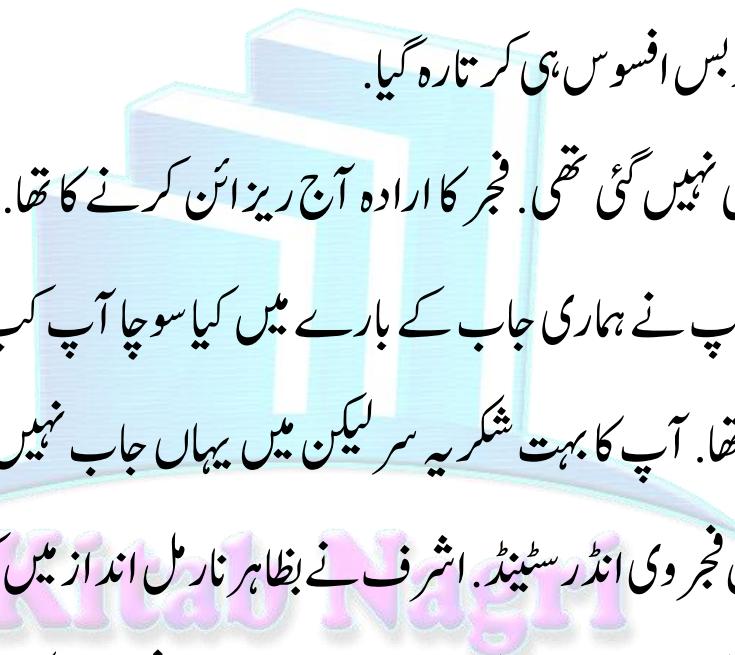
گیا تھا۔ گاڑی میں خاموشی چھائی تھی اخلاص اپنے ہی گلٹ میں ڈوبی بار بار اپنی نم آنکھوں کو صاف کر رہی تھی اور شاہویز فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ شاہویز نے گاڑی ہسپتال کے سامنے روک دی تھی۔ وہ دونوں جلدی سے ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ شاہویز نے انتظامیہ سے روم کا نمبر پوچھ لیا تھا اب وہ لوگ وہی جا رہے تھے۔ وہ دونوں ایک موڑ مڑے تھے اور سامنے ہی اسے فجر نظر آئی تھی۔ اخلاص بھاگتے ہوئے فجر کے سینے سے لگی تھی اور شاہویزان سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔ آپ میں نے کل ان سے بد تمیزی کی تھی اس لئے وہ بیمار ہو گئی مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اخلاص فجر کے ساتھ لگے کہہ رہی تھی۔ نہیں گڑیا یہ تو اللہ کی مرضی تھی ہماری وجہ سے کبھی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ فجر اسے تسلی دے رہی تھی اور شاہویز گڑیا فقط پر مسکرا یا تھا کیونکہ وہ تھی بھی گڑیا کی طرح نازک۔ اخلاص اب تھوڑا سن بھل گئی تھی۔ کچھ نہیں بس تھوڑی سی کمزوری ہو گئی ہے انکو تم فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ گڑیا یہ کون ہے؟ فجر نے شاہویز کی طرف اشارہ کیا تھا۔ یہ آپی میرا فرینڈ ہے اخلاص نے نظریں جھکائے کہا تھا۔ ہائے آپی مایی نیم از شاہویز۔ شاہویز کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہیں تو اس نے بھی فجر کو آپی ہی کہہ دیا تھا۔ اور اسکے آپی کہنے پر اخلاص مسکرا یہ تھی۔ کیا میں آپکو آپی کہہ سکتا ہونہ۔ شاہویز نے

## Posted On Kitab Nagri

پوچھا تھا۔ اس شیور فجر نے خوش دل سے کہا تھا۔ چلے آپی مجھے اجازت دے۔ شاہویز نے نرمی سے کہا تھا۔ جی بلکل یوں۔ فجر نرمی سے مسکرا یہ تھی اور شاہویز اخلاص پر ایک نظر ڈالے وہاں سے نکل گیا تھا۔ سعدیہ بیگم ڈسچارج ہو گئی تھی۔ فجر باہر تھی اور اخلاص انکے ساتھ کمرے میں تھی۔ آیی ایم سوری امی مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہئے تھا۔ اخلاص نے شرمندگی سے کہا تھا۔ کوئی بات نہیں بیٹا۔ سعدیہ بیگم نے شفقت سے کہا تھا۔ اخلاص ابھی کچھ اور کہتی کہ فجر کافون جو مسلسل بجے جا رہا تھا ایک بار پھر سے بخنے لگا تھا۔ اخلاص فجر کافون اٹھائے باہر آئی تھی۔ آپی یہ روح من کون ہے؟ اخلاص نے ایک ابر و اٹھا کر پوچھا تھا۔ پتہ نہیں روح من نام سے تو میں نے کسی کو بھی سیو نہیں کیا۔ فجر نے اخلاص کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے کہا تھا۔ السلام علیکم۔ فجر نے کال اٹینڈ کرتے ہی سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام فجر آپ کہاں ہیں۔ شہریار جس کی حالت صحیح سے خراب ہو رہی تھی اسکی آواز پر سکون کا سانس لیتے ہوئے بولا تھا۔ اور اسکی آواز پر فجر کو پھر سے کل والی بات یاد آگئی تھی وہ اپنے روم میں آگئی تھی۔ میں اپنے گھر میں ہوں۔ مختصر جواب دیا گیا تھا۔ تو کیا آپ رات وہی رکے گی۔ شہریار نے بے چینی سے پوچھا تھا۔ اگر تم نہیں چاہتے تو میں نہیں رکتی۔ فجر نے تنک کر کہا تھا۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ آپ کا گھر ہے آپ کا حق ہے۔ شہریار نے نرمی سے بات کی تھی وہ معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن انادر میان میں آ جاتی۔ نہیں شہریار

## Posted On Kitab Nagri

حقوق تو آزاد لوگوں کے ہوتے ہیں غلاموں کے حقوق نہیں ہوتے اور رہی مطلب کی بات تو وہ ہر شخص اپنی مرضی کا لیتا ہے۔ فجر نے دل جلانے والے انداز میں کہا تھا۔ فجر آبی ایم سوری میں آپکو ہر ط نہیں کرنا چاہتا تھا۔ شہریار نے اپنی اناکو پیروں نے مسلتے ہوئے آخر دل کی پکار پر لبیک کہا تھا۔ اُس اور مسٹر شہریار وہ تو آپنے بہت پہلے ہی بتا دیا تھا کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ فجر نے کال بند کر لی تھی اور دوسری جانب شہریار بس افسوس ہی کرتا رہ گیا۔



اخلاص آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔ فجر کا ارادہ آج ریزاں کرنے کا تھا۔ اس لئے وہ حسان کے آفس آگئی تھی۔ مس فجر آپ نے ہماری جاب کے بارے میں کیا سوچا آپ کب جواں کر رہی ہے۔ اشرف نے خوشدلی سے کہا تھا۔ آپ کا بہت شکر یہ سر لیکن میں یہاں جاب نہیں کر سکتی۔ فجر نے معذرت کی تھی۔ اُس اور مس فجر وی انڈر سٹیننڈ۔ اشرف نے بظاہر نارمل انداز میں کہا تھا۔ سرانہوں نے ریزاں کر دیا ہے آپکو جو بھی کرنا ہے آج ہی کرنا ہو گا۔ اشرف نے فجر کے نکتے ہی حسان کو اطلاع دی تھی۔ اشرف وہ گھر نہیں پہنچنی چاہیے۔ حسان نے حقارت سے کہا تھا۔ نہیں پہنچے گی سر۔ اشرف نے یقین دہانی کروائی تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

## Posted On Kitab Nagri

فخر اپنے اپارٹمنٹ سے تھوڑا دور ہی تھی۔ وہ معمول کی رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اسے اپنے پیچے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ اس نے پیچے مڑ کر دیکھنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے، ہی کسی کی سخت گرفت اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تھی۔ اس نے با مشکل نیم غنوادگی کے عالم میں پیچے مڑ کر دیکھا تھا۔ وہ دو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے پہلوان تھے اس نے اپنی بھاری ہوتی پلکوں کو اٹھانا چاہا تھا لیکن بے سود۔ فخر نے اپنی آنکھیں کھولنی چاہی تھی لیکن اسے اپنی آنکھوں پر بہت سارا بوجھ محسوس ہوا تھا اس نے بمشکل اس بارہ کو ہٹا کر آنکھیں کھولی تھی اور اگلے ہی لمحے اسکی سانس اٹک گئی تھی۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اس کمرے کے بلکل وسط میں بٹھایا گیا تھا۔ اس نے اٹھانا چاہا لیکن کسی نے اسے ہر طرف سے باندھ لیا تھا۔ اس کا سارا جسم درد کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اب مناظر صاف ہو گئے تھے فخر کو ایک اور کرسی بھی وہاں پر دکھی جو بلکل اسکے سامنے تھی لیکن وہ اسوقت خالی تھی۔ اسکے دماغ نے اسے کچھ بہت برا ہونے کی نوید دی تھی۔ میرے مالک میری حفاظت کرنا۔ اس نے دل، ہی دل میں یہ جملہ ادا کیا تھا۔ دفتاً اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ اسے اپنے دائیں جانب کسی وجود کی موجودگی کا احساس ہوا تھا وہ شخص اب اسکے کان کے قریب جھکا تھا فخر کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی تھی۔ اگر کوئی آخری خواہش ہے تو بتا دو۔ حسان نے سرد آواز میں سرگوشی کی تھی۔ ک.. کون ہوتا؟

## Posted On Kitab Nagri

فجر بمشکل بول پایی تھی اسکی حالت خراب ہو رہی تھی۔ وہ ہاتھ پیر ہلانا چاہتی تھی لیکن اس کا جسم شل تھا۔ حسان اب اسکے سامنے بیٹھا تھا۔ دیکھو لڑکی مجھے تم سے کوئی غرض نہیں ہے میں تو شہریار کو ٹوٹا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ حسان نے سیدھی سی بات کی تھی اور فجر کو اب پتہ لگا کہ شہریار نے کسی کو اس رشتے کے بارے میں کیوں نہیں بتایا تھا۔ تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ فجر نے ناسمجھی سے کہا تھا۔ تم.. تم کچھ بھی نہیں کرو گی کرو زگا تو میں۔ حسان کا قہقہہ گونجا تھا۔ میں تمہیں ایسی موت دونگا کہ شہریار کبھی چاہ کر بھی اسکو بھول نہیں پائے گا۔ حسان کی مسکراہٹ مزید گھری ہوئی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

اگر تم نے مجھے کچھ بھی کہا تو شہریار تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ فخر کو خود بھی معلوم نہیں تھا کہ اس نے یہ جملہ کیوں کہا ہے۔ ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں کہ تمہارا شہریار کیا کر سکتا ہے۔ حسان نے فون نکالا تھا اور کچھ نمبر ڈائل کرنے کے بعد فون کو سپیکر پر لگایا تھا۔ ہیلو شہریار میرے پاس تمہارے لیے ایک نیوز ہے۔ کال کنیکٹ ہوتے ہی حسان نے فخر کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ کیسی نیوز۔ شہریار کی ناگوار آواز ابھری تھی۔ تمہاری پی اے اوہ تمہارا اسکے ساتھ ایک اور بھی رشتہ ہے ہاں یاد آیا تمہاری بیوی اسوقت میرے قبضے میں ہے اگر بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ حسان نے بیوی پر زور دیا تھا اور شہریار کے قدموں تلے زمین کھسک گئی تھی۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔ شہریار غصے سے دھاڑا تھا۔

یہ بکواس نہیں میری جان سچ ہے کیا تم اسکی آواز سننا چاہو گے۔ حسان کا لمحہ اس قدر ٹھنڈا تھا کہ شہریار کو اپنا خون جامد ہوتا محسوس ہوا تھا۔ اے لڑکی اپنے یار کو کچھ بولتا کہ اسے یقین آجائے۔ حسان اس بار

## Posted On Kitab Nagri

فخر سے مخاطب تھا اور وہ فخر ہی کیا جو اتنی آسانی سے مان جائیں۔ نہیں بولوں گی۔ فخر اس قدر دھمی آواز میں بولی تھی کہ حسان بمشکل سن پایا۔ اور حسان کا پارا اسکی اس قدر ہٹ دھرمی پر ہائی ہوا تھا۔ چٹا خ! بتا اب بولے گی۔ حسان نے غصے سے کہا تھا اور فخر کے لبوں سے بے اختیار کراہ نکلی تھی جو دوسری جانب شہریار کی روح فنا کرنے کے لیے کافی تھی۔ اگر تم نے میری بیوی کو تکلیف دینے کی کوشش کی تو خدا کی قسم میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ تم خود موت مانگو گے لیکن وہ تمہیں نہیں ملے گی آئی ول میک یور لائف اے لوگ ہل۔ شہریار نے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا تھا اور اسکی اس قدر وحشیانہ آواز پر فخر کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔ حسان نے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی تھی۔ فخر کی آنکھوں میں اس وقت بھی امید کی چمک تھی وہ نامید نہیں تھی کیونکہ اللہ سے نامیدی گناہ

# Kitab Nagri

کبیر ہے

شہریار کا رہا سکون بھی ختم ہو گیا تھا۔ وہ ساکت سا وہاں کھڑا تھا اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی لیکن نہیں ابھی کچھ سمجھنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھا تھا اور قریبادس منٹ بعد اسکی گاڑی اویس کے گھر کے سامنے کھڑی تھی۔ اویس حسان کے فون کو ٹریس کرو اور پتہ لگاؤ وہ کہا ہے شہریار نے عجلت میں کہا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہی حسان ناکام رہ گیا تھا کیونکہ اس کا فون ٹریس

## Posted On Kitab Nagri

نہیں ہو سکتا تھا۔ تجھے کیوں چاہیے اس کی لوکیشن۔ اویس نے اس سے پوچھا تھا۔ ہی کڈنیپڈھر۔ شہریار نے صرف اتنا کہا تھا اور وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا۔ لیکن تو اس کے لیے اتنا پریشان کیوں ہو رہا ہے تجھے تو اس سے محبت نہیں ہے۔ اویس نے جلتی پر نمک چھڑ کا تھا۔ میں پریشان کیوں ہو؟ کیا مجھے واقعی اس سے محبت ہو گی ہے۔ ہاں مجھے اس سے محبت ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو یہ اتنی پریشانی کیوں ہے مجھے۔ وہ تو... شہریار کے اندر سے آوازیں آئی تھی۔ بول بول کیوں ہے تو اتنا پریشان۔ اس سب میں اویس کی آواز بھی شامل تھی۔ شہریار کو ہر طرف سے یہی آوازیں آرہی تھی بول کیوں ہے تو فخر کے لیے پریشان... تجھے اس سے محبت ہو گی ہے نہ..... تو مان کیوں نہیں لیتا کہ تجھے اس سے محبت ہے.... فخر سے ہی محبت ہے تجھے.... محبت... فخر سے.. شہریار نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھی لیکن وہ آوازیں اب بھی بند نہیں ہوئی۔ ہاں ہے مجھے اس سے محبت اتنی کہ نہیں رہ سکتا میں اس کے بغیر۔ شہریار نے تیز آواز میں اعتراض کیا تھا اور اسکے اعتراض کے ساتھ ہی وہ آوازیں بند ہو گئی تھی اویس ہلکا سما مسکرا یا تھا۔ اب میرے بھائی بیٹھ اور سکون سے سوچ کہ تجھے کیا کرنا ہے۔ اویس نے اسے بھایا تھا۔

فخر اس ڈارک روم میں اکیلی تھی حسان چلا گیا تھا۔ اسے اس کمرے میں کہیں سے گیس ریلیز ہونے کی آواز آئی تھی۔ لیکن اسے اسکی بو محسوس نہیں ہوئی تھی۔ وہ کمرہ اس قدر بند تھا کہ وہاں نہ کوئی کھڑکی

## Posted On Kitab Nagri

تھی اور نہ ہی کوئی سراح جس سے سورج کی روشنی اندر آیے۔ فجر کو کھول دیا گیا تھا وہ دیوانہ وار اس دروازے کو پیٹ رہی تھی۔ کھولو اسے اللہ کا واسطہ ہے کھولو اسکو میں مر جاؤ نگی۔ فجر اس دروازے کو پیٹنے ہوئے بولی تھی۔ وہ لو ہے کا بنا ہوا مضبوط دروازہ تھا اور اب فجر کے ہاتھ بھی درد کرنے لگے تھے۔ اسکے پاس اسکا فون تھا لیکن وہ اس سے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اسے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے فون پر ایک بار پھر شہریار کا نمبر ملایا تھا لیکن سکنندز نہ ہونے کی وجہ سے کال گی، ہی نہیں۔ وہ گیس اب زیادہ ہو گیا تھا اس کا جسم شل ہو گیا تھا وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

شہریار نے فجر کے فون میں جی پی ایس ٹریسیر لگایا تھا اس نے اسی کو ٹریس کر کے ایک عمارت کے سامنے اپنی گاڑی روکی تھی اور اسکے ساتھ ہی پیچھے گارڈز کی تین گاڑیاں رکی تھی۔ شہریار جلدی سے گاڑی سے نکلا تھا۔ اس نے ایک نظر اس عمارت کو دیکھا تھا جو انتہائی خستہ حال تھی اتنی کہ وہ عمارت بمشکل کھڑی تھی جگہ جگہ سے ٹوٹی پھوٹی اس عمارت کو خود بھی نہیں پہنچا تھا کہ آج اتنے سالوں بعد اس میں اتنا ہنگامہ کیوں ہے۔ شہریار جلدی سے اندر بھاگا تھا۔ ہر طرف فائر نگ شروع ہو گئی تھی۔ شہریار ان سب سے بے پرواہ کبھی ایک دروازہ کھولتا کبھی دوسرا لیکن اسے وہ کہیں نظر نہیں آئی تھی۔ (فجر کا

## Posted On Kitab Nagri

دماغ ماؤف ہو گیا تھا وہ اب کھڑی نہیں تھی بلکہ بیٹھ گئی تھی یہ گیس اسکے جسم میں آکسیجن کی جگہ لے رہا تھا۔ یہ ایک ساؤنڈ پروف روم تھا اس لئے اسے باہر سے کسی بھی چیز کی آواز نہیں آئی تھی۔ وہ بمشکل اپنی آنکھوں کو کھولے ہوئے تھی اسے لگا اگر وہ آج آنکھیں بند کرے گی تو کبھی کھول نہیں سکے گی۔) شہریار نے موبائل میں فجر کی لوکیشن دیکھی تھی اور اسکو فولو کر کے وہ ایک دیوار کے سامنے رکا تھا اور یہاں پر وہ سنسر رک جاتا۔ ڈیم اٹ وٹ از دس۔ شہریار غصے اور پریشانی سے اس دیوار کو دیکھ رہا تھا۔ سر آئی تھنک اٹس اے سیکرٹ ڈور۔ پچھے سے ایک گارڈ نے آواز دی تھی۔ اوپن اٹ کو کلی۔ شہریار غصے سے دیوار پر ہاتھ مارتا ہوا کہہ رہا تھا ہر طرف بس بے بسی ہی بے بسی تھی۔ اس کا دل ہرگز رتے لمج کے ساتھ ڈوب رہا تھا کیا ہو گا اگر وہ وقت پر نہیں پہنچ سکا اور اس سے آگے شہریار کو اپنی پوری دنیا ویران ہوتی محسوس ہوتی تھی۔ اسے آج پتہ چلا کہ ممن چاہے چیز کی آزمائش کیسی ہوتی ہے اس نے کبھی ایسے امتحانات دیکھے ہی نہیں تھے۔ سر ہیر اٹ از بگارڈ کی آوازنے گویا اسکے بے جان جسم میں روح پھونگی تھی۔ وہ ایک دیوار نہیں تھا بلکہ ایک سیکرٹ ڈور تھا اور اس پر ایک گھڑی کی طرح کالاک تھا۔ گارڈ اب اس لاک کو کھولنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کوکلی کوکلی ڈو اٹ کوکلی۔ شہریار کی حالت دیوانوں کی طرح ہو رہی تھی۔ فجر نیم غنودگی کے عالم میں تھی کہ اسے دروازہ کھلتا ہوا دکھائی دیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

کوئی بہت تیزی سے اس کے پاس آیا تھا وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایی تھی۔ اسکی آنکھیں بند ہو گئی تھیں اسے کچھ دیر پہلے جس شخص کی آواز آرہی تھی اب وہ بھی آنا بند ہو گئی تھی۔ وہ اس جہاں سے دور خوابوں کی دنیا میں گئی تھی جہاں نہ کوئی غم ہے اور نہ ہی کوئی افسوس۔

دودن بعد

فجر نے بمشکل آنکھیں کھولی تھیں اسے جدید طرز پر بنایا گیا ایک انہتائی پر کشش حپت دکھاتھا لیکن وہ اسے اچھے سے دیکھ نہیں پایی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تھا وہ اس کمرے کو پہچانتی تھی وہ اسی کا کرہ تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود اسے لگا ب کبھی وہ اٹھ نہیں پائے گی۔ اسے اپنے دائیں جانب چمیلی کے پھولوں کی خوبصورتی ہوئی تھی۔ فجر آپ ٹھیک ہے؟ کسی نے اسے آواز دی تھی لیکن وہ اسے پہچان نہیں پایی تھی اسے ہر چیز دھند میں لپٹی ہوئی دکھی تھی۔ فجر.. فجر.. آپ ٹھیک ہے۔ اسے ایک بار پھر سے آواز آئی تھی لیکن اس دفعہ وہ آواز بہت واضح تھی وہ اس شخص کو پہچان گئی تھی۔ اب کے اسکی آنکھیں کھلی تھیں اسے ہر چیز بلکل صاف نظر آرہی تھی۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنا چاہا لیکن بے سود۔ پچھلے دودن سے اس بیڈ پر پڑے رہنے کی وجہ سے اس کا جسم درد کر رہا تھا۔ میں مدد کر دیتا ہوں۔ شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ تم... تم نے اسکے ساتھ کیا کیا؟ فجر نے سر گوشی کی تھی۔ کیا

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں بھوک لگی ہے تمہاری طبیعت اب کسی ہے۔ شہریار نے محتاط طریقے سے بات ٹالی تھی لیکن سامنے بھی فجر تھی۔ کیا تم نے اسے مار دیا۔ فجر نے ایک بار پھر وہی بات کی تھی۔ شہریار اسکے قریب جھکا تھا۔ شہریار غلط کام نہیں کرتا۔ شہریار نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ تو کیا اسے چھوڑ دیا۔ فجر اسی طرح کہہ رہی تھی۔ نہیں کیونکہ شہریار صحیح کام بھی نہیں کرتا۔ شہریار نے اسکے ماٹھے پر لب رکھے تھے۔ فجر نے خلاف معمول کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔ تو پھر کیا کیا تم نے؟ فجر پچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھی۔ والینی آپ آرام کیوں نہیں کر لیتی۔ شہریار کو جیسے اسکے ہوش میں آنے پر افسوس ہوا تھا۔ اچھا ٹھیک ہے اب نہیں پوچھو نگی کچھ بھی۔ فجر نے کروٹ بدل لی تھی اور شہریار حیران تھا کہ وہ اتنی سی بات پر ناراض ہو گئی اسے رہ رہ کر حسان سے جیلسی ہو رہی تھی کہ اسکی والف نے ہوش میں آکر حسان کا پوچھا۔ بے چارے شوہر کا تو کسی کو خیال ہی نہیں۔ ویسے ناراض تو مجھے ہونا چاہیے کہ میری والینی کو مجھ سے زیادہ اپنے کڈنپر کی فکر ہے۔ شہریار نے اپنے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ فجر نے رخ اسکی جانب موڑا تھا۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں وہاں پر ہوں۔ ایک اور سوال کیا گیا اور اس سوال نے شہریار کی چلتی بولتی بند کر لی تھی۔ والینی مجھے لگتا ہے آپکو آرام کی ضرورت ہے اور وہ بھی اکیلے میں اس لیے مجھے نکنا چاہیے۔

## Posted On Kitab Nagri

شہریار جلدی سے روم سے نکل گیا تھا اور فجر تو اس کا یہ نیوور جن دیکھ کر حیران تھی لیکن اسے پسند آیا تھا وہ اس طرح پیارا اور معصوم۔

.....م

اخلاص کی یونیورسٹی میں آج فن فیر تھا۔ ہر طرف سڑالز لگی تھی۔ شاہویز نے بلیک پینٹ کے ساتھ نیوی بلیو کلر شرٹ پہنی ہوئی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے ایک ہاتھ میں بلیک ہی واقع پہنی تھی۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے وہ کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنانے کے لیے کافی تھا۔ سٹوڈنٹس مرٹر کر اس وجہ پر شخص کو دیکھ رہے تھے لیکن نیلی آنکھیں تو کسی اور کی منتظر تھی۔ وہ اسے آج کہیں نظر نہیں آئی تھی اس کا دل ڈوبنے لگا تھا لیکن کسی نے اسکے دل کو سہارا دیا تھا ہاں یہ وہی تھی سیاہ آنکھوں والی گڑیا۔ اس نے آج مہرون عبایے پر گولڈن کلر کا سٹالر پہننا تھا جس میں اسکی سیاہ آنکھیں متوجہ ہیں۔ اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ اسے لگا اس کا دل اسکے سینے کو چیرتا ہوا نکلے گا۔ آج وہ طرح چمک رہی تھی۔ آج وہ بہت مختلف لگ رہی تھی کیونکہ وہ اکشن ڈیسٹ کلر ز پہنتی۔

شاہویز کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ اسے لگا اس کا دل اسکے سینے کو چیرتا ہوا نکلے گا۔ آج وہ اسے کچھ زیادہ ہی اچھی لگی تھی۔ کنٹرول شاہویز کنٹرول۔ شاہویز نے اپنے دل کو سمجھایا تھا۔ اخلاص کی متلاشی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ ہائے اخلاص۔ شاہویز نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔ وہ جلدی

## Posted On Kitab Nagri

سے مڑی تھی۔ میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی۔ اخلاص نے عام سے انداز میں کہا تھا اور اسکی بات پر شاہویز کے دل کا حال کوئی پوچھتا لیکن پھر خود کو نارمل کر دیا۔ اچھا کیوں ڈھونڈ رہی تھی؟ اس نے انجان بنتے ہوئے پوچھا تھا۔ ویسے ہی ڈھونڈ رہی تھی.. کیوں کیا نہیں ڈھونڈ سکتی۔ اخلاص نے جتنا وائے انداز میں کہا تھا۔ نہیں میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا... تمہیں ہمیشہ مجھ سے کچھ کام ہی ہوتا ہے اس لیے پوچھا۔ شاہویز نے بات سنبھال لی تھی۔ اخلاص اسکے اس طرح سے شکایت کرنے پر کھکھلا کر ہنسی تھی اور شاہویز تو اسکی ہنسی میں ہی کھو گیا تھا۔

خلاص آپکو پروفیسر عبد الوحید فور تھا ایئر میں بلار ہے ہیں۔ کسی نے آکر اخلاص کو انفارم کیا تھا۔ شاہویز اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا کسی سے کچھ بات کر رہا تھا۔ اخلاص نا سمجھی سے آگے بڑھ گئی تھی اسے سمجھ نہیں آئی کہ پروفیسر اسے کیوں بلار ہے ہیں۔ وہ ایک حال نما کمرہ تھا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی سامنے اسے چیئر پر کوئی بیٹھا نظر آیا تھا لیکن اسکی اخلاص کی طرف پشت تھی۔ سر آپ نے مجھے بلا یا ہے۔ اخلاص ڈرتے ہوئے تھوڑا اور آگے گئی تھی اسوقت وہاں کوئی نہیں تھا۔ جی میں نے ہی بلا یا آپکو۔ اخلاص کو یہ آواز الگ لگی تھی لیکن اس آواز میں رعب ویسا ہی تھا۔ ک.. کون ہو تم۔ اخلاص ڈرتے ہوئے بولی تھی وہ واپس جانے کے لئے مڑی تھی کہ کسی نے کلاس کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ اخلاص پر

## Posted On Kitab Nagri

ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔ اور پوری یونیورسٹی میں یہ وہ واحد روم تھا جسکے سی سی ٹوی خراب تھے۔ ڈرو نہیں یہ میں ہو ڈار لنگ۔ وہ اب کرسی سے اٹھ گیا تھا۔ وہ ایک دیو ہیکل مرد تھا، شیوبڑھی ہوئی بالوں میں عجیب و غریب سٹائل کیے ہوئے اور ہاتھوں میں بے شمار انگوٹھیاں پہنے ہوئے وہ اسکی طرف مڑا تھا۔ اور اسے دیکھ کر اخلاص کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے ہی اٹک گئی تھی۔ اخلاص نے بے ساختہ آسمان کی طرف دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو اللہ عزت بچا لے۔

شاہ ہویز پورے لان میں دیوانوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا۔ اسے وہ کہیں بھی نہیں ملی۔ دیکھو مجھے جانے دو تم کیا چاہتے ہو مجھ سے۔ اخلاص بے بسی سے بولی تھی۔ بحراں کا قہقہہ پورے حال میں گونجا تھا۔ میں تمہیں چاہتا ہوں۔ میں آج رشتہ بھیجوں گا تمہارے گھر اگر انکار کرنے کی کوشش کی تو تمہارا وہ حال کرو نگاہ کے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی۔ بہرام نے سادہ الفاظ میں اس سے اسکی آزادی مانگی تھی۔ تم سمجھدار لڑکی ہو امید ہے میری بات سمجھ گئی ہو گی۔ وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔ دروازہ کھل گیا تھا لیکن وہ تو وہی جامد کھڑی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکی زندگی کا فیصلہ کسی نے اتنی آسانی سے کر دیا تھا۔ اسے زندگی میں پہلی بار کو ایڈو کیشن سے خوف محسوس ہوا تھا۔ وہ شل پیروں سے لان میں آئی تھی۔ شاہ ہویز نے بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا۔ لیکن وہ اسے صبح والی اخلاص نہیں

## Posted On Kitab Nagri

لگی تھی۔ کیا ہوا اخلاص کسی نے کچھ کہا ہے۔ شاہویز نے فکر مندی سے بولا تھا۔ نہیں بس میری تھوڑی طبیعت خراب ہے میں کلاس میں جا رہی تھی۔ اخلاص یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی اور پیچھے شاہویز بس نا صحیح سے اسے دیکھتا رہا۔ <https://www.kitabnagri.com>

.....م

فجر کی حالت تھوڑی بہتر ہو گئی تھی۔ وہ فریش ہو کر نکلی تھی۔ آج اس نے بلیک ڈریس پہننا ہوا تھا۔ وہ ڈریسینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے سیاہ ملائی بال بنارہی تھی۔ اسکے بال انتہائی خوبصورت تھے اور لمبے اتنے کہ کمر تک آتے تھے۔ اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ وہ ہٹ بڑا کر مڑی وہ شہریار تھا۔ شہریار نے پہلی دفعہ اسکے سر پر دوپٹہ نہیں دیکھا تھا اور اب جب دیکھا تو نظر ہٹانا بھول گیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آئی کہ اسکی آنکھیں زیادہ حسین تھیں یا اسکے بال۔ فجر نے دوپٹہ ڈھونڈنے کے لیے نظر دوڑائی تھی وہ اسے بیٹ پر پڑا نظر آیا تھا۔ شہریار سمجھ گیا تھا تبھی اس نے آگے بڑھ کر دوپٹہ اٹھایا تھا۔ واپسی تم تو مجھ سے بھی زیادہ ظالم نکلی۔ شہریار نے دوپٹہ اسکے شانو پر پھیلائے سنجیدگی سے کہا تھا۔ کیوں میں نے کیا کیا ہے۔ فجر معصومیت سے بولی تھی۔ میں نے تمہیں کبھی مارنا نہیں چاہا لیکن تم تو اس طرح میرے سامنے کھڑے ہو کر مجھے مارنے کا پلان بنارہی ہو۔ شہریار نے عام الفاظ میں جواب دیا تھا۔ اور اسکی بات پر فجر کے دل کی

## Posted On Kitab Nagri

رفتار تیز ہو گئی تھی اتنی کہ اسے لگا شہریار بھی سن رہا ہو گا۔ م.. میں بھولی نہیں ہو سکھ۔ فخر نے بات بدلتے ہوئے کہا تھا۔ اچھا تو کب بھولے گی آپ۔ شہریار مسکراہٹ دباتے ہوئے کہہ رہا تھا وہ فخر کی حالت سے اچھا خاصاً محفوظ ہو رہا تھا۔ م.. میں.. مجھے کیا پتہ اگر انسان اپنی مرضی سے کچھ بھولتا تو یہ دنیا آج جنت ہوتی۔ فخر کو اسکا یہ انداز ہضم نہیں ہو رہا تھا۔ آپ فکرناہ کرے میں آپکو جلد ہی بھلا دوں گا وہ سب کچھ۔ شہریار نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ اچھا اور تم کیسے بھلاوے گے۔ فخر مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ آپ دیکھ لیں گی۔ شہریار اس سے تھوڑا دور آ کر کاوج پر بیٹھا تھا۔ شہریار کاوج پر اس طرح بیٹھا تھا کہ فخر کے رائٹ سائیڈ پر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بال بنا چکی تھی۔ وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔ فخر کو اسکی نظروں کی تپش اپنے اوپر محسوس ہوئی تو اس نے شہریار کی جانب دیکھا تھا۔ سنہری اور بھوری آنکھیں ٹکرائی تھیں لیکن اس دفعہ جذبات مختلف تھے۔ اگر میرے بال خراب ہوئے تو تمہاری خیر نہیں۔ فخر نے انگلی اٹھاتے شہریار کو وارن کیا تھا۔ کیوں بھلامیرا کیا قصور ہو گا۔ شہریار نے ناسمجھی سے بولا تھا۔ تم جو ایسے لوکی طرح مجھے گھور رہے ہو اور مجھے امید ہے تم نے ایک دفعہ بھی ماشاء اللہ نہیں کہا ہو گا تو نظر تو لگے گی نہ۔ فخر نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا تھا اور اسکی بات پر شہریار کا قہقہہ چھوٹا تھا۔ نہیں میں آپکو نظر نہیں لگاؤں گا آپ بے فکر رہے والینی۔ شہریار ہنسنے ہوئے کاوج سے اٹھا تھا۔ اور اسے اٹھتے

## Posted On Kitab Nagri

دیکھ فجر کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے بے ترتیب ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے میں مان گئی کہ آپ مجھے نظر نہیں لگائیں گے اب بیٹھ جائیں بیٹھ جائیں۔ فجر بلکل چیخنے والے انداز میں کہہ رہی تھی اور شہریار پہلے تو حیران ہوا تھا لیکن پھر مسکرا دیا۔ ٹھیک ہے واپسی میں بیٹھ جاتا ہوں ورنہ میں تو باہر جا رہا تھا۔ شہریار نے نارمل انداز میں کہا تھا۔ نہیں نہیں تم مت بیٹھو تم جاؤ کوئی ضروری کام ہو گانہ تمہیں۔ فجر کو احساس ہوا تھا کہ اس نے اسے دوبارہ بٹھا کر غلطی کی تھی۔ لیکن ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ میں تمہارے ساتھ رک جاؤں۔ شہریار نے شرارت سے کہا تھا۔ نہیں میں بلکل بھی ایسا نہیں کہہ رہی تھی میں کہہ رہی تھی کہ تم جاؤ۔ فجر اس کے پاس جا کر اسکے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔ واپسی کیا ارادہ ہے آپکا۔ شہریار نے ذو معنی بات کی تھی۔ فلحال تو تمہیں باہر نکالنے کا ارادہ ہے۔ فجر نے معصومیت سے اسکی پشت پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اتنی شہریار کی مجال کہ وہ اسکا ہاتھ ہٹاتا۔ فجر اسے دروازے تک لایی تھی اور اسے ایک دھکادے دیا تھا۔ ارے یہ تو تم نے چینگ کی ہے شوہر کو کوئی اس طرح رخصت کرتا ہے نادان لڑکی۔ شہریار دروازے کے باہر مصنوعی غصے سے کہہ رہا تھا۔ میں تو ایسے ہی کرتی ہوں۔ فجر نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اور شہریار اسکی عقل پر افسوس ہی کرتا رہ گیا کہ لڑکیاں مرتی ہے شہریار آفندی کا ایک اوٹو گراف لینے کے لئے اور ایک یہ میری بیگم انہوں نے مجھے کمرے سے ہی نکال دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

.....م

اخلاص یونیورسٹی سے آتے ہی کمرے میں بند ہو گی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے کس سے مدد مانگے آخر اس نے فجر کو سب بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے موبائل اٹھایا اور فجر کو کال ملانے لگی تھی۔ السلام علیکم آپی۔ اخلاص نے کال کنیکٹ ہوتے ہی سلام کیا تھا اور دوسری جانب سے انہتائی خوشگواری سے سلام کا جواب دیا گیا تھا۔ کیا ہوا گڑیا تمہاری آواز بہت مر جھائی ہے۔ کیا کسی نے کچھ کہا ہے۔ فجر سمجھ گئی تھی اور اخلاص کی آنکھوں سے گرم سیال بہنا شروع ہو گیا تھا۔ آپی مجھے کسی نے دھمکی دی ہے۔ اخلاص نے مختصر بات کی تھی۔ کس نے دھمکی دی ہے گڑیا مجھے پوری بات بتاؤ بلکہ رکو میں آتی ہوں۔ فجر کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے پریشانی سے اٹھ گئی تھی اور آدھے گھنٹے بعد وہ اخلاص کے ساتھ اسکے کمرے میں بیٹھی تھی۔ گڑیا تم بتاؤ گی بھی یاروتی ہی رہو گی۔ فجر جب سے آئی تھی اخلاص رویے ہی جا رہی تھی۔ آپی آج۔۔ اخلاص نے اسے بھرا میں سب کچھ بتادیا تھا پریشان تو فجر بھی ہوی تھی لیکن پھر خود کونار مل کر دیا۔ دیکھو گڑیا اگر ایسے لوگوں سے ڈرتی رہو گی تو یہ تمہیں اور زیادہ نقصان پہنچائیں گے۔ ایسے لوگوں کے سامنے ڈٹ جاؤ اور انکا مقابلہ کرو۔ انکو بتاؤ کہ تم سنڈریلا نہیں ہو بلکہ تم ایسا ہو جو اپنے مسائل خود حل کرتی ہے۔ اگر وہ تمہیں عزت چلے جانے کی دھمکی دیتا ہے تو کیا تم نے

## Posted On Kitab Nagri

قرآن مجید نہیں پڑھا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ عزت اور ذلت اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہ عزت تو اس کے اختیار میں ہے ہی نہیں جو وہ تم سے چھین لے گا یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے اور جسے چاہے دیتا ہے جس سے چاہے لے لیتا ہے۔ فجر نے اسے اسکی مشکل کا حل پیش کیا تھا۔ تھینک یو آپی یو آرمائی گارڈین انجل۔ اخلاص نے مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا اور فجر بھی اسکے گلے لگی تھی۔ سعدیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ بیٹا باہر مہمان آیے ہیں نکلو تم دونوں۔ سعدیہ بیگم تحکما نہ انداز میں کہہ کر نکل گی تھی۔ آپی شاید یہ وہی ہے۔ اخلاص کو پھر سے بہرام کی باتیں یاد آئی تھی۔ فجر اور اخلاص باہر آئی تھی۔ انکو سلام کر کے اب وہ چھوٹی مولیٰ باتیں کر رہے تھے اخلاص کو وہ بہت سویٹ لگی تھی پتہ نہیں انکا بیٹا کس پر گیا تھا۔ اخلاص نے تلخی سے سوچا تھا۔ بہن ہم آپکی بیٹی کارشنا لینے آیے ہیں اپنے بیٹے کے لیے۔ شاہدہ بیگم نے آخر اپنے آنے کی وجہ بیان کی تھی۔ دیکھیں آنٹی میری بہن ابھی پڑھ رہی ہے اور ہم اسکا رشتہ ابھی نہیں کرنا چاہتے۔ سعدیہ بیگم کی جگہ فجر نے جواب دیا تھا اس کا لمحہ ادب کے تقاضوں کو پورا کرتا تھا لیکن وہ دوٹوک تھا۔ اُس اور کے بیٹاوی انڈر سٹینڈ لیکن اگر آپ صرف منگنی کے لیے ہی مان جائے تو ہم آپکے بہت مشکور ہوں گے۔ شاہدہ پڑھی لکھی خاتون تھی اس لیے انہوں نے مودب انداز میں کہا تھا۔ آنٹی یہ تو ہے ہماری پرسنل بات لیکن آپ اتنا ضد کر رہی ہے تو میں آپکو بتا دیتی ہوں کہ

## Posted On Kitab Nagri

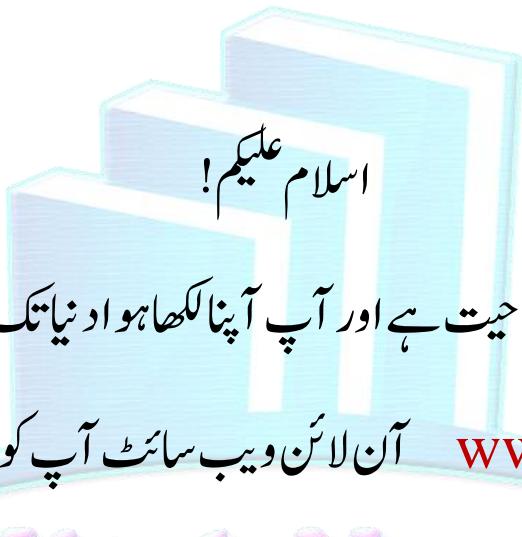
اخلاص کی منگنی میں نے میرے دیور کے ساتھ طے کی ہے۔ فخر نے سادگی کے ساتھ کہہ کر اخلاص اور سعدیہ بیگم کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ شاہدہ کچھ کہے بغیر ہی اٹھ گئی تھی سعدیہ بیگم انکو چھوڑنے کے لئے باہر تک گئی تھی۔ آپ آپ نے جھوٹ کیوں بولا؟ اخلاص نے پوچھا تھا۔ کیونکہ وہ سچ سن کر یہاں سے جانے والی نہیں تھی۔ فخر نے عام سے انداز میں کندھے اچکائے تھے اور اخلاص تو یہ سوچ کر پریشان تھی کہ یہاں پر تو فخر نے بچالیا اب یونیورسٹی میں کون بچائے گا۔

.....م

شہریار حلیمه بیگم اور شاہویز کے ساتھ ہال میں بیٹھا تھا۔ کیا ہوا شہریار تم کیوں ہمیں یہاں لے کر آیے ہو۔ حلیمه بیگم نے اکتا کر کھا تھا اور شاہویز کی حالت بھی ان سے مختلف نہ تھی۔ مما میں آپکو ایک سر پر ائز دینا چاہتا ہوں۔ شہریار نے انتہائی بے نیازی سے کھا تھا۔ لیکن بھائی وہ تو آپ نے بتا دیا تو اب کہاں کا سر پر ائز۔ شاہویز ہستے ہوئے بولا تھا۔ نہیں بھائی کی جان میرا سر پر ائز سپائل نہیں ہو سکتا۔ شہریار نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ شہریار انکے سامنے آکر بیٹھا تھا یوں کہ شاہویز اور حلیمه اس کے دوسری طرف تھی۔ مما میں نے نکاح کر لیا ہے۔ شہریار نے اپنی بھوری آنکھیں انکی آنکھوں میں گاڑے کھا تھا۔ حلیمه بیگم کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری تھی البتہ شاہویز ہنس رہا تھا۔ بھائی آپ مذاق

## Posted On Kitab Nagri

کر رہے ہیں نہ۔ شاہویز نے ہستے ہوئے کہا تھا۔ نہیں بھائی کی جان آئی ایم سیرس۔ شہریار نے بغور انکے چہروں کے اتار چڑھاؤ کو دیکھا تھا۔ بتانے کی ضرورت تھی۔ حلیمه بیگم ناراضگی سے بولی تھی البتہ شاہویز اس وقت شاکٹ بیٹھا ہوا تھا۔ مماضی ضرورت تھی تبھی تو بتایا۔ شہریار نے انہیں بہلانے والے انداز میں کہا تھا وہ جانتا تھا حلیمه بیگم سمجھ جائیں گی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیاتک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پیپٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

شاہویز کی حالت اب سنبھل گئی تھی۔ کونگر بجو لیشنز بھائی آپ تو چھپے رسم نکلے۔ شاہویز نے ہستے ہوئے کہا تھا اور اسکے اس انداز پر حلیمہ بیگم نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا اور حالات کی نزاکت سمجھتے ہوئے وہ بھی چپ ہو گیا البتہ شہریار کی مسکراہٹ ویسی ہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ممما آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ شہریار نے انکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا تھا۔ نہیں میں تو بہت خوش ہو کہ میرا بیٹا شادی کر کے آیا ہے اور مجھے بتانے کی زحمت بھی نہیں کی۔ اگر تم مجھے بتا دیتے تو کیا میں تمہیں منع کرتی۔ حلیمہ بیگم کی آواز بھیگ گئی تھی شہریار نے اٹھ کر انہیں گلے لگایا تھا۔ اچھا ماما غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔

شہریار نے انکو ریلیکس کرتے ہوئے کہا تھا۔ کب ملوار ہے ہو مجھے اپنی بہو سے۔ حلیمہ بیگم آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی البتہ اس باروہ مسکراہی تھی۔ بہت جلد شہریار نے مسکرا کر کہا تھا۔ اگر اجازت ہو تو میں کچھ بولو۔ شاہویز جو کب سے یہ ایمو شنل ڈرامہ دیکھ رہا تھا بول اٹھا۔ ہاں بھائی تو کبھی چپ بھی ہوا ہے۔ شہریار نے اسے چھڑانے والے انداز میں کہا تھا۔ شہریار اب انہیں خود سے کوئی کہانی سنانے لگا تھا کہ کن حالات میں انکی شادی ہوئی تھی

.....م

## Posted On Kitab Nagri

اخلاص نے پوری رات ایک لمبا سا پیچ تیار کیا تھا کہ اگر بہرام کچھ کہیں گا تو یہ بول دوں گی۔ یونیورسٹی بریک میں وہ یونیورسٹی کے اس سانڈ آی تھی جہاں عموماً کوئی نہیں ہوتا کیونکہ اسے تہائی میں رہنا زیادہ پسند تھا اسیلے کیونکہ تہائی میں انسان اپنے آپ پر فوکس کر سکتا ہے۔ وہ پیچ پر بیٹھی تھی کہ سامنے سے اسے بہرام نظر آیا تھا۔ اس کے دل کی رفتار اسے دیکھ کر بڑھنے لگی تھی۔ کیا کہا تھا میں نے تم سے یا تمہیں بات سمجھ نہیں آتی۔ بہرام اس کے سامنے کھڑا غصے سے کہہ رہا تھا۔ اخلاص اٹھ گئی تھی وہ جو اتنا فلسفہ سوچ کر آیی تھی اسکی دہشت کی وجہ سے ہونٹ بھی نہ ہلا پایی۔ بتاؤ کون ہے وہ جس سے تمہاری منگنی ہوئی ہے۔ اس نے اخلاص کو بازوؤں سے پکڑ لیا تھا۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ نہیں بتاؤ نگی میں تمہیں سمجھے تم۔ اخلاص کچھ بتاتی تب جب اسے خود پتہ ہوتا۔ تو پھر اپنا انعام بھی دیکھ لو۔ بہرام نے غصے سے اپنے ہاتھ اس کے نقاب پر رکھتے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کا نقاب کھولتا کسی نے بہت تیزی سے اسے ایک پیچ دیا تھا اور وہ اخلاص سے تھوڑا دور گر گیا تھا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی۔ شاہویز دیوانوں کی طرح اس پر جھپٹا تھا۔ اخلاص حقیقت کی دنیا میں واپس آئی تھی۔ چھوڑو..... چھوڑو۔۔۔ اسے وہ مر جائے گا۔ اخلاص شاہویز کا کندھا پکڑے اسے اس سے الگ کر رہی تھی۔ شاہویز سیدھا ہوا تھا اور اخلاص کو ہاتھ سے پکڑ کر کلاس میں لا یا تھا بریک ہونے کی وجہ سے اسوقت وہاں کوئی نہیں تھا۔ تمہیں

## Posted On Kitab Nagri

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ اس سے دور رہو۔ تمہارے دماغ میں یہ بات گھستی کیوں نہیں۔ شاہویز غصے سے اس پر دھڑا تھا۔ اخلاص کے آنسوؤں کی رفتار مزید تیز ہوئی تھی۔ اخلاص نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور ان آنکھوں کو دیکھ کر شاہویز کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔ م.. مجھے پتہ نہیں تھا وہ وہاں ہو گا۔ اس نے روتے ہوئے کہا تھا وہ اس وقت اسے کوئی معصوم بچی ہی لگی تھی۔ شاہویز نے اسے بٹھایا تھا۔ اچھا آپی ایم سوری میں غصے میں کچھ زیادہ ہی بول گیا۔ شاہویز نے اسے ریلیکس کیا تھا۔ اب بتاؤ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ شاہویز نے اس سے ایسے پوچھا تھا جیسے وہ کوئی بچی ہو..... لیکن آپی نے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ میری منگنی ان کے دیور سے ہو گی ہے۔ اخلاص نے اسے سارا قصہ سنایا تھا اور منگنی والی بات پر شاہویز کا دماغ بھک سے اڑا تھا وہ جو اس وقت اخلاص کو تسلی دے رہا تھا خود کسی کی تسلی کا محتاج ہو گیا تھا۔ اخلاص نے اسکی حالت نوٹس کی تھی اس نے اسے ہلا�ا تھا۔ کیا ہوا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔ اخلاص نے اس سے پوچھا تھا۔ ہاں میں ٹھیک ہوں۔ شاہویز بمشکل مسکرا یا تھا۔ تلوار کا زخم جسم پر گلتا ہے وہ بھر جاتا ہے لیکن الفاظ کا زخم روح پر گلتا ہے جو انسان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ کون کہتا ہے کہ محبت کے لیے کیسی سال لگتے ہیں میں کہتی ہوں کسی سے محبت کے لیے ایک لمحہ ہی کافی ہاتا ہے کسی کا گرویدہ بننے کے لیے ایک بات ہی کافی ہوتی ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

م.....

شاہویز اپنے روم میں تھا وہ جب سے یونیورسٹی سے آیا تھا اپنے روم میں ہی بند تھا۔ اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھیا اور اسی چیز نے سبکو حیران کیا تھا کہ شاہویز آج چھپ تھا۔ حلیمه بیگم اس کے روم میں آئی تھی۔ شاہویز بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ حلیمه بیگم آگے بڑھ کر اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ کمرے کی حالت انہتائی خراب تھی وہ بوٹل جو شاہویز کو بہت پسند تھا وہ بھی ڈسٹین میں پڑا ہوا تھا۔ کیا ہوا شاہویز۔ حلیمه بیگم نے شاہویز کے سر پر ہاتھ رکھ کر شفقت سے کہا تھا۔ اور شاہویز جو سب کا لادلہ کبھی کسی چیز کے لیے رویا نہیں تھا انکے گلے گلے کر بچوں کی طرح رو دیا۔ وہ بچہ ہی تو تھا اس گھر کے لوگوں کے لئے تو وہ بچہ ہی تھا۔ حلیمه کا دل اسکی یہ حالت دیکھ کر کٹ گیا تھا۔ کیا ہوا شاہویز میرا بچہ کسی نے کچھ کہا ہے۔ حلیمه بیگم نے اسکے بال سہلاتے ہوئے پوچھا تھا۔ ممما اسکی منگنی ہو گئی ہے۔ شاہویز نے روتے ہوئے کہا تھا۔ کس کی منگنی ہو گئی ہے شاہویز۔ حلیمه بیگم نے تشویش سے پوچھا تھا۔ ممما اخلاص کی وہ مجھ سے دور ہو گئی ہے ممما میرا دل بند ہو رہا ہے میں کیا کرو میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شاہویز بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ میرے بچے ہم ان سے بات کر لیں گے۔ حلیمه بیگم نے اس تسلی دی تھی۔ لیکن وہ تو اسے سن ہی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

رہا تھا وہ ایک مرد آج ایک عورت کے لیے رورہا تھا۔ آج اس کا دل ٹوٹا تھا اور جس نے توڑا تھا اسے تو خبر بھی نہیں تھی۔

.....م

فجر ابھی ابھی عشاء کی نماز سے فارغ ہوئی تھی وہ ابھی سونے کی تیاری ہی کر رہی تھی کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ تم اسوقت یہاں کیوں آیے ہو؟ فجر نے پوچھا تھا۔ میں اپنی والینی کو مس کر رہا تھا۔ شہریار نے محبت سے کہا تھا۔ وہ ڈھنائی سے اندر آ کر بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔ فجر بیڈ سے تھوڑا دور کھڑی تھی اور اسے اس طرح بیڈ پر بیٹھتے دیکھ کر اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ ک.. کیا مطلب تم پھر کو گے۔ فجر نے ہٹ بڑاتے ہوئے پوچھا تھا۔ ہاں کیوں میرا اپنا کمرہ ہے میں جب چاہے آ سکتا ہوں۔ شہریار نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔ نہیں یہ میرا بھی کمرہ ہے اور تم یہاں مجھ سے پوچھ کر آوے۔ فجر اب اپنے انداز میں واپس آگئی تھی۔ اور اگر میں پوچھ کر نہیں آیا تو۔ شہریار اب بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔ تو میں تمہیں کمرے سے بے دخل کر دوں گی۔ فجر اس کے سامنے اکٹوں کھڑی تھی۔ اچھا اور کیسے کریں گی آپ مجھے بے دخل۔ شہریار نے تجسس سے پوچھا تھا۔ جیسے کل کیا تھا۔ فجر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور شہریار کو کل والا بدله یاد آیا تھا۔ کل والا حساب بھی لینا باقی ہے میرا والینی۔ شہریار نے فجر کے قریب

## Posted On Kitab Nagri

ہوتے ہوئے کہا تھا۔ نہیں کل کا حساب کل کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ فجر نے اسے بہلاتے ہوئے کہا تھا۔ نہیں تمہاری سزا یہ ہے کہ تم ابھی میرے ساتھ چل رہی ہو۔ شہریار نے اسے اطلاع دی تھی۔ مگر کہاں؟ فجر نے جیرانی سے پوچھا تھا۔

تم جان جاؤ گی جب ہم وہاں پہنچے گے اچھا چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ شہریار دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ فجر فریش ہونے چلی گئی تھی۔ شہریار نے دروازہ کھلنے کی آواز پر سراٹھایا تھا۔ فجر نے لائٹ پر پل کلر کا فراک پہنا ہوا تھا جو گھٹنوں تک آتا تھا پر پل اور وائٹ کنٹر اسٹ تھا۔ بالوں کو جوڑے میں مقید کیے ہوئے تھی جس کی ایک لٹ اسکے چہرے کو چھورہی تھی۔ دوپٹہ اس نے ہلکے سے سر پر لیا ہوا تھا اور اسے دیکھ کر شہریار نظر ہٹانا بھول گیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ اسے کالے رنگ میں زیادہ اچھی لگی تھی یا اس رنگ میں لیکن وہ یہ بات ضرور سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے ہر رنگ میں اچھی لگتی تھی۔ میں تیار ہوں۔ فجر نے اسکے قریب آکر کہا تھا جو یہ میک ٹک اسے دیکھ رہا تھا تو کیا تم میک اپ نہیں کرو گی۔ شہریار نے بغیر نظرے ہٹا یہ کہا تھا۔ مجھے نہیں کرنا آتا میک اپ۔ فجر نے سادگی سے کہا تھا۔ شہریار اسکی بات پر حیران ہوا تھا کہ اسے میک اپ کرنا بھی نہیں آتا۔ چلو میں کرادیتا ہوں۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ نہیں مجھے میک اپ کرنا نہیں پسند۔ فجر نے عذر پیش کیا تھا۔ والینی یہ آپکی سزا ہے تو مطلب

## Posted On Kitab Nagri

آپ وہی کریں گی جو میں کھوں گا۔ شہریار نے بظاہر سنجیدگی سے کھا تھا اور بغیر اسکی دوسری بات سنے اسے کھینچ کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔ اب ہلنا نہیں ورنہ بہت براپیش آونگا۔ شہریار نے اسے وارن کیا تھا اور فخر ناچاہتے ہوئے بھی اسکے سامنے بیٹھ گئی تھی۔ اب وہ اسکا میک اپ کرنے لگا تھا اگر کوئی اسے اس حال میں دیکھتا تو خود کشی کر لیتا۔ اچھا اب آنکھیں بند کرو۔ وہ اسے ہدایات دے رہا تھا جس پر فخر نہ چاہتے ہوئے بھی عمل کر رہی تھی۔ شہریار بغور اس کے چہرے کے ہر نقش کا جائزہ لے رہا تھا اس نے اسے اتنا قریب سے آج ہی تو دیکھا تھا۔ اچھا اب آنکھیں کھولو۔ اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولی تھی سنہری آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔ شہریار کے چلتے ہاتھ رک گئے تھے۔ تم میری نیت خراب کرنے لگی ہوا لینی۔ میں نے بمشکل خود پر قابو کیا ہے اب اگر تم ایسے دیکھو گی تو تمہارے لیے مشکل ہو جائے گی۔ شہریار نے اسے وارن کرنے والے انداز میں کھا تھا۔ فخر نے جلدی سے آنکھیں پھی کر لی تھی۔ ہاں تو تم نے ہی کہا آنکھیں کھولنے کو فخر نے ڈھٹائی سے کھا تھا لیکن اسکے دل کی رفتار شہریار کے اتنا قریب بیٹھنے پر تیز ہوئی تھی۔ شہریار کو لگا وہ شرمائی گی لیکن نہیں ان کی بیگم نے تو پتہ نہیں شرم کھاں پھی تھی۔ شہریار نے سرخ رنگ کی لپسٹک نکالی تھی۔ نہیں مجھے یہ نہیں پسند تم کوئی اور دیکھ لو۔ فخر نے اعتراض کیا تھا۔ میں نے کھا تھا آج میری چلے گی۔ شہریار نے اعتراض رد کر دیا تھا۔ فخر نے چہرہ موڑ

## Posted On Kitab Nagri

لیا تھا۔ نہیں اگر لگانا ہے تو دوسری لگاؤ ورنہ مت لگاؤ۔ فخر نے منه موڑے ہی کہا تھا۔ دیکھو والی میکاپ کون کر رہا ہے میں کر رہا ہوں تو مرضی بھی میری ہی چلے گی۔ شہریار نے اسکو یاد دلا یا تھا۔ دیکھو تم میکاپ کس کا ہو رہا ہے میرا نہ تو مرضی بھی میری ہی چلے گی۔ فخر کا وہی انداز۔ لیکن کیوں مسلہ کیا ہے اس لپ سٹک کے ساتھ اتنی پیاری تو ہے۔ شہریار نے اسے بہلانے والے انداز میں کہا تھا۔ اتنی ہی پیاری ہے تو اپنے لیے لگالو۔ فخر نے مشورہ دیا تھا۔ ویسے آئندیا توبرا نہیں ہے میں لگالو گا اور پھر تمہیں کس کرلوں گا تو تمہاری بھی لگ ہی جائے گی۔ شہریار نے شراری انداز میں کہا تھا۔ خبردار جو تم نے ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی۔ فخر نے منه موڑ کر اسے سنجیدگی سے وارن کیا تھا۔ اگر میں کروں تو تم کیا کرو گی۔ شہریار اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا۔ دیکھو تم چینگ چینگ کر رہے ہو ہماری بات صرف میکاپ کی ہوئی تھی۔ فخر نے اسے یاد دلا یا تھا۔ ہاں تو اب میں ہی اسکی بات بھی کر رہا ہوں۔ شہریار نے نارمل انداز میں کہا تھا۔ اوکے ٹھیک ہے تم میرے لیے یہ والی لپ سٹک لگالو۔ فخر نے بات بدلنے کے لیے ایک اور لپ سٹک اسکے سامنے کی تھی اس کا شیڈ پچ کلر کا تھا۔ اوکے۔ شہریار نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔ وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے۔ ہم جا کہاں رہے ہیں۔ فخر نے شہریار سے ایک بار پھر پوچھا تھا۔ ابھی رات کے بارہ بجے تھے ہر طرف اندر ہیرا تھا۔ گاڑی ایک سنسان جگہ پر کھڑی کی گئی تھی۔ شہریار نے فخر کی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھوں پر پٹی باندھی تھی۔ اسے پانی کی لہروں کا شور سنائی دیا تھا۔ اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ شہریار تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔ فخر نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔ واپسی آپ اتنی بے صبری کیوں ہے۔ شہریار نے اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اسے کہنیوں سے پکڑ کر اس جگہ لا یا تھا۔ شہریار نے اسکی آنکھیں کھول دی تھی۔ فخر کو اپنے سامنے ایک راستہ دکھا تھا جو گلاب کے پتیوں سے بنایا گیا تھا اور اس راستے کے دونوں اطراف میں لاٹھیں لگی تھیں۔ اسے راستے کے اختتام پر بہت سارے مختلف رنگ کے فیدرز دکھے تھے۔ انکو بہت ہی مہارت سے ارتخ کیا گیا تھا یوں کہ وہ مخلل کی زمین لگ رہی تھی۔ فخر نے جیسے ہی اس مخللی زمین پر قدم رکھا تھا آسمان پر فائرورس کس ہونا شروع ہو گئے تھے اور انہیں روشنیوں میں آئی ایم سوری کے الفاظ جگماگا رہے تھے اور اسکے ساتھ ہی بے شمار رنگ برنگے غبارے آسمان میں چھوڑے گئے تھے۔ اس مخللی زمین پر تھوڑا آگے جا کر اسے ایک ٹیبل نظر آیا تھا جس پر ایک بہت بڑا کیک رکھا ہوا تھا۔ اس کیک کا ڈیزائن یوں تھا کہ دو ٹاؤن روز تھے جن کے درمیان میں ایک روڈ تھی فخر اور شہریار اب اس ٹیبل کے پاس آئے تھے اسے کیک کے اس روڈ پر بھی آئی ایم سوری کے الفاظ نظر آئے تھے۔ شہریار خود بھی سب سے منفرد تھا اور اس کا معانی مانگنے کا انداز بھی منفرد تھا۔ شہریار کے کہنے پر اس نے عبایہ نہیں پہنا تھا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہاں کوئی نہیں ہو گا۔ فخر نے ارد گرد نظر

## Posted On Kitab Nagri

دوڑائی تھی وہاں واقعی کوئی نہیں تھا۔ پانی کے شور اور رات کے اندر ہیرے میں پورے چاند کی اس مدھم روشنی نے عجیب سا سحر انگلیز ما حول بنار کھا تھا۔ تو واپسی کیا آپ نے میری سوری ایکسپٹ کر لی۔ شہریار نے خوشگوار موڈ میں کہا تھا۔ فجر کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہیں اسکی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا۔ رونا نہیں میرا میک اپ سارا خراب ہو جائے گا۔ شہریار نے اسے تنبیہ کی تھی وہ حیران ہوا تھا کہ جب میں نے اسے ہرٹ کیا تھا تب نہیں رویی اور اب جب معافی مانگ رہا ہوں تو رورہی ہے عجیب ہے۔ شہریار نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔ اچھا چلو میں نے مانا کہ میں اتنا ہینڈ سم لگ رہا ہوں کہ تم سے برداشت نہیں ہو رہا لیکن اب رونا بند کرو۔ اور اسکی بات پر فجر مسکرا دی تھی۔ تم مجھے ہینڈ سم نہیں لگتے تمہیں پتہ ہے تم مجھے کیسے لگتے ہو۔ فجر اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی تھی۔ کیسا لگتا ہوں۔ شہریار نے شوق سے پوچھا تھا۔ بلکل ہلک کی طرح بلکہ مجھے تو لگتا ہے تم ہو بھی وہی۔ فجر نے مسکرا ہٹ دباتے ہوئے کہا تھا اور اسکی بات پر شہریار اندر تک جل گیا تھا۔ کوئی انتہائی ناشکری اور ان رومنیشک بیوی ہے میری۔ شہریار نے افسوس سے کہا تھا۔ بس اب تو قبول کیا ہے۔ فجر مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اچھا سچ بتاؤ تم ہی ہونہ وہ ہلک۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا تھا اور شہریار نے اسے گھور کر دیکھا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر فجر کا قہقہہ چھوٹا تھا۔ اور اسے ہستے دیکھ شہریار کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔ اپنے محروم کے

## Posted On Kitab Nagri

بارے میں کوئی ایسی بات کرتا ہے۔ شہریار نے کمزور ساخود کو ڈینڈ کیا تھا اسے اب اسکے منہ سے اپنے لیے سب کچھ اچھا لگتا۔

.....م

شاہویز نے یونیورسٹی میں آج خلاف معمول اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ اسے اخلاص سے ناراضگی نہیں تھی لیکن یہ احساس ہی درد دیتا کہ وہ کسی اور کی امانت ہے۔ اخلاص کو بے چینی ہوئی تھی اسے اس طرح لا تعلق دیکھ کر وہ اب اسکی باتوں کی عادی ہو گئی تھی وہ ہمیشہ کلاس میں اس سے کسی نہ کسی بارے میں بات کرتا لیکن آج اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔ تھرڈ کلاس اینڈ ہوئی تو اس نے اسکی جانب چہرہ موڑا تھا جو سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔ کیا ہوا ہے شاہویز تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔ اخلاص نے تشویش سے کہا تھا۔ ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔ شاہویز جبراً مسکرا یا تھا۔ لیکن تم ٹھیک لگ نہیں رہے۔ اخلاص نے وجہ جاننے کی کوشش کی تھی۔ اگر کوئی بہت عزیزم سے دور ہونے جا رہا ہو مطلب کسی اور کا ہونے جا رہا ہو تو کیا کیا جائے۔ شاہویز نے اسے اپنا مسلہ بیان کیا تھا۔ اگر وہ انسان اتنا عزیز ہو کہ اس کے بغیر رہا نہیں جا سکتا تو پھر انسان کو اللہ سے دعا کرنی چاہئے اللہ سے مانگنا چاہیے وہ ہر کسی کو دیتا ہے۔ اخلاص نے سمجھتے ہوئے حل پیش کیا تھا۔ اللہ سے مانگنا چاہیے لیکن کیسے۔ شاہویز الجھن سے بولا تھا۔ اگر

## Posted On Kitab Nagri

وہ تمہیں زیادہ عزیز ہے تو نماز پڑھ کر اسے مانگو تہجد میں اٹھ کر مانگو جب جب اس کی یاد آئے اسے مانگا کرو کیونکہ اللہ کو مانگنا زیادہ پسند ہے۔ اخلاص نے اسکا یہ مسئلہ بھی حل کیا تھا۔ لیکن اگر کوئی بہت گنہگار ہو تو وہ کیا کریں۔ شاہویز کی الجھن تھوڑی دور ہوئی تھی۔ دیکھو اللہ کسی کی دعا رد نہیں کرتا اگر کوئی بہت گنہگار ہو تو سچے دل سے توبہ کر لے اسکے تمام گناہ معاف ہو جائے گے۔ اخلاص نے اسے سمجھایا تھا اور شاہویز نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کیا تھا۔ تھینک یو۔ شاہویز اٹھ کر کلاس سے باہر چلا گیا تھا اخلاص کو اسکا یہ انداز بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ اسکے پچھے نہیں گئی تھی۔ باقی سارا دن شاہویز نے اخلاص کو فل اگنور کیا تھا اخلاص کا دل کیا اس سے پوچھ لے لیکن پھر عزت نفس درمیان میں آگئی تھی اس لیے نہیں پوچھا اور شاہویز کے دل کا حال تو صرف وہ اور اسکا رب ہی جانتا تھا کہ اس نے کیسے خود کو

کنٹرول کیا تھا۔ <https://www.kitabnagri.com>

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

.....م

شاہویز یونیورسٹی سے آکر ایک بار پھر سے کمرے میں قید ہو گیا تھا۔ اس نے وضو کا طریقہ موبائل سے سیکھ لیا تھا۔ اس نے کبھی بچپن میں سیکھا تھا یہ وضو اور نماز

## Posted On Kitab Nagri

لیکن اب وہ بچہ نہیں رہا تھا اور نہ ہی اس کا بچپن باقی تھا۔ اس نے وضو کر کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اسے اپنے رب سے حیا آئی تھی لیکن پھر اخلاص کی بات یاد کر کے پھر سے ہاتھ اٹھا لیے تھے۔ اللہ میں جانتا ہوں میں بہت گنہگار ہوں مجھے اپنی کوئی نیکی بھی یاد نہیں میں آج بھی اپنے لیے ہی آیا ہوں لیکن اللہ اگر وہ لڑکی میری زندگی سے چلی گئی تو میں زندہ نہیں رہ پاؤ نگاہ وہ میرے لیے بہت خاص ہو گی ہے۔ میرے مالک میں تجھ سے تیرے بندوں میں اس ایک لڑکی کا سوال کرتا ہوں جسکی وجہ سے آج میں تیرے سامنے بیٹھا ہوں۔ شاہویز کی آواز بھیگ گئی تھی اسے لگایہ آنسو اس کے جسم سے سارے غم نکال رہے ہیں اسے اپنے اندر ایسا سکون محسوس ہوا تھا جو اسے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا یہ احساس نیا تھا لیکن یہ بہت اچھا تھا۔ اللہ اسے میرا بنا دے وہ میرے دل کی چاہت ہے پلیز اللہ۔ اب وہ مسلسل رورہا تھا یہاں تک کہ اسکی ہچکیاں بند ہونے لگی تھیں۔ لیکن آج اسے اپنے رب کو راضی کر کے ہی اٹھنا تھا۔

شہر یار آج فجر کو ایک ریسٹورنٹ میں لے کر آیا تھا شہر یار نے ڈارک بیلو کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے اور ہلکی بڑی ہوئی شیو وہ ہمیشہ کی طرح وہاں موجود ہر شخص کی توجہ کا مرکز تھا۔ فجر ٹیبل سے اٹھ گئی تھی۔ تم بیٹھو میرا فون رہ گیا ہے میں وہ لے کر آتی ہوں۔ فجر باہر

## Posted On Kitab Nagri

کی جانب بڑھ گئی تھی۔ پارکنگ لٹ میں اسے شاہویز اور حلیمہ بیگم نظر آئے تھے۔ السلام علیکم آپی۔ شاہویز نے انہی کے انداز میں سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام بچے کیسے ہوتم۔ فخر مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ السلام علیکم آنٹی۔ فخر نے حلیمہ بیگم کو بھی سلام کیا تھا۔ و علیکم السلام بیٹا کیسی ہوتم۔ حلیمہ بیگم نے پیار سے کہا تھا۔ میں اچھی ہوں آنٹی۔ فخر نے بھی نرمی سے جواب دیا تھا۔ وہ تینوں ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے اور اسی ٹیبل پر بیٹھ گئے تھے جہاں اسوقت شہریار بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ممایہ فخر ہے میری وايف اور فخر یہ میری ماما ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ شہریار نے انگی نظر و کامطلب سمجھتے ہوئے انکا تعارف کروایا تھا۔ کیا؟ ان تینوں نے بیک وقت کہا تھا۔ کیا ہوا ہے یار تم لوگ پہلے بھی مل چکے ہو کہیں۔ شہریار نے انکے اس طرح ریکٹ کرنے پر حیرانی سے پوچھا تھا۔ نہیں..... میرا مطلب ہے ہاں ہم مل چکے ہے۔ فخر نے جواب دیا تھا وہ ابھی کچھ کچھ اور کہتے کہ ویٹر مینو کارڈ لے کر آیا تھا۔ شاہویز کو یقین نہیں آیا تھا کیونکہ ابھی کچھ گھنٹوں پہلے ہی تو اس نے دعا کی تھی وہ اتنی جلدی پوری ہو گئی تھی اللہ نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا اس نے اسکی سن لی تھی کیونکہ اسکی دعا میں صدق تھا۔ لیکن اسے منگنی والی بات سمجھ نہیں آئی تھی کیونکہ اخلاص اور شاہویز کی تو منگنی

## Posted On Kitab Nagri

نہیں ہوئی تھی۔ شاہویز کے دل سے ایک ان دیکھا بوجھ اتر گیا تھا اسے آج اپنے رب پہ بہت پیار آیا تھا اس کا دل کیا ابھی سجدے میں گر پڑے۔

فخر نے اس سارے میں شہریار کو بلکل اگنور کیا تھا وہ سارا وقت شاہویز سے ہی بات کرتی رہی اور شہریار کو اس وقت اپنے ہی بھائی سے جیلسی ہو رہی تھی جس طرح سے وہ فخر کو آپی بلارہا تھا اس کا ضبط ختم ہوا تھا آخر وہ اٹھ گیا تھا۔ کیا ہوا؟ فخر نے پوچھا تھا اور اسکے اس طرح انجان بننے پر شہریار کو مزید آگ لگی تھی۔ بس بہت لیٹ ہو گیا ہے میں آپ لوگوں کو صرف ملوانے لے کے آیا تھا۔ شہریار نے مشکل سے اپنا لہجہ نارمل رکھنا چاہا لیکن نہیں رکھ پایا۔ ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو تم چلو شاہویز اٹھو۔ حیمہ بیگم اپنے بیٹے کو سمجھ گئی تھی تبھی شاہویز کو لے کر وہاں سے نکل گئی تھی۔ شہریار بغیر فخر کی طرف دیکھے پار کنگ لات کی جانب بڑھ گیا تھا فخر اسکے پیچے ہی تھی اسے خود بھی شہریار کے غصے کی وجہ معلوم نہیں تھی۔ وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے اور اگلے ہی پل شہریار نے گاڑی کو جہاز کی طرح اڑایا تھا۔ شہریار کیا ہوا تم اتنے غصے میں کیوں ہو۔ فخر تھوک نگتے ہوئے بولی تھی لیکن دوسرا جانب مکمل خاموشی تھی۔ شہریار کیا ہوا ہے؟ فخر نے ایک بار پھر پوچھا تھا لیکن مخالف تو پتھر کا ہو گیا تھا آخر تنگ آکر اس نے بریک پر شہریار کے پیر کے اوپر اپنا پیر رکھا تھا اور زور سے اسکو دبا یا تھا۔ گاڑی کا بیلینس بگڑ گیا تھا لیکن

## Posted On Kitab Nagri

شہریار نے جلدی سے توازن برقرار کیا تھا اور گاڑی سائیڈ پر روک دی تھی۔ تمہارا دماغ خراب ہے اب اگر ہمارا ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو۔ شہریار غصے اور پریشانی سے بولا تھا۔ ہاں تو تم میری بات نہیں سن رہے تھے۔ فخر مخصوصیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی تھی۔ شہریار کو اس پر ڈھیر سارا پیار آیا تھا لیکن نہیں اسے تو حساب برابر کرنا تھا۔ ہاں بولو کیا بات ہے؟ شہریار نے اسکی طرف مرتے ہوئے پوچھا تھا۔ وہ تم غصہ کیوں ہو؟ فخر ہٹ بڑاتے ہوئے بولی تھی۔ شہریار کو اس کا سوال مزید آگ لگا گیا تھا کہ اب میں خود بتاؤ نگاہ میں غصہ کیوں ہو۔ میرا دل کیا غصہ کرنے کو تو میں ہو گیا غصہ۔ اس نے دوبارہ منہ موڑ لیا تھا۔ فخر نے آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ پھر سے اپنی جانب کیا تھا شہریار جیران ہوا تھا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔ دیکھو آئیں ایم سوری ٹو سے لیکن تم اس وقت بلکل ہلک لگ رہے ہو۔ فخر بظاہر سنجیدگی سے بولی تھی اور شہریار کی ایمیجنیشن پر پانی پھر گیا تھا۔ چھوڑو مجھے۔ وہ اسکی بات پر چڑھ کر بولا تھا۔ اور اگر نہ چھوڑو تو... فخر نے تو کو لمبا کر کے کھینچا تھا۔ تو پھر سوچتے ہیں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ شہریار اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا۔ فخر اپنے ہاتھ ہٹانے لگی تھی لیکن اب شہریار نے اسے پکڑ لیا تھا۔ دیکھو تم غصہ تھے مجھ سے۔ فخر نے اسے یاد دلایا تھا۔ ہاں تو میں ہوں اسکی سزا تو تمہیں ملے گی لیکن اب نہیں ہوں۔ شہریار نے فرار کے سارے راستے بند کر دیے تھے۔ تم شر ما ذرا تم کیسے

## Posted On Kitab Nagri

شرماتی ہو۔ شہریار نے بچوں کی طرح فرمائش کی تھی۔ کیا مطلب تمہارا۔ فخر اپنی ٹون میں واپس آگئی تھی۔ وہ جیسے باقی لڑکیاں کسی کے اتنا قریب آنے پر شرماتی ہے ویسے والی۔ شہریار اسوقت اسے کوئی بچہ ہی لگاتھا۔ مجھے نہیں آتا ویسے والا شرمنا۔ فخر نے ڈھنٹائی سے کہا تھا۔ کیوں نہیں آتا کیا تم لڑکی نہیں ہو۔ شہریار کو صدمہ لگاتھا۔ میں ہوں لڑکی لیکن مجھ سے نہیں ہوتا وہ سب۔ فخر نے عذر پیش کیا تھا۔ چلو ٹرائی کر کے دیکھ لو۔ شہریار اب بچوں کی طرح ضد کر رہا تھا لیکن..



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیاتک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

**www.kitabnagri.com** آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

.. فخر کچھ کہتی کہ شہریار نے اسکے لبوں پر انگلی رکھی تھی۔ چپ! میں نے کہا شرماؤ۔ شہریار اب سنجیدہ ہو گیا تھا۔ اچھا تم سکھاؤ کیسے کرتے ہیں۔ فخر نے ہمارا نتھے ہوئے کہا تھا۔ دیکھو پہلے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہیں پھر آنکھیں نیچی کر دیتے ہے پھر گال گلابی ہوتے ہیں اور پھر مسکراتے ہیں۔ شہریار نے اسے شرمانے کا طریقہ بتایا تھا۔۔۔ نہیں تمہارا طریقہ بلکل بیکار ہے ایسے نہیں شرماتے۔ فخر نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ اچھا تو پھر کیسے شرماتے ہیں۔ شہریار نے ایک ابر واٹھا کر پوچھا تھا۔ بس ہلاکاسا مسکرا دیتے ہیں اور بات ختم۔ فخر نے آسان سا طریقہ بتایا تھا۔ نہیں میرا طریقہ زیادہ بیسٹ ہے۔ شہریار نے اپنے طریقے کو ڈینڈ کیا تھا۔ نہیں تمہارا والا بکواس ہے میرا لا بہترین ہے۔ فخر نے اپنے طریقے کو سراہا تھا۔ تم میرے لیے شرمائی ہو تو جیسے میں کھوں گا ویسے شرماؤ گی۔ شہریار نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا تھا۔ لیکن یہ گال گلابی مجھ سے نہیں ہوتے۔ فخر نے اس میں بھی اپنی مرضی چلای تھی۔ اچھا ٹھیک ہے۔ شہریار پورا اس کی طرف مڑا تھا۔ فخر نے اپنی سنہری آنکھیں اسکی بھوری آنکھوں میں ڈالی تھی پھر کچھ

## Posted On Kitab Nagri

پل بعد اس نے اپنی آنکھیں نیچی کر لی تھی اور ہلاکا سامسکرا لی تھی۔ شہریار تو اس سادگی پر بہت بنارہ گیا تھا۔ ٹھیک کیا میں نے فخر بچوں کی طرح پوچھ رہی تھی۔ ہاں ٹھیک کیا والینی اب جب بھی میں تمہارے قریب آؤ تو تم اسی طرح شرم اوگی اچھا۔ شہریار نے اپنے دل کو سنبھالا تھا جو باہر آنے کے لیے بے تاب تھا۔ نہیں یہ چینٹنگ ہے ہماری بات صرف یہاں کرنے کی ہوئی تھی۔ فخر نے احتجاج کیا تھی۔ یہ چینٹنگ نہیں ہے والینی یہ میرا حق ہے۔ شہریار اس کا گال تھیکتے ہوئے بولا تھا۔ تم دیکھنا میں ان ساری چینٹنگز کا بدله ایک ساتھ لوں گی۔ فخر نے منہ موڑتے ہوئے کہا تھا اور شہریار کا قہقہہ گونجا اسکی بات پر۔ اس نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

یونیورسٹی میں معمول کی گہمی گہما تھی۔ اخلاص آجکل خاموش ہی رہتی کیونکہ اس کا واحد دوست تو اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا ہاں بلکل وہی دوست جو اسکو دعاوں میں تو مانگ سکتا تھا لیکن اس کے ساتھ اب بات نہیں کرتا تھا۔ شاہویز نے آج بھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ اخلاص کو اپنی کمی محسوس کروانا چاہتا تھا۔ شاہویز نے کل سارا کو بھی مسیح کیا تھا کیونکہ وہ اتنے دن سے لیو پر تھی۔ سارا تم یونیورسٹی کیوں نہیں آ رہی تھی۔ شاہویز نے اپنے ازلی ہشاش بشاش لہجے میں کہا تھا۔ میری شوٹنگ تھی نہ بے بی اس لیے۔ سارا سائٹ ایکٹر لیں تھی اسکو یہ روں بھی پسیوں کے بدولت ہی ملتا نہیں تو سارا کی

## Posted On Kitab Nagri

ایکٹنگ سکلنز بلکل بیکار تھی۔ سارا مجھے تمہاری سیٹ زیادہ پسند ہے کیون وی اپسخنج۔ شاہویز نے بات سارہ سے کی تھی لیکن اسکی آنکھیں اخلاص کو ہی دیکھ رہی تھی۔ اخلاص کو تھوڑا دکھ ہوا تھا کیونکہ اسے اپنی چیزیں کسی اور کے پاس اچھی نہیں لگتی تھی اور یہ تو پھر بھی اسکا واحد دوست تھا لیکن اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا کیونکہ جانے والوں کو روکا نہیں جاتا۔ شیور۔ سارہ نے بخوشی اسے اپنی سیٹ دی تھی۔ شاہویز کا دل تو کیا نہ جائے لیکن مخالف کو جیلس بھی فیل کروانا تھا۔ سارا نے اخلاص سے بات کرنے کی زحمت نہیں کی تھی اور اخلاص خود سے اس سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی۔

فری پیرڈ میں بھی اخلاص اپنا کام ہی کر رہی تھی کہ کوئی اسکے قریب کھڑا ہوا تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ انکی کلاس کا لڑکا فرہاد تھا۔ اخلاص کیا آپکو یہ والا یکچھ سمجھ آیا ہے۔ فرہاد نے بوک اسکی جانب کیا تھا۔ ہاں یہ تو بہت ایزی ہے۔ اخلاص نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ فرہاد خود بھی آؤٹ سٹینڈنگ تھا لیکن اس یکچھ کے دوران وہ ایمسٹنٹ تھا۔ شاہویز نے ناگواری سے اس منظر کو دیکھا تھا۔ یہاں پر فری سیٹ نہیں ہے آپ آگے آجائیں۔ فرہاد نے ادب سے کہا تھا۔ ٹھیک ہے آپ جائیے میں آتی ہوں۔ اخلاص اپنا بوک اٹھاتے ہوئے آگے چلی گئی تھی۔ اخلاص فرہاد کے ساتھ بیٹھ کر اسے یکچھ سمجھا رہی تھی۔ اس کے کسی بات پر فرہاد ہنس رہا تھا۔ مجھ سے تو کبھی ایسے بات نہیں کی جس پر

## Posted On Kitab Nagri

میں ہنسو۔ شاہویز سخت تپا ہوا تھا۔ سارہ اس سے کچھ بات کر رہی تھی لیکن وہ تو اسے سن ہی نہیں رہا تھا اس نے شاہویز کے نظروں کے زاویے میں دیکھا تو اسے اخلاص نظر آئی تھی اور یہاں پر سارا کے دماغ میں کچھ آیا تھا۔ تھینک یو اخلاص آپ واقعی بہت اچھی ٹپھر بنے گی۔ فرہاد نے بوک بند کرتے ہوئے کہا تھا۔ دیکھیں میں نے آپکو سمجھایا تو آپ کا بھی فرض بتتا ہے کہ میری ہلپ کرے۔ اخلاص نے خوشگواری سے کہا تھا۔ کچھ ٹافکس میرے لیو کے دوران رہ گیے ہیں اگر آپ میری ہلپ کر دے تو۔ اخلاص نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔ اوکے ڈیل۔ فرہاد نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ اخلاص نے ہاتھ ملایا تھا ڈیل اور پھر وہ دونوں مسکرا دیے۔ شاہویز کا ضبط بس یہی تک تھا وہ سیدھا اپنی چیز سے اٹھا تھا اور ان دونوں کے قریب آیا تھا۔ فرہاد کو تو اس نے فلی اگنور کیا تھا۔ اخلاص مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ شاہویز سیدھا اخلاص سے مخاطب ہوا تھا۔ ہاں بولو میں سن رہی ہوں۔ اخلاص پوری اسکی طرف متوجہ تھی۔ یہاں نہیں کر سکتا۔ شاہویز کو سمجھ نہیں آیا کیا کہیں تو بس جو منہ میں آیا بول دیا اور پتہ تو اسے خود بھی نہیں تھا کہ اسے کیا بات کرنی ہے۔ تو کہاں کرنی ہے۔ وہ بیٹھے بیٹھے ہی بولی تھی۔ کلاس کے باہر۔ شاہویز جھٹ سے بولا تھا چلو اخلاص اٹھ گی تھی۔ اب وہ دونوں لان میں کھڑے تھے اسوقت وہاں زیادہ سٹوڈنٹ نہیں تھے۔ ہاں بتاؤ کیا کہنا ہے تمہیں۔ اخلاص کو اس طرح اسکے ساتھ باہر آنا بلکل

## Posted On Kitab Nagri

بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ۔ وہ۔ میں اس گروپ سے نکلا چاہتا ہوں۔ اسوقت شاہویز کے ذہن میں یہی بات آئی تھی سوبول دیا۔ ہاں تو ٹھیک ہے جاؤ جب تم نے ڈیسائڈ کر ہی لیا ہے تو مجھے کیوں بتار ہے ہو تمہاری اپنی مرضی ہے۔ اخلاص کو پتہ نہیں کیوں غصہ چڑھا تھا اسکی بات پر۔ تو کیا تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ شاہویز نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔ ہاں ہاں نہیں ہے مجھے کوئی اعتراض۔ اخلاص سخت غصے میں آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ شاہویز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ کیا واقعی نہیں ہے۔ شاہویز کسی امید سے پوچھ رہا تھا۔ نہیں ہے سنا تم نے نہیں ہے مجھے کوئی اعتراض اور اگر مجھے ہو بھی تو تمہیں کیا ہے۔ اگر ایک دوست ناراض ہو جائے تو تمہیں کون سا فرق پڑے گا تم دوسرے بنالو گے۔ اخلاص نے اپنا ہاتھ چھڑا کر کھا تھا اور تیزی سے کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی۔ اگر مجھ سے ساری دنیا ناراض ہو گی اور تم خوش ہو گی تو مجھے ایسا لگے گا میرے پاس ساری دنیا کا پیار ہے۔ شاہویز خود سے بڑھ رکھا تھا اور آگے بڑھ گیا تھا۔

فجر اس اپارٹمنٹ میں رہ رہ کر کافی بور ہو گئی تھی شہریار آج صحیح اس سے ملنے نہیں آیا تھا ورنہ وہ اسے جاپ کا بتادیتی۔ وہ اسوقت کا وجہ پر بیٹھی ڈارک گرین کلر کے سادہ کاٹن کے سوت میں ملبوس تھی۔ کھڑکی سے باہر اسے شہریار کی گاڑی اس اپارٹمنٹ میں اندر آتی دکھی تھی اس کے ہونٹ بے اختیار

## Posted On Kitab Nagri

مسکر اہٹ میں ڈھلنے تھے اسکی موجودگی کا احساس ہی نرالہ تھا۔ وہ جلدی سے اٹھی اور دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔ شہریار نے جیسے ہی دروازہ کھولا فجر کی تیز آوازنے اسے اچھلنے پر مجبور کیا تھا۔ وہ حیرانگی سے پیچھے مڑا تھا اس کے پیچھے فجر کھڑی اس پر ہنس رہی تھی۔ ارے تم تو ڈر گیے۔ فجر ہنستے ہوئے بولی تھی۔ شہریار کو اسوقت اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ والینی آپ بہت شرارتی ہو گئی ہے۔ شہریار نے منہ بنایا کہا تھا۔ یہ تو آپ کی ساری چیننگز کا بدله تھا جو آپ نے مجھ معموم کے ساتھ کی ہے۔ فجر نے معموم کے ساتھ آنکھیں چھوٹی کی تھیں۔ ہاں اور اب اگر مجھے ہر ٹاٹیک ہو جاتا تو۔ شہریار نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔ لہک کو ہر ٹاٹیک نہیں ہوتا۔ فجر ایک بار پھر مسکرا یہی تھی۔ شہریار نے جھٹ سے اسے بازوؤں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا اس نے یہ اتنا جلدی کیا تھا کہ فجر کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ اچھاتو آپ مجھے کچھ کہہ رہی تھی۔ شہریار نے اسے پکڑتے ہوئے کہا تھا اور اسکے اتنا قریب آنے پر فجر کا دل پھر سے گستاخی کر رہا تھا۔ و... وہ میں کہہ رہی تھی کہ اللہ نے مجھے کتنا ہینڈ سم شوہر دیا ہے۔ فجر نے جلدی سے بات موڑ دی تھی۔ اور شہریار کا دل کیا دل کھول کرنے لیکن پھر خود کو کنٹرول کر دیا۔ اور بھی کچھ کہہ رہی تھی۔ شہریار اسکے مزید قریب ہوا تھا۔ اور.. اور میں کہہ رہی تھی کہ مجھے تمہاری آواز بہت پسند ہے۔ فجر نے اسکی گرفت سے نکلتے ہوئے کہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

مجھے جاب کرنی ہے۔ وہ دونوں اب کا وجہ پر بیٹھے تھے جب فخر نے کہا تھا۔ ہاں تو کرو میں نے کب منع کیا ہے۔ شہریار اسکی بات پر حیران ہوا تھا۔ تم نے جو تمام کمپنیز کو مجھے جاب نہ دینے کا کہا ہے نہ ان سے کہو کہ مجھے جاب دے۔ فخر غصے سے کہہ رہی تھی۔ والیغی آپ میرے ساتھ جاب کریں گی۔ وہ دونوں گھوم پھر کر پھر سے وہی پر کھڑے تھے۔ میری مرضی میں جہاں بھی جاب کرو۔ فخر نے اکڑتے ہوئے کہا تھا۔ اللہ کتنی نافرمان بیوی ملی ہے مجھے۔ شہریار نے ماتم کیا تھا۔ ہاں تو تم بڑے فرمانبردار ہونہ۔ فخر چڑھ کر بولی تھی۔ کیوں اتنا فرمانبردار تو ہو دیکھو۔ شہریار نے ایک کارڈ اسکی طرف بڑھایا تھا۔ یہ کیا ہے۔ فخر نے وہ کارڈ لیتے ہوئے کہا تھا۔ والیغی اسکو کارڈ کہتے ہیں۔ شہریار نے تم سخرا نہ انداز میں کہا تھا۔ فضول انسان مجھے پہنچتا ہے لیکن یہ کس کے ولیمے کا کارڈ ہے۔ فخر نے اسکو گھورتے ہوئے کہا تھا۔ سنہری آنکھوں میں غصے کے بجائے اب حیرانی تھی۔

# Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

..... م

شاہویز آج مسجد آیا تھا اسے یاد نہیں تھا کہ وہ آخری بار کب مسجد آیا تھا۔ اس نے جیسے ہی مسجد کے اندر قدم رکھا تھا اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ وہ اسے محسوس کر سکتا تھا لیکن اسے کوئی نام نہیں دے سکتا تھا۔ ایسا احساس اسے اس دن دعا مانگتے وقت ہوا تھا اور آج پھر اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ یہ کیا ہے لیکن

## Posted On Kitab Nagri

اسے یہ احساس اچھا لگنے لگا تھا۔ لیکن اس دن اور آج کے دن میں فرق یہ تھا کہ اس دن وہ اخلاص لیے آیا تھا اور آج وہ اپنے لیے آیا تھا۔ اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے لیکن اس کے دل نے اس سے یہاں آنے کی فرمائش کی تھی۔ وہ مغرب کی نماز کا وقت تھا وہ یہاں آ کر ایک کونے میں بیٹھ گیا تھا۔ امام صاحب نے مقتدیوں کو نماز پڑھائی تھی لیکن ان میں شاہویز شامل نہیں تھا۔ شاہویز نماز پڑھنا چاہتا تھا لیکن وہ بھول گیا تھا۔ امام صاحب اب اسکے پاس آ کر بیٹھے تھے۔ السلام علیکم بیٹا آپ نے نماز کیوں نہیں پڑھی۔ امام نے نرمی سے کہا تھا۔ و علیکم السلام... وہ دراصل مجھے پتہ نہیں کیسے پڑھتے ہیں۔ شاہویز نے آنکھیں جھکا کر کہا تھا۔ کوئی بات نہیں تم جلد سیکھ جاؤ گے۔ امام نے اسے نرمی سے کہا تھا۔ لیکن میں کیسے پڑھوں گا میں تو بہت گہنہگار ہوں۔ شاہویز کو ایک بار پھر اپنے رب سے حیا آیی تھی۔ بچے جن کو اللہ معاف نہیں کرتا انکو معافی کی توفیق بھی نہیں دیتا اگر وہ تجھے اپنے سامنے قبول نہ کرتا نہ تو تمہارے دل میں کھڑے ہونے کا خیال بھی نہ ڈالتا یہ جو تو یہاں آیا ہے تو یہ بھی اسی کے کرم کا صدقہ ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم یہاں خود آئے ہو نہیں بلکہ وہ تمہیں لا یا ہے وہ غفور و رحیم ذات ہے تو توبہ کر وہ مان جائے گا۔ امام نے اس کا کندھا تھیکنے ہوئے کہا تھا اسے لگا اگر وہ اس سے زیادہ انکی بات سنے گا تو

## Posted On Kitab Nagri

اسکی جان نکل جائیے گی اسے شدت سے رونا آیا تھا وہ اٹھ کر چلا گیا تھا اور پچھے امام اسکو دیکھ کر مسکراتے رہے۔

.....م.....

یونیورسٹی میں آج معمول کی گہما گہمی تھی۔ اخلاص نے آج خلاف معمول شاہویز سے کوئی بات نہیں کی تھی شاہویز کو اسکا یہ انداز کھٹک رہا تھا وہ دونوں پھر سے پہلے دونوں میں چلے گے تھے۔ السلام علیکم اخلاص۔ شاہویز نے بات کا آغاز کیا تھا۔ و علیکم السلام۔ اخلاص نے بغیر اسکی طرف دیکھے کہا تھا۔ وہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ.. شاہویز ابھی کچھ اور کہتا کہ اخلاص اٹھ گئی تھی اور فرہاد کے ساتھ والی چیز پر بیٹھ گئی تھی اور نیلی آنکھیں یہ دیکھ کر ضبط سے سرخ ہوئی تھی۔ شاہویز کو اپنا پلین الٹا ہوتا دکھائی دیا تھا۔ فرہاد نے اسکو سمجھا دیا تھا اب وہ دونوں بوک بند کر کے با تین کر رہے فرہاد کبھی بھس بھی لیتا تھے اور شاہویز کا یہ دیکھ کر براحال تھا۔ بے بی چلو ہم دونوں باہر چلتے ہیں۔ سارہ نے کل ہی اپنے پلین پر عمل کر دیا تھا اور اب اسے شاہویز کو اخلاص سے دور کرنا تھا۔ شاہویز اٹھ گیا تھا کیونکہ اسے لگا اگر وہ کچھ اور دیر وہاں ٹھہر ا تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ سارہ اسکے کندھے سے چپک گئی تھی اخلاص نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔ سیاہ اور نیلی آنکھیں ملی تھیں۔ اخلاص کو شاہویز کے غصے کا اندازہ ہو گیا تھا لیکن اس

## Posted On Kitab Nagri

نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ اخلاص انٹھ کر اپنی چیز پر بیٹھ گئی تھی اس نے بے دلی سے اپنا موبائل نکالا تھا لیکن فجر کا منج پڑھ کر اسکی آنکھیں چمکی تھیں۔

.....م.....

شہریار حلیمه بیگم اور شاہویز کے ساتھ حال میں بیٹھا تھا۔ شہریار تم فجر کو یہاں کب شفت کر رہے ہو میں چاہتی ہوں وہ یہاں ہمارے ساتھ رہے۔ حلیمه بیگم نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ٹھیک ہے ماما جیسے آپکی مرضی۔ شہریار نے فرمانبرداری دکھائی تھی۔ اور تم نے ہمیں انکے گھروالوں سے بھی نہیں ملوایا وہ بھی کیا سوچ رہے ہوں گے

کہ کیسے لوگوں کو بیٹھ دی ہے۔ حلیمه بیگم فکر مندی سے بولی تھی۔ ماما۔ مماریلیکس کرے میں آپکو جلد ہی ملواؤں گا۔ شہریار انٹھ گیا تھا۔ نہیں بیٹھا کیسے ریلیکس کرو۔ حلیمه کچھ اور کہتی کہ شہریار نے انہیں وہ کارڈ دیا تھا۔ بھائی یہ کیا ہے؟ شاہویز نے پوچھا تھا اور شہریار کو فجر کا خیال آیا تھا۔ اس نے بھی یہی پوچھا تھا۔ اسکو کارڈ کہتے ہیں بھائی کی جان۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن بھائی یہ کس کا ہے... چلے جھوڑے میں خود دیکھ لونگا۔ شاہویز نے حلیمه بیگم سے کارڈ لیتے ہوئے کہا تھا۔ لیکن شہریار ایک دن میں

## Posted On Kitab Nagri

کیسے ہو گا سب کچھ۔ حلیمه بیگم پریشانی سے بولی تھی۔ فکرنا کریں ماما آئی ول ہینڈل اٹ مائی سیف۔  
شہریار اپنے روم میں چلا گیا تھا اور پیچھے شاہویز اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔

.....م

یونیورسٹی میں آج بھی معمول کے مطابق ہی سب کچھ تھا سٹوڈنٹس ادھر سے ادھر جا رہے تھے کچھ لان میں بیٹھے تھے کچھ کینٹین میں بیٹھے تھے کچھ کلاس سر اٹینڈ کر رہے تھے۔ اور اگر ہم سی ایس ڈیپارٹمنٹ کے فرست ایئر کو دیکھے تو اس وقت شاہویز کلاس میں نہیں تھا اور اخلاص بھی کلاس سے نکلی تھی۔ اخلاص نے آفس کا دروازہ ناک کیا تھا۔ کم ان۔ اندر سے رعب دار آواز آئی تھی۔ اخلاص اندر چلی گئی تھی لیکن وہاں شاہویز کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی وہ سمجھی شاہویز گروپ چنچ کی بات کرنے آیا ہے اس نے ایک ناگوار نظر اسے دیکھا اور جا کر اسکے مقابل کھڑی ہو گئی تھی۔ لیس واط بر نگ یو بو تھہ ہیسیر۔ پروفیسر نے پوچھا تھا۔ آیی وانت لیو سر۔ ان دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا تھا۔ دونوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور حیران تو پروفیسر بھی ہو یے تھے۔ کب چاہیے تم دونوں کو لیو۔ پروفیسر نے ایک بار پھر رعب سے پوچھا تھا۔ ٹومورو سر۔ دونوں نے ایک بار پھر ایک ساتھ کہا تھا اور اس دفعہ پروفیسر مسکرا یے تھے۔ فور واط۔ ایک اور سوال کیا گیا۔ فیملی فنکشن سر۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

شاہویز بھی اس دفعہ مسکرا یا تھا۔ کیا تم دونوں پر یکیٹس کر کے آئیے ہو۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔ نو سر۔ ایک بار پھر ایک ہی آواز آئی تھی۔ اخلاص کا دل کیا یہاں سے اڑ جائیے۔ اُس اے لیں۔ پروفیسر نے اجازت دے دی تھی۔ تھینک یو سر۔ وہ دونوں نکل گئے تھے۔ اخلاص نے سکون کا سانس لیا تھا وہ آگے بڑھ رہی تھی کہ پیچھے سے اسے آواز آئی تھی۔ اخلاص وہ شاہویز تھا اس نے سنی ان سنی کر دی تھی اور اپنی رفتار مزید تیز کر دی۔ شاہویز بھاگتا ہوا اس کے سامنے آیا تھا۔ اخلاص رک گئی تھی۔ اخلاص آئی ایم سوری اس دن میں نے جو کہا تھا وہ صرف مذاق تھا کیا تم اسوجہ سے ناراض ہو۔ شاہویز نے اپنے پلیں پر ہزار بار لعنت بھیج کر اس سے پوچھا تھا۔ نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہو میں وہی کر رہی ہو جیسا تم چاہتے تھے۔ اخلاص نے غصے سے کہا تھا۔ میں کیا چاہتا تھا۔ شاہویز نے ناجھی سے کہا تھا۔ یہی کہ میں تم سے دور ہو جاؤ اور بات نہ کرو۔ میں نے سوچا تھا تم اتنے چالاک نہیں ہو گے لیکن تم تو جیسیں نکلے تم نے پہلے مجھ سے فرینڈشپ کی تاکہ تم اپنے دوستوں کو بتاسکو کہ ہر لڑکی تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی ہے اور تم جب جسے چاہو استعمال کر سکتے ہو۔ اور پھر جب دل بھر گیا تو انور کرنا شروع کر دیا تاکہ میں ان باقی چیپ لڑکیوں کی طرح تمہارے ارد گرد گھومتی رہو۔ (خلاص کی آنکھیں نم ہوئی تھی) لیکن نہیں شاہویز آفندی میں ہو اخلاص ملک میرا اپنا ایک سٹینڈرڈ ہے۔ اور تمہیں پتہ ہے

## Posted On Kitab Nagri

مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے تم جیسے انسان کے ساتھ دوستی کی جسکو دوستی کا مطلب تک نہیں پتا یہ  
یوزمی شاہو یزیو یوزمی۔ اور آخری بات پر اخلاص کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا تھا جو شاہو یز کے دل پر  
ایک پتھر کی طرح لگا تھا شاہو یز یک ٹک اسے دیکھتا رہا وہ اسے اپنی صفائی دینا چاہتا تھا لیکن اس کے  
ہونٹ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے وہ تو اخلاص کے ان الفاظ میں ہی کھو گیا تھا کتنی نفرت تھی کتنی  
حقارت تھی اس میں۔ تمہیں پتہ ہے میں دوست نہیں بناتی اس لیے نہیں کہ مجھ سے کوئی دوستی نہیں  
کرنا چاہتا بلکہ اس لیے کہ میں جن کو دوست بناتی ہوں انکو کھونے سے ڈرتی ہوں۔ مجھے لگا تم سب سے  
مختلف ہو گے لیکن تم تو سب سے گھٹیا نکلے۔ اخلاص آگے بڑھ گئی تھی اور شاہو یز کسی پتلے کی طرح وہاں  
کھڑا رہا۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ اخلاص کو کس نے اس سے اتنا بد ظن کیا تھا۔ وہ تو اسے چھوڑ نہیں  
رہا تھا وہ تو اسے دعاؤں میں مانگ رہا تھا تو یہ کیا ہو گیا تھا اس کا دل ایک بار پھر ایک بوجھ کے نیچے دب گیا  
تھا لیکن شاید یہ بوجھ بہت بھاری تھا کہ اس کا دل اسے اٹھا، یہ پائے کیونکہ اس دفعہ یہ کوئی عام بوجھ  
نہیں تھا کسی معصوم سی گڑیا کا دل توڑنے کا بوجھ تھا۔ اسے لگا وہ اس بوجھ کے ساتھ ایک قدم بھی نہیں  
لے سکے گا لیکن وہ اپنے اٹھتے قدموں کو دیکھ کر حیران تھا وہ اپنے دل کی طاقت کو دیکھ کر حیران تھا کہ

## Posted On Kitab Nagri

یہ کیا چیز ہے جواب بھی امید کے ساتھ چل رہا تھا۔ ایک امید ہی تو تھی اسے کہ اللہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا اور یہ امید ہی کافی تھی اب اس کے لیے <https://www.kitabnagri.com>

.....م

شہریار فخر کو لے کر ایک شاندار مال میں آیا تھا یہ پانچ منزلہ عمارت تھی جو سفید اور بلیو کلر کے ٹائلز سے سجا گئی تھی۔ اس مال میں ہر طرف شیشے لگے ہوئے تھے اور اس سب میں سب سے زیادہ پرکشش درمیان میں لگا وہ فاؤنٹین تھا جس کے اطراف میں ہر طرف خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے۔ والی یہ ڈریس دیکھ لے۔ شہریار نے اسے ایک ریڈ کلر کی برائڈل ڈریس دکھانی تھی جو گھٹنوں تک آتی تھی اور اس پر بہت ہی ہیوی کام کیا گیا تھا۔ فخر نے ایک ناگوار نظر اس ڈریس پر ڈالی تھی۔ نہیں میں یہ والا لوگی۔ فخر نے ایک کریم کلر کی ڈریس ہاتھ میں پکڑی تھی یہ بھی گھٹنوں تک ہی آتی تھی لیکن شہریار والے ڈریس کی نسبت اس پر زیادہ کام نہیں ہوا تھا۔ نہیں والی ہم ویدنگ ڈریس چوز کر رہے ہیں کسی کی میت پر جانے کا نہیں۔ شہریار نے اس کے رنگ کو دیکھ کر کہا تھا۔ فکشن کس کا ہے؟ فخر نے پوچھا تھا۔ ہمارا ہے والی۔ شہریار نے فرمانبرداری سے جواب دیا تھا۔ تو تم جاؤ اپنا سوت دیکھو کیا تم نے کبھی میری پسند سے دیکھا ہے۔ فخر نے دونوں ہاتھ کو لہے پر رکھ دیے تھے۔ وہ اس لیے والی کیونکہ تم

## Posted On Kitab Nagri

نے کبھی میرے لیے کپڑے ہی نہیں لیے۔ شہریار اس کے قریب آتے ہوئے بولا تھا۔ ہاں تو صحیح ہے تم میرے لیے لے لو اور میں تمہارے لیے لے لوں گی۔ فخر نے حل پیش کیا تھا۔ اوکے۔ شہریار مان گیا تھا۔ لیکن یاد رکھنا اگر تم نے میرے لیے یہ والا ڈریس لیا تو میں بھی تمہارے لیے وہ ڈریس لوں گی جس میں تم بلکل جو کر لگو گے۔ فخر نے اسے دھمکی تھی۔ دھمکی دے رہی ہو والی۔ شہریار نے ایک ابر واٹھا کر پوچھا تھا۔ جو تم سمجھو۔ فخر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔ شہریار نے آخر کار ایک مردیں ڈریس اس کے لیے چوز کیا تھا جس پر فخر نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے لیکن پرواہ کسے تھی۔ اب وہ دونوں شہریار کے کپڑے لینے کے لیے میز کلو تھنگ سٹور میں آئے تھے فخر نے باقی تمام سو ٹس چھوڑ کر کریم ڈریس کا ایک تھری پیس سوت نکالا تھا اور بھوری آنکھیں ناگواری سے پھیلی تھی۔ نہیں تم یہ نہیں لے سکتی تمہیں کوئی اور لینا ہو گا۔ شہریار نے احتجاج کیا تھا اور فخر بس مسکرا گئی تھی۔ شہریار کو کریم ڈریس سخت چڑھ تھی اسکے وارڈروب میں ہر ڈریس کے کپڑے تھے سو ایسے کریم کے اور یہ بات فخر نے شاہویز سے پوچھ لی تھی۔ نہیں ہم نے ڈیل کی تھی۔ فخر نے اسے یاد دلا یا تھا اور شہریار کو پہلی بار کسی ڈیل میں اپنا نقصان دکھا تھا۔ دیکھو میں نے تمہارے لئے کتنا اچھا ڈریس چوز کیا ہے اور تم نے کتنا بکواس۔ شہریار نے ناگواری سے کہا تھا اور اس کے اس انداز پر پچھے کھڑے سٹاف اور اسکے اپنے گارڈز بھی حیران

## Posted On Kitab Nagri

تھے۔ وہاں پر کوئی کسٹم نہیں تھا کیونکہ شہریار نے مال بک کیا تھا۔ شہریار ابھی کچھ اور کہتا کہ ایک لڑکی اس کے قریب کھڑی ہوئی تھی وہ غالباً وہاں کی سٹاف ممبر تھی۔ سر کین یو گیومی یور اولو گراف۔ اس لڑکی نے مودب سا پوچھا تھا۔ میں شیور۔ شہریار نے اسکے ہاتھ سے پین لیتے ہوئے کہا تھا اور فخر نے ناگواری سے اس منظر کو دیکھا تھا وہ وہاں سے آگے بڑھ کر سیلز مین کے پاس کھڑی ہو گئی تھی اور اب وہ اس سوت کو پیک کر رہی تھی بھوری آنکھوں نے وہاں تک اس کا تعاقب کیا تھا۔ میم آپ نے سر کا ناپسندیدہ کلر کیوں اٹھایا حالانکہ یہاں پر اور بھی کی خوبصورت رنگ ہیں۔ اس کلیشیر بوائی نے تجسس سے پوچھا تھا۔ اسکو بدله کہتے ہیں۔ فخر نے سرگوشی کی تھی ایسی کہ صرف وہ لڑکا ہی سن سکے اور پھر وہ دونوں ہنس پڑے۔ شہریار اس لڑکی کو وہی چھوڑ کر انکے قریب آیا تھا۔ چلے والی۔ شہریار نے ایک ناگوار نظر اس لڑکے پر ڈالی تھی۔ اور فخر کو لیے آگے بڑھ گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

شاہویز اپنے روم میں پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا اور مسلسل موبائل پر ایک نمبر ملارہ تھا۔

لیکن مخالف اتنا سخت بنا ہوا تھا کہ فون کو اٹھانے کی زحمت بھی نہیں کر رہا تھا لیکن شاہویز بھی ہار مانے

والوں میں نہیں تھا۔ آخر مسلسل تین گھنٹوں کی کوشش کے بعد مخالف نے کال اٹھائی تھی شاہویز نے

بے اختیار شکر کے کلمات ادا کیے تھے۔ کیا مسلسل ہے تمہیں کیوں بار بار کال کر رہے ہو۔ اخلاص غصے میں

## Posted On Kitab Nagri

بولی تھی۔ اخلاص دیکھو میری بات سنو تمہیں جس نے جو بھی کہا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔ شاہویز نے اپنی صفائی دیتی چاہی تھی۔ ہاں سناؤ اب کوئی نی کہانی اور تمہیں پتہ ہے میں یقین بھی کر لو گی کیونکہ میں تمہاری طرح چالاک نہیں ہو۔ اخلاص غصے اور غم کے ملے جلے تاہرات سے بولی تھی لیکن غم غالب تھا اور شاہویز اسے اچھی طرح سے محسوس کر سکتا تھا۔ اخلاص پلیز کیا آپ میری بات سنے گی میرا مقصد آپکو ہرٹ کرنا ہرگز نہیں تھا۔ شاہویز نے اسے کالم کرنے کے لیے آرام سے بات کی تھی۔ آپ کا جو

بھی مقصد تھا مسٹر شاہویز لیکن آپ نے مجھے اپنے مفاد کیلئے استعمال کیا

اور یہ میں نہیں بھول سکتی۔ اخلاص نے تلخی سے کہا تھا۔ میں آپکو یہیں بتانا چاہتا ہوں میں نے آپکو استعمال نہیں کیا میں نے تو آپکو اپنا بنانا چاہا تھا۔ شاہویز کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی یہ لڑکی اس سے چند دنوں میں اتنا بدگمان کیسے ہو گی۔ اور میرے ماتھے پر توبیو قوف لکھا ہے نہ۔ میں نے خود آپکو یہ سب کہتے ہوئے سنا تھا۔ اخلاص نے بات بتادی تھی اور بس یہ مضبوط بننے کی ہمت یہی تک تھی۔ کہاں؟ کب سنا ہے آپ نے یہ۔ شاہویز بے یقینی سے بولا تھا۔ اسے اخلاص کے رونے کی آواز آئی تھی۔ اخلاص آپ رورہی ہے آپ پلیز کچھ تو بولے یار میں نے نہیں کہا ایسا کچھ میں آپکے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا آپ میرا یقین کرے۔ شاہویز کے دل کو کچھ ہوا تھا اسکی حالت دیوانوں کی طرح

## Posted On Kitab Nagri

ہورہی تھی لیکن دوسری جانب مکمل خاموشی تھی شاید کال ڈسکنیکٹ ہو گئی تھی۔ شاہویز کے سمجھنے کی صلاحیت جواب دے گئی تھی اسکی حالت اسوقت کسی پاگل کی طرح تھی۔

.....م

آج کا سورج بھی طلوع ہو گیا تھا۔ آج جمعہ کا دن تھا اور آج فجر اور شہریار کا ولیمہ تھا۔ اخلاص کو آج ایک اور دھپکا لگنے والا تھا۔ فنکشن شہر کے سب سے بڑے ہال میں منعقد کیا گیا تھا۔ سب کچھ شہریار نے خود ارتخ کیا تھا۔ پورے ہال کو روشنیوں سے سجا یا گیا تھا وہاں پر شوبز کے تمام ایکٹر اور ایکٹریسز تھے لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ شہریار کے ویڈنگ میں فوٹو شوٹ نہیں تھا اور دوسری حیرت انگیز بات شہریار کی دلہن نے منہ چھپایا ہوا تھا جس پر شہریار نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا کیا وہ اسے کچھ کہہ سکتا تھا۔ سٹچ کے چاروں اطراف میں خوبصورت گلاب سجائے گئے تھے یوں کہ وہ دیکھنے والوں کو سحر انگیز کر رہے تھے۔ بیک گراونڈ ایسا تھا جیسے وہ دونوں سمندر کے درمیان میں بیٹھے ہو۔ فجر نے وہی مرон گلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جو دیکھنے پر تو ہیوی لگتا مگر وہ اتنا ہیوی نہیں تھا اسے اپنے دونوں ہاتھوں میں اسی رنگ کی چڑیا پہنی ہوئی تھی اور لہنگے کے ساتھ مرон، ہیلز پہنے ہوئے تھے۔ فجر کا بولڈ میک اپ کروایا گیا تھا اور وہ اس سر اپے میں قیامت ڈھارہی تھی۔ شہریار نے بھی وہی کریم گلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا ہاتھ میں

## Posted On Kitab Nagri

گولڈن کلر کی ورسٹ واج پہنی ہوئی تھی بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے اور ہلکی بڑی ہوئی شیواں کالک آج یونیک لگ رہا تھا اور مرون اور کریم کا یہ کنٹراست دیکھنے والو کو رشک کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔ سعد یہ بیگم نے دل سے اپنی بیٹی کی خوشیوں کی دعا کی تھی انہوں نے اسے آج اس طرح خوش دیکھ کر بے اختیار اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔ شاہویز نے بلو کلر کی پینٹ شرٹ پر گرے کلر کا کوٹ پہنا ہوا تھا ہاتھ میں بلو کلر کی واج پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے وہ آج کافی اچھا لگ رہا تھا۔ اسکی متلاشی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آیی آخر تھک کروہ سٹچ پر چڑھ گیا تھا۔ السلام علیکم آپی آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہے۔ شاہویز نے محبت سے کہا تھا۔ و علیکم السلام تھینک یو۔ فخر مسکراتی تھی۔ اچھا تواب میں سمجھا آپ کو بھائی کے بارے میں اتنی معلومات کیوں چاہیے تھی۔ شاہویز نے آنکھ دبایی تھی اور شہریار حیران سماں سے دیکھے گیا۔ تم نے بتایا ہے اسے یہ۔ شہریار بے یقینی سے کہہ رہا تھا مایی ڈیر ہر بینڈ۔ فخر مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ اگر اب میں سٹچ پرنہ ہوتا نہ تو تمہیں بتاتا۔ شہریار غصے میں بولا تھا۔ ارے بھائی چل کرے آپ کا ولیمہ ہے انجوانے۔ شاہویز عزت سے نیچے اتر گیا تھا اور سٹچ پر اسوقت جنگ عظیم سوم چھڑی ہوئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

شاہویز سٹھج سے اتر کر پھر سے اخلاص کو ڈھونڈنے لگا تھا لیکن وہ اسے نظر نہیں آئی تھی وہ تھک کر چیز پر بیٹھا ہی تھا کہ اسے سامنے سٹھج پر وہ دشمن جا لائے پنک گلر کی میکسی میں نظر آئی تھی اس نے لائے میک اپ کیا ہوا تھا لیکن نقاب کے باعث وہ اب بھی صرف اسکی سیاہ موٹی آنکھیں ہی دیکھ سکھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں نازک انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں جو اسکے خوبصورت ہاتھوں کو اور بھی خوبصورت بنارہی تھیں۔ شاہویز تو نظر ہٹانا بھول گیا تھا اخلاص نے اسے نہیں دیکھا تھا وہ فجر سے کچھ کہہ رہی تھی۔ اب وہ سٹھج سے نیچے اتر رہی تھی اور شاہویز کی آنکھیں اس کا تعاقب کر رہی تھیں لیکن وہ اسکی نظروں سے او جھل ہو گئی تھی اس نے نظر ادھر ادھر دوڑایی تھی لیکن وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی وہ اٹھ کر اس جگہ آگیا تھا جہاں اخلاص کھڑی تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔ شاہویز ڈار لنگ کم لش ہیواے ڈرنک۔ وہ اسکی کوئی پرانی گرفتاری نہیں۔ شاہویز نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی تھی۔ کیا تم شہر یا رجھائی سے ملی۔ اسے اس لڑکی سے پوچھا تھا۔ نہیں ابھی نہیں۔ اس نے سادہ سا جواب دیا تھا۔ جاؤ وہاں ابھی وہ اکیلے ہیں جا کر مل لو بھائی سے۔ شاہویز نے سکون کا سانس لیا تھا کہ اس سے تو جان چھوٹی ورنہ گڑیا ویسے بھی منہ پھلا یہ بیٹھی ہے اس کے ساتھ دیکھ لیتی تو پتہ نہیں کیا کرتی۔ وہ آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ پیچھے سے اسے گلاس ٹوٹنے کی آواز

## Posted On Kitab Nagri

آئی تھی شاہویز نے پچھے مڑ کر دیکھا تھا اخلاص کی آنکھوں میں اسوقت ڈھیر سارا درد تھا اعتماد ٹوٹنے کا درد اسکی سماں توں میں بار بار بھائی لفظ گونج رہا تھا۔ انسان جس پر اعتبار کرتا ہے اگر وہ ذرا سی بات بھی چھپائے تو انسان کو بہت درد ہوتا ہے۔ اخلاص دیکھو..... وہ کچھ اور کہتا کہ اخلاص نے اسے روک دیا تھا تمہیں پتہ تھا یا نہیں۔ اخلاص نے پوچھا تھا۔ اخلاص میری بات سنو... شاہویز ابھی کچھ اور کہتا کہ اخلاص کی تیز آواز نے اسے روک دیا تھا۔ ہاں یانہ۔ اخلاص جیسے کسی امید سے کہہ رہی تھی۔ ہاں مجھے پتہ تھا کہ شہریار بھائی اور فجر آپی کی شادی ہوئی ہے۔ شاہویز نے اعتراف کیا تھا اور اخلاص کے لیے اب وہاں رکنا مشکل ہو گیا تھا وہ باہر کی طرف بڑھی تھی شاہویز بھی اسکے پچھے ہی گیا تھا آج تو وہ اسے منا کر ہی رہے گا۔ وہ دونوں باہر آگئے تھے اور شاہویز بھاگ کر اسکے سامنے آیا تھا اور اسکو بازوؤں سے پکڑ کر ایک کونے میں لایا تھا۔ کیا بد تمیزی ہے شاہویز چھوڑو مجھے۔ اخلاص نے مزاہمت کی تھی۔ جب تک تم میری بات نہیں سنو گی تب تک نہیں چھوڑوں گا۔ شاہویز نے اکٹر کر کھا تھا۔ کیا سنو میں تمہاری بات تم ایک نمبر کے جھوٹے ہو۔ اخلاص اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی تھی لیکن شاہویز کی گرفت سخت تھی۔ کس نے تمہیں بتایا ہے یہ سب جو تم کہہ رہی ہو۔ شاہویز نے سنجیدگی سے کہا تھا اخلاص کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔ کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے خود سنا

## Posted On Kitab Nagri

ہے۔ اخلاص نے کہا تھا۔ کب سناء ہے تم نے۔ شاہویز ایک بار پھر سمجھدی گی سے بولا تھا بہت شوق ہے نہ تمہیں جاننے کا تو یہ لو سنوا اخلاص نے موبائل میں ایک آڈیو اسکو سنایا تھا جس میں شاہویز کہہ رہا تھا کہ وہ تو میرے لیے ایک پلے گرل ہے۔ شاہویز کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی اور اخلاص کے آنسو ایک بار پھر گستاخی کر رہے تھے۔ اب بولو کیا یہ تمہاری آواز نہیں ہے۔ اخلاص کی آواز بھیگ گئی تھی۔ شاہویز کے ماڈ دماغ سے ایک دم پر دے ہٹے تھے۔ ہاں یہ میری آواز ہے لیکن یہ میں تمہاری بات نہیں کر رہا یہ تو میں سا... وہ ابھی کچھ اور کہتا کہ اخلاص نے اسے روک لیا تھا۔ ہاں مطلب تم سارا کو کال کر کے سارا کو ہی بتا رہے تھے کہ وہ تو تمہارے لیے ایک پلے گرل ہے۔ اخلاص غصہ سے بولی تھی اور جانے انجانے میں اس نے شاہویز کو اس شخص کا نام بھی بتا دیا تھا۔ اچھا تو مطلب یہ زہر سارا کا ہے اسے اسکی قیمت چکانے پڑے گی۔ شاہویز نے تنخی سے سوچا تھا۔ وہ سرخ آنکھیں لیے جانے لگی تھی کہ شاہویز نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا۔ اور تم نے اسکی بات پر لیکین کر لیا۔ شاہویز ایک امید سے بولا تھا۔ میں بیو قوف تھی جو میں نے اسے جھپٹایا تھا لیکن اب لگتا ہے شاید نہیں جھپٹانا چاہیے تھا کیونکہ..... اخلاص ابھی کچھ اور کہتی کہ شاہویز نے اسے پھر سے بازوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا لیکن اس دفعہ اسکی نیلی آنکھیں چمک رہی تھی دل سے بوجھ ہٹ گیا تھا کیونکہ یہی اس کے لیے کافی تھا کہ وہ اس پر اعتبار کرتی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

اخلاص تم نے کہا تھا کہ اگر مجھ سے میرے دوستوں میں کوئی ناراض ہو جائے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا تم نے بلکل ٹھیک کہا تھا مجھے واقعی فرق نہیں پڑتا لیکن میں تمہیں ان دوستوں میں نہیں لاتا تم میرے لیے بہت خاص ہو میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تم وہ پہلی اور آخری لڑکی ہو جس سے میں نے اس جرم کی معافی مانگی ہے جو میں نے کیا ہی نہیں ہے یو آر ویری سپیشل ٹومی۔ شاہویز نے اسکی سیاہ آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں گاڑے کہا تھا اور اخلاص یک ٹک اسے دیکھے گی۔ اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔ بٹ یو ہرٹ می۔ وہ اب تیز آواز میں رورہی تھی۔ آیی ایم سوری میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے نرمی سے بولا تھا۔ دیکھو تم نے کیا حال کر دیا ہے اپنی آنکھوں کا رونا بند کرو پلیز مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ شاہویز نے محبت سے کہا تھا۔ تم بہت برے ہو۔ اخلاص نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ میں خود کو بدلتے دوں گا تم بدال لینا۔ شاہویز نے بے اختیار کہا تھا۔ اگر آپکی شکایتیں ختم ہو گئی ہو مجھ سے تو چلے اندر۔ شاہویز نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور اسکی بات پر اخلاص مسکرا دی تھی۔

.....م

حیلیمہ بیگم اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ شاہویز انکے روم میں آیا تھا انہوں نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے لیکن شاہویز نے دیکھ لیے تھے۔ کیا ہوا ممما آپ روکیوں رہی ہے۔ شاہویز فکر مندی سے

## Posted On Kitab Nagri

اسکے قریب آتے ہوئے بولا تھا نہیں بیٹا بس ایسے ہی۔ انہوں نے عارف صاحب کی تصویر ہٹاتے ہوئے کہا تھا اور شاہویز سمجھ گیا تھا۔ میں تمہارے پاس ہی آ رہی تھی مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔ حلیمه بیگم اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔ جی ممما مجھے بھی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ شاہویز نرمی سے بولا شاہویز تمہیں صد لیقی صاحب یاد ہے۔ حلیمه بیگم نے اسے یاد دلایا تھا۔ جی ممما وہ جو شہید ہو گیے تھے۔ شاہویز نے کہا تھا۔ اور انکی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ حلیمه نے ایک بار پھر بات ادھوری چھوڑ دی۔ ہاں ممالیکن آج آپ کو اچانک وہ لوگ کیوں یاد آ گیے۔ شاہویز شرارت سے بولا تھا۔ اچانک نہیں بیٹا وہ لوگ تو کبھی دل سے نکلے ہی نہیں تھے۔ حلیمه بیگم نے کرب سے کہا تھا۔ امی یار بات کیا ہے۔ شاہویز سخت بیزار ہوا تھا۔ تمہارے بابا کی خواہش تھی کہ انکی چھوٹی بیٹی سے تمہاری شادی ہو جائے۔ حلیمه بیگم نے نارمل انداز میں کہہ کر شاہویز کے سر پر بم پھوڑ دیا تھا۔ حلیمه یہ بات کبھی نہ کرتی لیکن انہوں نے اخلاص کو دیکھ لیا تھا اور انہیں یہ بھی پتہ تھا کہ شاہویز کو اخلاص پسند ہے۔ انکی بات سن کر شاہویز کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی۔ امی.... یہ آپ کیا کہہ رہی ہے... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ جو شاک کے عالم میں کھڑا تھا گڑ بڑا کر بولنے لگا لیکن الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ کیا مطلب شاہویز کیا تم اپنے مر حوم باپ کی خواہش پوری نہیں کرو گے۔ حلیمه بیگم غصے سے بولی تھی ہایے انکے یہ سر پر انتزدینے کی عادت

## Posted On Kitab Nagri

کسی دن بندے کی جان لے لے۔ مجھے کوئی اور پسند ہے ممما۔ شاہویز نے بے بسی سے کہا تھا۔ مجھے نہیں پتہ شاہویز تمہاری شادی صرف اس سے ہو گی اور اگر تم نے انکار کیا تو اپنے باپ کے ساتھ اپنی ماں کو بھی کھو دو گے۔ حلیمه بیگم نے اپنا آخری حرہ آزمایا تھا وہ سوچ رہی تھی اگر یہاں شہریار ہوتا تو فوراً سمجھ جاتا۔ لیکن ممما.... شاہویز نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تھا۔ شاہویز یا تمہاری ماں یا وہ لڑکی۔ حلیمه بیگم نے اسکی بات کاٹ دی تھی اور شاہویز کی دنیا تو جیسے تباہ ہو گئی تھی وہ کتنا خوش تھا لیکن شاید اسے اخلاص کے ساتھ خوش رہنے کا حق نہیں تھا اس نے تلخی سے سوچا تھا۔ ٹھیک ہے ممما اگر آپ ایسے خوش ہے تو میں بھی ایسے ہی خوش ہوں۔ اس نے بغیر حلیمه کی طرف دیکھے کہا تھا اسکا لہجہ ایسا تھا کہ حلیمه بیگم کا دل کیا کہ بتا دے اسکو کہ کون ہے وہ لیکن پھر خود کو مضبوط کر دیا تھا۔ شاہویز یہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ روم سے نکل گیا تھا اس کی حالت اس ہارے ہوئے شخص کی طرح تھی جو ایک چیز جیت جائے لیکن پھر بھی وہ اسکے پاس نہ ہو۔ اس نے اخلاص کو توجیت لیا تھا لیکن اپنی آزادی ہار گیا تھا وہ ایک بار پھر خالی ہاتھ رہ گیا تھا

<https://www.kitabnagri.com>

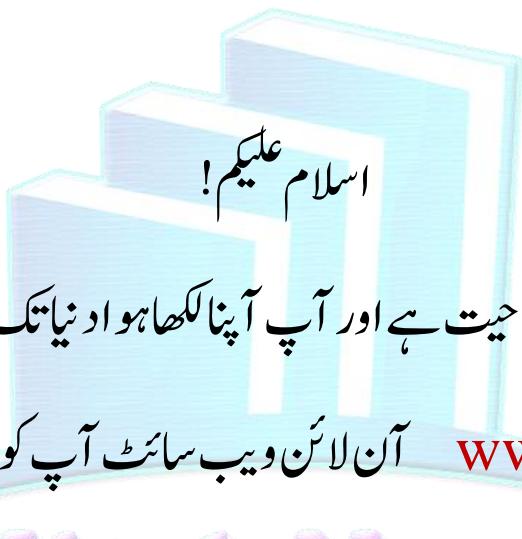
.....م

## Posted On Kitab Nagri

شہریار بیڈ پر لیٹا ہوا تھا فجر نے واشروم کا دروازہ کھولا تو اسکی نظر سیدھا شہریار پر پڑی تھی وہ بھی اسی کی طرف متوجہ تھا۔ والینی آپ کب جوانن کر رہی ہے۔ شہریار نے پوچھا تھا۔ آپ کے آفس کو تو میں کبھی بھی جوانن نہیں کر رہی البتہ میں کل جاب ڈھونڈنے جاؤں گی۔ فجر نے اسے اطلاع دی تھی۔ اور آپ کو لگتا میں آپ کو خود سے دور ہونے دونگا۔ شہریار اٹھ گیا تھا اب وہ اسکی جانب قدم بڑھا رہا تھا اور اسی وجہ سے تو فجر اسکے ساتھ کام نہیں کر رہی تھی۔ وہ.. وہ.. اسکے لہجے میں کچھ تھا جو فجر کو ہٹ بڑانے پر مجبور کر رہا تھا۔ کچھ نہیں والینی آپ کل سے آفس جوانن کر رہی ہے اب مجھے اپنی پی اے کے بغیر کام کرنے میں مزہ نہیں آتا۔ شہریار نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی تھی فجر یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔ اب ایسے بھی نہ دیکھو ورنہ پھر اگر کچھ کر دیا تو تم ناراض ہو جاؤ گی۔ شہریار شرارت سے بولا تھا اور فجر بوکھلا کر پیچھے ہٹی تھی۔ اچھ.. اچھا چلو اب تم جاؤ مجھے سونا ہے۔ فجر کو پتہ نہیں کیوں اسکی موجودگی میں اپنی حالت بگڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ والینی آج تو میں یہی رو نونگا۔ شہریار اسکے قریب ہوا اور اسکو بانہوں میں بھر کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔ فجر اسکی اس حرکت پر حیران تھی اسکی دھڑکنیں شور مچا رہی تھی اور شہریار اسکی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔ میکس والینی میں تو تمہیں صرف بیڈ تک لارہا تھا تم نے ہی کہا مجھے سونا ہے۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے آنکھ ماری تھی۔ فجر کو سمجھ نہیں آیا کیا کرے اس نے جلدی

## Posted On Kitab Nagri

سے شہریار کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا اور اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑی تھیں۔ دیکھو اگر تم آج چلے گئے نہ تو کل میں تمہارے لئے اپنے ہاتھوں سے کھانا بناؤ گی۔ فخر نے جان حضڑانے والے انداز میں کہا تھا۔ چلو سوچتے ہیں... لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھے کس کرنا ہو گا۔ شہریار نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے تھے۔ نہیں یہ تو غلط ہے۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو اد نیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارشیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو آنہجی ای میل کریں۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک چیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

فجر نے اپنے ہاتھ شہریار کے ہاتھوں سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔ تو پھر ٹھیک ہے میں نہیں جاتا۔ شہریار بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔ نہیں نہیں ٹھیک ہے میں کروں گی لیکن تمہیں آنکھیں بند کرنی پڑے گی۔ فجر بوکھلا کر کہہ رہی تھی اور ساتھ ہی اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا وہ سیدھا اسکے سینے سے لگی تھی۔ مجھے منظور ہے والینی۔ شہریار نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لی تھی۔ فجر نے اپنا ہاتھ اس کے سینے سے ہٹا کر اسکے چہرے پر رکھا تھا اور خود میں ڈھیر ساری ہمت مجتمع کر کے اپنے کپکپاتے لب شہریار کے ماتھے پر رکھے تھے۔ شہریار کو ڈھیر سارا سکون اپنے اندر محسوس ہوا تھا۔ فجر نے لب ہٹادیے تھے۔ چلواب اٹھو۔ فجر نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن شہریار کی گرفت سخت تھی۔ والینی آج چھوڑ دیا آئندہ نہیں چھوڑوں گا۔ شہریار منہ بنانا کر اٹھ گیا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔

.....م

یہ ایک کلب کا منظر تھا میوزک کی تیز آوازنے باقی آوازوں کا گلہ گھونٹ دیا تھا۔ یہاں پر لوگوں کا ایک ہجوم تھا اور یہاں موجود ہر شخص کے ہاتھ میں حرام تھی۔ ڈانس فلور پر تمام لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ ناج رہے تھے یہ وہ جگہ تھی جہاں بے حیائی اپنے عروج پر تھی لڑکے اور لڑکی کی تمیز باقی نہیں رہی

## Posted On Kitab Nagri

تھی۔ اسی کلب کے ایک روم میں وہ بلیک شرٹ پہنے ہوئے تھا جس پر عجیب بے حیا تصویر تھی۔ وہ کاونچ پر کچھ اس ادا سے بیٹھا تھا کہ اسکے ایک ہاتھ میں شراب تھی اور دوسری طرف ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے بیلو گلر کی انہائی شارت ڈریس پہنی ہوئی تھی جو بمشکل اس کے جسم کا کچھ حصہ چھپا یہ تھا۔ وہ لڑکی اس سے اس قدر چپک کر بیٹھی تھی کہ وہ اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔ اسکے سامنے ہی ایک اور لڑکا سر جھکائے کھڑا تھا۔ باس اس لڑکے کا پتہ چل چکا ہے۔ اس لڑکے نے اطلاع دی تھی۔ کون ہے وہ؟ بہرام کی سرد آواز اس پورے کمرے میں گونجی تھی۔ وہی لڑکا ہے جو اسکے ساتھ یونیورسٹی میں ہوتا ہے۔ اس لڑکے کی خوفزدہ آواز ایک بار پھر سے آئی تھی۔ بہرام غصے سے اٹھ کر اس لڑکے کے قریب آیا تھا اور اسے کالر سے پکڑ لیا تھا۔ مجھے وہ لڑکا ہر حال میں اپنے سامنے چاہیے سمجھے تم۔ بہرام غصے سے دھاڑا تھا۔ اور اس لڑکے کو دور پھینکا تھا۔ لیس سر وہ لڑکا اٹھ کر باہر چلا گیا تھا اور پیچے بہرام غصے سے آگ بگولہ ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

.....م.....

اخلاص آج بلیک عبا یے کے ساتھ بلیک نقاب کیے یونیورسٹی آئی تھی۔ وہ معمول کے مطابق آج بھی ہشاش بشاش تھی لیکن شاہویز آج خلاف معمول کھویا کھویا لگ رہا تھا۔ اخلاص نے نوٹ کیا تھا کہ آج

## Posted On Kitab Nagri

اس نے کسی سے بات نہیں کی تھی۔ سارا جو واقعہ واقعہ سے اس سے کچھ بات کر رہی تھی اسے بھی ڈپٹ کر چپ کر دیا تھا۔ اخلاص کی طرف اس نے دیکھا، ہی نہیں تھا اس میں ہمت ہی نہیں تھی ان سیاہ آنکھوں میں جھانکنے کی جس کے اس نے خواب دیکھے تھے۔ بریک میں سارا باہر گئی تھی۔ اخلاص اٹھ کر سارا کی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔ کیا ہوا ہے شاہویز تم بہت پریشان لگ رہے ہو۔ اخلاص نے نرمی سے کہا تھا۔ نہیں کچھ نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے۔ شاہویز نے نظریں چڑا کر کہا تھا اب وہ کیا کہتا اسے کہ کل تک جس کے خاص ہونے کے دعوے کر رہا تھا آج اسے ہی چھوڑ دیا تھا۔ میں تمہاری دوست ہوں تم مجھے بتاسکتے ہو۔ اخلاص کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا تھا سو ایک بار پھر پوچھ لیا تھا۔ کہانہ ٹھیک ہوں مر نہیں رہا میں۔ شاہویز غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اسے کچھ بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ اٹھ گیا تھا اخلاص کو لگاؤ رہا ہے کیونکہ اسے اسکی آنکھوں میں نمی دکھی تھی وہ اسکے پیچے جانا چاہتی تھی لیکن اسے لگا شاید اسے اسوقت تہائی کی ضرورت ہے اسیے نہیں گئی اور باقی پورا دن شاہویز کلاس میں نہیں آیا تھا شاید وہ گھر چلا گیا تھا۔ <https://www.kitabnagri.com>

.....م.....

## Posted On Kitab Nagri

فخر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی کہ اسکے فون پر کال آئی تھی اس نے فون اٹھایا تھا۔ السلام علیکم آنٹی کیسی ہے آپ۔ فخر نے انتہائی خوش اسلوبی سے بات کی تھی۔ و علیکم السلام بیٹا۔۔۔ دوسری جانب سے انتہائی خوشگواری سے بات کی گئی تھی۔ وہ دراصل مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ حلیمه نے اپنا مقصد بتایا تھا۔ جی آنٹی آپ پوچھ کیوں رہی ہے۔ فخر خوشگواری سے بولی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اخلاص کو شاہویز کا نام دے دے۔ فخر انکی بات حیران ہوئی تھی اسے شاہویز پسند تھا لیکن اس نے ایسا تو کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔ آپ اپنی مماسے بات کر لے میں فیصلے کا انتظار کروں گی۔ حلیمه نے فخر کی خاموشی سمجھتے ہوئے پھر سے بات کی تھی۔ ٹھیک ہے آنٹی میں ممما اور اخلاص سے رات تک بات کرتی ہوں پھر آپ کو بتاتی ہوں۔ فخر نے نارمل انداز میں کہا تھا۔ اوکے بیٹا ٹیک یورٹائم مجھے امید ہے فیصلہ ہمارے حق میں ہو گا۔ حلیمه بیگم نے کال کاٹ دی تھی اور پچھے فخر عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گئی تھی۔ اسے اخلاص کے لیے شاہویز کا پروپوزل اچھا گا لیکن اخلاص کی شادی کا انہوں نے نہیں سوچا تھا۔

شام کو فخر سعدیہ بیگم سے بات کرنے آگئی تھی انہیں اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ وہ شاہویز سے مل چکی تھی اور انہیں وہ کافی سلب جھاہوا لگا تھا۔ اب اخلاص کی رضامندی باقی تھی اور اس سے

## Posted On Kitab Nagri

فخر اکیلے میں بات کرنے کی تھی۔ وہ دونوں اخلاص کے روم میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی فخر نے موقع دیکھتے ہی بات کا آغاز کیا تھا۔ گڑیا تمہیں شاہویز کیسا لگتا ہے؟ فخر نے بغیر تمہید باندھے کہا تھا۔ کیا مطلب آپ کیسا لگتا ہے۔ اخلاص اس اچانک سوال پر حیران ہوئی تھی۔ مطلب اچھا ہے یا برا۔ فخر نے آسان ساسوال پوچھا تھا۔ اچھا ہے آپ وہ میرا دوست ہے۔ اخلاص نے جوش سے کہا تھا۔ فخر مسکرا دی۔ تو کیا تم اسکے بارے میں دوست سے آگے سوچنا چاہتی ہو۔ فخر نے کھل کر بات کی تھی اور اسکی بات پر اخلاص کے گال سرخ ہوئے تھے فخر نے اسکی حالت دیکھ کر قہقہہ لگایا تھا۔ میری پیاری گڑیا اگر اتنا شرمادگی تو بات آگے کیسے بڑھے گی۔ فخر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کارشہ آیا ہے تمہارے لیے اگر تم چاہو تو ہم ہاں کر دیتے ہیں۔ فخر نے محبت سے اسکے چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا اور اخلاص کے آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ گڑیا اگر تم نہیں چاہتی تو مجھے بتا دو ہم انکار کر دے گے۔ فخر کو لگا وہ اس رشتے کی وجہ سے رورہی ہے۔ نہیں آپی وہ بہت اچھا ہے آپ کو پتہ ہے اس بہرام سے بھی اس نے مجھے بچایا تھا وہ میری حفاظت کرتا ہے۔ اخلاص نے روتے ہوئے کہا تھا۔ اس کا مطلب میری گڑیا راضی ہے۔ فخر نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا اور اخلاص نے ہلکے سے سر کو جنبش دی تھی۔ فخر کا دل کیا اس معصوم گڑیا کی معصومیت پر قہقہہ لگا کر ہنسے۔

## Posted On Kitab Nagri

فجر رات کو اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تھی۔ شہریار سامنے ہال میں صوفے پر بیٹھا اپنے فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ آواز پر اس نے اوپر دیکھا تھا۔ فجر کو بے اختیار کھانا بنانے والی بات یاد آئی تھی اور آج وہ آفس بھی نہیں گئی تھی۔ شہریار اب صوفے سے اٹھ گیا تھا اور قدم اسکی جانب بڑھانے لگا فجر کا سانس اٹک گیا تھا لیکن شہریار اسکے پاس سے گزر کر باہر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔ فجر کا دل بیٹھ گیا تھا اسے لگا وہ ناراض ہو گیا ہے۔ وہ بھاگ کر اسکے پچھے باہر آئی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ شہریار نے حیرانگی سے پچھے مڑ کر دیکھا تھا۔ فجر بے اختیار اسکے کچھ اور قریب ہوئی تھی۔ دیکھو میں چاہتی تھی ہم دونوں ساتھ میں کھانا بنایے اس لیے نہیں بنایا۔ فجر نے آنکھیں جھکا کر اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر کھا تھا۔ شہریار کا ضبط ٹوٹنے لگا تھا لیکن پھر خود کو نارمل کر دیا کیونکہ ابھی تو اسے نخرے دکھانے تھے۔ لیکن میں نے کھانا کھایا ہے۔ سپاٹ لبج کے ساتھ چہرے پر سرد تاثرات سجائی وہ گویا ہوا اس کے لیے اس لبج میں بات کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا اس کی ساری زندگی لوگوں سے ایسے ہی بات کرنے میں گزری تھی۔ فجر کو اس کا لہجہ ڈرانے پر مجبور کر گیا تھا لیکن پھر خود کو سنبھال لیا۔ لیکن میں نے تو نہیں کھایا۔ اب کے اس نے آنکھیں اٹھایی تھی وہ بھوری آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شہریار نے منہ موڑ لیا تھا۔ اندر کھانا پڑا ہے جاؤ جا کر کھالو۔ وہی لہجہ لیکن اس دفعہ اس نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی فجر کے ہاتھوں پر

## Posted On Kitab Nagri

رکھا تھا اور پھر اسکی گرفت سے بہت نرمی کے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑوالیا تھا اس کا دل تو کیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے وہی پکڑی رہے لیکن دل کی سن کون رہا تھا۔ نہیں کھانا مجھے تمہارا کھانا جاؤ جا کر خود کھالو۔ فجر نے اسے ایک دھکا دیا تھا وہ جا کر اپنی گاڑی سے لگا تھا۔ شہریار نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا تھا۔ مجھے آپ کل اپنے آفس میں نظر آئی چاہیے۔ شہریار نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا اور اسے چھوڑ کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ فجر کو آج وہ وہی پرانا والا شہریار لگا تھا۔ اسے شہریار پر غصہ نہیں تھا کیونکہ غلطی اسکی تھی اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھی جو اپنی غلطی کے باوجود اکٹ کر چلتے ہیں اب اسے شہریار کو منانा تھا۔

.....م.....

یہ وہی کلب تھا جہاں بہرام اس دن آیا تھا بلکہ بہرام کی راتیں یہاں ہی تو گزرتی تھی یہ کلب اسکے والد کا تھا اس کا باپ ایک سیاستدان تھا اور بہرام انکی بگڑی ہوئی اولاد بہرام کا ہر کام انکی مرضی کے خلاف ہی ہوتا تھا۔

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

وہ اسی طرح ہاتھ میں حرام پکڑے ہوئے صوف پر بیٹھا تھا اور اسکے سامنے وہی لڑکا سر جھکائے کھڑا تھا۔ سر آپ نے جس لڑکے کو اٹھوانے کا کہا تھا وہ مشہور سنگر شہریار آندی کا بھائی ہے اسکو اٹھوانا صحیح نہیں ہو گا اگر ہم اس لڑکی کو اٹھوا لے تو وہ خود ہمارے جال میں پھنس جائے گا۔ وہ لڑکا اسے انفارم

## Posted On Kitab Nagri

کر رہا تھا۔ خبردار جو اسکو ہاتھ بھی لگایا تو وہ میری ہے صرف میری۔ بہرام غصے سے بولا تھا سر ہم انکو نقصان نہیں پہنچائیں گے اگر اس طرح کرے گے تو آپ کا نام نہیں آئے گا۔ اس لڑکے نے اسکو سمجھا نے والے انداز میں کہا تھا لیکن انہتائی ادب سے۔ تم لوگوں کو جو بھی کرنا ہے کرو لیکن مجھے ہر حال میں وہ لڑکا چاہیے۔ بہرام غصے سے دھاڑا تھا وہ لڑکا باہر نکل گیا تھا۔ میں بھی دیکھتی ہوں کیسے شادی کرتی

ہے تو اس سے بہرام خود سے بڑھتا یا تھا <https://www.kitabnagri.com>



..... م.....

شاہویز آج یونیورسٹی نہیں گیا تھا۔ اسکی حالت انہتائی خراب ہو گئی تھی من چاہے لوگوں کا بچھڑنا انسان کو ایسی اذیت میں مبتلا کر دیتا ہے جونہ بتایی جاسکے اور نہ ہی چھپائی جاسکے۔ شاہویز کو تیز بخار تھا وہ صح سے اپنے روم سے نہیں نکلا تھا فخر نے حیلہ بیگم کو خوشخبری سنادی تھی لیکن انہوں نے شاہویز کو اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔ شاہویز کا تعلق ان سب میں اللہ سے مضبوط ہو گیا تھا وہ جو کبھی ایک نماز بھی نہیں پڑھتا تھا آج پانچ نمازیں پڑھنے لگ گیا تھا۔

وہ اپنے روم میں بیڈ پر لیٹا تھا کہ اسے اپنے فون کی آواز آئی تھی اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو اس پر مایی پرسن لکھا ہوا آرہا تھا اس نے کال اٹھا لیا تھا۔ السلام علیکم شاہویز۔ دوسری جانب سے بہت گرم جوشی

## Posted On Kitab Nagri

سے سلام کیا گیا تھا اور اس آواز میں اللہ نے شاہویز کلیئے الگ سکون رکھا تھا۔ و علیکم السلام جی اخلاص۔ شاہویز نے کٹے کٹے انداز میں کہا تھا۔ و... وہ مجھے... میرا مطلب ہے.. اخلاص نے کال تو کر لیا تھا لیکن اب چکچار ہی تھی کہ وہ کیا سمجھے گا اتنی فری ہوں میں۔ ہاں اخلاص کیا ہوا ہے میں سن رہا ہوں اگر کوئی مسلہ ہے تو آپ مجھے بتاسکتی ہے۔ شاہویز پریشانی سے سیدھا ہوا تھا۔ نہیں ریلیکس ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ بس میں کہہ رہی تھی کہ تمہاری طبیعت اب کیسی ہے۔ اخلاص نے معصومیت سے کہا تھا۔ شاہویز کے لبوں کو ایک نرم مسکراہٹ نے چھووا تھا۔ پتہ نہیں کیسا ہوں تمہیں کیسا لگ رہا ہوں۔ شاہویز نے عجیب سے انداز میں کہا تھا اور اخلاص کو کہا ایسی باتیں سمجھ آتی تھی۔ کیا مطلب شاہویز تم میرے پاس تو نہیں ہوں مجھے کیسے پتہ ہو گا۔ اخلاص نے مسکرا کر کہا تھا اسے لگا وہ مذاق کر رہا ہے۔ لیکن تم تو ہمیشہ میرے پاس ہی رہتی ہو۔ شاہویز نے ذو معنی بات کی تھی۔ کیا ہوا ہے شاہویز تم ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو دیکھو مجھے فکر ہو رہی ہے۔ اخلاص پریشانی سے کہہ رہی تھی اور شاہویز ایک بار پھر مسکرا دیا لیکن اگر تم اسکی اس مسکراہٹ کو دیکھ لیتے تو تمہیں رونا آ جاتا۔ تم پریشان نہیں ہوا کرو تم بس آرام کرو۔ شاہویز نے اسے پر سکون کرنے کے لیے کہا تھا۔ تم کل آو گے۔ اخلاص نے بات بدی تھی۔ پتہ نہیں میرا دل کہتا ہے یہ کل کبھی آئے ہی نہ۔ شاہویز کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ تم ایسی باتیں کرتے ہوئے بلکل بھی اچھے

## Posted On Kitab Nagri

نہیں لگ رہے تم کل آؤ گے مطلب آؤ گے اور اگر تم نہیں آئے تو میں تم سے بات نہیں کروں گی پھر اور تمہیں کال بھی نہیں کروں گی۔ اخلاص نے پھوٹ کی طرح کہا تھا۔ اچھا ٹھیک ہے میں آ جاؤ نگا۔ شاہویز نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔ اوکے اللہ حافظ۔ اخلاص نے بغیر اسکی سنے کال کاٹ دی تھی اور پیچھے شاہویز اسکی باتوں کو سوچ کر مسکرا تارہا۔

.....م

فجر آج آفس گی تھی اس نے سوچا کہ وہ شہریار سے آفس میں معافی مانگ لے گی لیکن یہاں آکے اسے پتہ چلا کہ صاحب تو ابھی آئے ہی نہیں ہے۔ آج اسے بہت سارا کام تھا اس لیے وہ آتے ہی کام میں مصروف ہو گی تھی۔ اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ مس فجر سر آگئے ہیں اور آپکو میٹنگ کے لیے کانفرنس روم میں بلار ہے ہیں۔ مردہ نے انفارم کیا تھا اور فجر کا دل کیا کہ اگر ابھی وہ سرا سکے سامنے ہوتا تو اس کا سر دو ٹکڑے کر دیتی۔ آپ جائیے میں آتی ہو۔ فجر ہلاکا سا مسکرا دی۔ فجر اپنا کام ختم کر کے سیدھا کانفرنس روم کی جانب بڑھی تھی وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوئی تھی روم پہلے ہی کچھ بھرا ہوا تھا سے لگا شاید وہ سب سے لیٹ ہے۔ جیسے ہی وہ اپنی چیئر پر بیٹھی تھی شہریار اندر داخل ہوا تھا اور بغیر اسکی طرف دیکھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا پوری میٹنگ کے دوران شہریار نے ایک نظر بھی اسکو نہیں

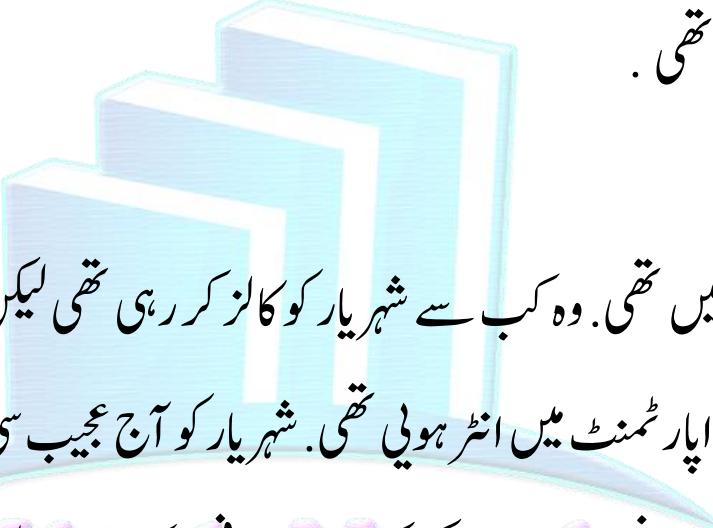
## Posted On Kitab Nagri

دیکھا تھا اور فجر جو شہریار کو منانے کے ارادے سے آئی تھی اب خود اسے اس پر غصہ آ رہا تھا۔ مینگ ختم ہونے کے بعد سب سے پہلے فجر اپنی چیز سے اٹھی تھی۔ شہریار جو کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا اس کے اس حرکت پر ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔ بیٹھ جائیں مس فجر مجھے آپ سے کام ہے۔ سپاٹ لبجے میں کہہ کروہ پھر سے اس شخص کے ساتھ مصروف ہو گیا تھا فجر ناچار بیٹھ گئی تھی۔ روم سارا خالی ہو گیا تھا۔ شہریار اب اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔ فجر جو آگ بگولہ ہوئے بیٹھی تھی اٹھنے ہی والی تھی کہ شہریار نے اس کے چیز کے ہینڈ لز پر اپنے ہاتھ رکھے تھے اور اسکی چیز کو دیوار سے ٹکادیا تھا۔ کہاں جا رہی تھی آپ۔ سوال پوچھا گیا تھا۔ میری مرضی جہاں بھی جاتی۔ فجر غصے سے بولی تھی۔ نہیں میری جان آپکی مرضی نہیں چلے گی یہاں اور شاید آپکو وہ رو لزیاد نہیں ہے اگر یاد نہ ہو تو میں دوبارہ بنا سکتا ہوں۔ شہریار نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔ میں نہیں مانتی ان رو لز کو بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے وہ رو لز۔ فجر غصے میں کہہ کر اٹھنے لگی تھی کہ شہریار نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور وہ پھر سے اس چیز پر بیٹھ گئی تھی۔ شہریار چھوڑو مجھے اگر کوئی آگیا تو۔ فجر نے اسکو گھور کر کہا تھا۔ والی کوئی نہیں آتا اور اگر کوئی آیا بھی تو میں کیا کسی سے ڈرتا ہوں۔ شہریار نے اپنے لبجے میں کہا تھا۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہم کیوں کسی سے ڈرے۔ فجر نے اپنا ہاتھ شہریار کے گردن میں ڈالتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اور اٹھ گئی تھی شہریار کو اپنی بیوی کی حرکت پر حیرانی ہوئی تھی۔ لیکن وہ کیا ہے نہ تمہاری بیوی کو پھر بھی ڈر لگتا ہے۔ فخر نے اسکو دھکا دیا تھا اور وہ اسی کرسی پر گر گیا جہاں ابھی فخر بیٹھی ہوئی تھی۔ دیکھو والینی میں نے تمہیں معاف نہیں کیا مجھے یاد ہے۔ شہریار سنجیدگی سے بولا تھا۔ ہاں تو آئیں ایم سوری فخر نے اپنا سر تھوڑا ٹھیڑا کر کے کہا تھا۔ نہیں ایسے نہیں۔ شہریار یہ کہہ کر روم سے نکل گیا تھا اور پچھے فخر اسکے موڈ سونگ پر حیران تھی۔

.....م



فخر اپنے اپارٹمنٹ میں تھی۔ وہ کب سے شہریار کو کالز کر رہی تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔ تقریباً بارہ بجے شہریار کی گاڑی اپارٹمنٹ میں انتہر ہوئی تھی۔ شہریار کو آج عجیب سی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اوپر روم کی طرف پریشانی سے بڑھا تھا کیونکہ اس نے فخر کے اتنے کالزا بھی دیکھتے تھے۔ اس نے جیسے ہی روم کا دروازہ کھولا تھا خلاف معمول ہر طرف اندر ہیرا تھا۔ دروازہ بند ہو گیا تھا۔ والینی کیا آپ یہاں ہے؟ شہریار نے آگے بڑھ کر اسے آواز دی تھی۔ اسے اپنے پیروں کے نیچے کوئی نرم شے محسوس ہوئی تھی۔ شہریار کو اب تھوڑا بہت دکھ رہا تھا یہ گلاب کی پیتاں تھی۔ ایک نرم مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھر گئی تھی ابھی وہ تھوڑا آگے بڑھتا کہ لائٹ آن ہو گئی تھی بلیو گلر کی نائٹ بلب میں اس نے پورے

## Posted On Kitab Nagri

کمرے پر ایک نظر دوڑای تھی۔ پورے روم میں غبارے بکھرے ہوئے تھے جو سینگ کے ساتھ اٹھ تھے اور ان غباروں کے ساتھ تار کی مدد سے کارڈ ز اٹھ کیے تھے جن پر سوری لکھا تھا۔ گلاب کی پتیاں کچھ بیڈ پر بکھری تھیں اور کچھ زمین پر ان سے بھی سوری لکھا گیا تھا۔ سامنے ٹیبل پر اسے ایک پیزہ رکھا ہوا دکھائی دیا تھا اسکی معصوم بیوی کے انوکھے کام۔ اسکی مسکراہٹ مزید گھری ہوئی تھی اور ساتھ ہی ایک پیک تھا شاید گفت پیک۔ اس سب میں اسے اپنی دشمن جاں کھیں نظر نہیں آئی تھی۔ اسے اپنی متلاشی نظریں پورے کمرے میں دوڑای تھیں لیکن وہ اسے کھیں نہیں دکھی شہریار تھوڑا آگے آیا تھا اسے تیز سرخ رنگ کا دوپٹہ نظر آیا تھا اور اسکے ساتھ ہی اسے فجر بیڈ کے ساتھ بیٹھی نظر آئی تھی۔ شہریار ایک پل کے لئے سانس لینا بھول گیا تھا۔ فجر نے سرخ فراک کے ساتھ اپنے سیاہ آبشار جیسے بال کھلے چھوڑے تھے۔ ڈارک ریڈ کلر کی لپسٹک لگا کر آج وہ اسکا ضبط آزمائی تھی۔ شہریار کے دل کی رفتار اسے اس سراپے میں دیکھ کر تیز ہوئی تھی جبکہ دوسرا جانب فجر ایک پر سکون نیند میں ڈوبی ہوئی تھی اور اس طرح وہ اسے اور بھی معصوم لگ رہی تھی۔ شہریار جا کر اسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ بغور اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا اس نے ایک ہاتھ سے اسکے چہرے پر آئی لٹھٹائی تھی۔ فجر کو اپنے چہرے پر کسی کے نظروں کی تپیش محسوس ہوئی تھی۔ اس نے بمشکل نیند سے بھری ہوئی آنکھیں کھوئی تھی اور

## Posted On Kitab Nagri

شہریار ایک بار پھر ان آنکھوں کا دیوانہ ہوا تھا۔ کاجل سے بھری سہری آنکھوں نے بھوری آنکھوں میں دیکھا تھا۔ واپسی معافی مانگنے کا ارادہ تھا یا جان نکالنے کا۔ شہریار نے اسکے سراپے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ جاؤ فضول انسان مجھے تم سے بات نہیں کرنی سارا موڈ خراب کر دیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پیپٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)  
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

فخر نے منہ موڑتے ہوئے کہا تھا۔ شہریار اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اسے بہت نرمی سے اپنی جانب کھیچ لیا تھا۔ والینی میں تھوڑا مصروف تھا آئی ایم سوری۔ شہریار نے اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا تھا۔ وہ کچھ دیر اسے ایسے ہی خود سے لگا کر کھڑا رہا پھر وہ اسے بانہوں میں بھر کر ٹیبل کے قریب لا یا تھا۔ والینی ویسے آپ نے پیزہ کیوں منگوا�ا ہے۔ شہریار کو اسکی یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی۔ لوگ عموماً ایسے موقعوں پر کیک لاتے ہیں میں نے سوچا کچھ نیا ہو جائے۔ فخر اس کے شرط کے بٹن سے کھیلتے ہوئے بولی تھی۔ والینی لیکن آپ نے اپنے لیے مشکل کر دی کیونکہ اس سراپے میں آپ میری نیت خراب کر رہی ہے۔ شہریار اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا فخر ہڑ بڑا کر اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی لیکن شہریار نے اسے پھر سے اپنے بانہوں میں بھر دیا تھا۔ آج نہیں والینی یو آرآل ماین۔ وہ آگے بڑھ کر اسے بیڈ تک لا یا تھا اور بہت نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔ فخر کو اپنا تنفس بگڑتا محسوس ہو رہا تھا لیکن آج اسکی نہیں چلنے والی تھی۔ <https://www.kitabnagri.com>

.....م

## Posted On Kitab Nagri

آج اخلاص کی یونیورسٹی میں کلچرل ایونٹ تھا۔ اخلاص نے گرین کلر عبایے کے ساتھ بیک کلر کا نقاب کیا ہوا تھا آج اسے لیٹ آنا تھا اس لیے اس نے گھر میں انفارم کر دیا تھا۔ شاہویز نے گرے کلر کی پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی آستین کہنیوں تک فولڈ کر کے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ایک ہاتھ میں برینڈ ڈ واچ پہنے آج وہ کافی اچھا لگا رہا تھا۔ اخلاص اور شاہویز ایک ساتھ بیٹھے تھے ساتھ میں سارا بھی تھی شاہویز کی طبیعت آج تھوڑی ٹھیک تھی۔ اخلاص اور شاہویز نے پار ٹیسپیٹ نہیں کیا تھا لیکن سارہ نے کیا تھا سو وہ جلد وہاں سے اٹھ گئی تھی۔ کیا تمہاری طبیعت اب ٹھیک ہے۔ اخلاص نے پوچھا تھا۔ ہاں ٹھیک ہے لیکن درد کم نہیں ہو رہا۔ شاہویز کا دل کیا اسے بتا دے لیکن پھر چپ ہو گیا تھا۔ کیوں کہا درد ہو رہا ہے مجھے بتاؤ میں پین کلرز لے آتی ہوں۔ اخلاص پریشانی سے اٹھ گئی تھی شاہویز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھایا تھا۔ اندر درد ہے وہ پین کلرز سے ختم نہیں ہو گا۔ شاہویز درد سے بولا تھا۔ شاہویز کیا ہوا ہے مسلہ کیا ہے۔ اخلاص پریشان ہو گئی تھی۔ تم ہو مسلہ میرا مسلہ تم ہو جب سے آئی ہو میری زندگی سے سکون ختم ہو گیا ہے تم چلی کیوں نہیں جاتی۔ شاہویز یہ نہیں بولنا چاہتا تھا وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ تم سے ہی میرا سکون ہے تم ہمیشہ میرے پاس رہو سائبان کی طرح تم میرے ہر مشکل کا حل ہو لیکن وہ یہ سب اسے نہیں کہہ سکتا تھا۔ وہ اسے خود سے بد ظن کر رہا تھا وہ چاہتا تھا جس تکلیف میں

## Posted On Kitab Nagri

اس وقت وہ ہے اس میں اخلاص نہ ہو۔ اخلاص اسکی باتیں سن کر حیران تھی کیا تھا یہ شخص جو کبھی اسے آسمان پر بٹھاتا اور کبھی اسے زمین پر ٹھنڈتا۔ ٹھیک ہے اگر میں اتنی ہی بڑی ہوں تو آئندہ تم اخلاص ملک کو اپنے قریب نہیں دیکھو گے۔ اخلاص غصے سے اٹھ کر چلی گئی تھی اور پیچھے وہ اکیلا رہ گیا تھا بلکل اکیلا۔ اسے لگا اس کی دنیا ختم ہو گئی ہے وہ سن دماغ کے ساتھ گھر آیا تھا اور حلیمه بیگم کے گلے لگ کر بچوں کی طرح دھاڑے مار کر رویا تھا۔ کیا ہوا میرا بچہ۔ حلیمه بیگم نے ندامت سے کہا تھا جانتی تھی اسکی اس حالت کی ذمہ دار وہی ہے۔ ماما میں نے اسے خود سے دور کر دیا ممکن مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔ وہ بچوں کی طرح روکر کہا تھا وہ ایک مرد تھا جسے محبت ہو یہی تھی اور آج وہ اپنی محبت کو چھوڑ کر آیا تھا حلیمه بیگم اپنے سر پر انگر پر ایک ہزار بار لعنت بھیجتی گویا ہو یہی تھی۔ شاہویز اخلاص صدیقی صاحب کی بیٹی ہے میں نے تمہارا رشتہ اخلاص سے تھا کیا ہے۔ حلیمه بیگم کی آواز تھوڑی تیز ہو گئی تھی۔ شاہویز حیران سا انہیں دیکھے جا رہا تھا اسے لگا شاید یہ کوئی خواب ہے وہ پلک نہیں جھپک رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں یہ منظر غائب نہ ہو جائے۔ ماما آپ سچ کہہ رہی ہے۔ شاہویز نے بے یقینی سے کہا تھا۔ ہاں میرا بچہ یہ سچ ہے۔ حلیمه بیگم نے نم آنکھوں سے بتایا تھا۔ ماما آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا آپکو یہ مجھ سے نہیں چھپانا چاہیے تھا۔ شاہویز اب شکوہ کر رہا تھا۔ اسکے دل سے اسوقت اس کارب ہی واقف تھا اسے لگا جیسے اسے دوبارہ

## Posted On Kitab Nagri

زندگی مل گئی اور وہ غلط تو نہیں تھا کیونکہ اخلاص اسکی زندگی ہی تھی۔ بیٹا آپی ایم سوری میں تو تمہیں سر پر انزدینا چاہتی تھی۔ حلیمه بیگم نے ندامت سے کہا تھا۔ تھینک یو ماما۔ شاہویز اب انکے گلے لگ کر مسکرا یا تھا لیکن اسکی آنکھیں اب بھی نم تھیں۔

اخلاص وہاں سے اٹھ کر یونیورسٹی کے بیک سائنس میں آگئی تھی وہ بیچ پر بیٹھ کر شاہویز کے الفاظ کو دماغ سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسکے الفاظ اسکے ساعتوں میں اب بھی گونج رہے تھے۔ اسے لگا کسی نے اسے دھتکار دیا ہے۔ وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اسکی ساعتوں میں اسوقت یہی الفاظ گونج رہے تھے اسکی آنکھیں بھیگ گئی تھی لیکن اسے ہوش کہا تھا اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی اخلاص کو اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں کھولتی وہ اس دنیا سے بے خبر نیند کے آغوش میں چلی گئی تھی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔

.....م

فجر اور شہریار آفس میں بیٹھے تھے۔ شہریار کی نظریں بھٹک کر اسکے چہرے کا طواف کرتی لیکن اس دشمن جاں نے تو ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا شہریار اب بور ہوا تھا۔ کچھ سوچتے ہوئے اسکی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں چمکی تھی۔ مس فجر آپ یہاں آئے یہ کیسے کام کیا ہے آپ نے۔ شہریار نے بغیر اسکی طرف دیکھے رعبدار آواز میں کہا تھا۔ فجر حیران ہوئی تھی کیونکہ اس نے سارا کام ٹھیک ہی کیا تھا۔ وہ اٹھ کر ٹیبل کے دوسرے سائنس پر کھڑی ہو گئی تھی۔ مس فجر میں نے کہا یہاں آئے۔ شہریار نے اپنی چیز کے قریب اشارہ کر کے بتایا تھا۔ فجر چپ چاپ اسکے قریب جا کر کھڑی ہوئی تھی۔ کہاں؟ فجر نے حیرانی سے کہا تھا۔ یہاں پر آپ اس فائل کو دیکھے۔ شہریار بمشکل مسکر اہٹ روکے کہہ رہا تھا۔ فجر تھوڑا جھکی تھی اب منظر کچھ یوں تھا کہ فجر کو شہریار کے سانسوں کی تیش اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔ کہاں پر ہے سب کچھ ٹھیک تو ہے۔ فجر سیدھا ہوتے ہوئے بولی تھی۔ ارے والینی ایک تو آپکو کچھ دکھتا بھی نہیں ہے۔ شہریار نے اسے ہاتھ سے کھینچا تھا اور وہ سیدھا اس کی گود میں گری تھی۔ ش... شہریار کوئی آجائے گا۔ فجر بوکھلا کر کہہ رہی تھی۔ والینی میں تو آپکو آپکی مسٹیک دکھارا تھا۔ شہریار بے نیازی سے بولا تھا۔ نہیں تم خود ہی ٹھیک کرلو تم کیا کرو گے جب سارا کام مجھ مخصوص سے ہی کرواوے گے۔ فجر اسکو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ میں... میں آپکو دیکھوں گا۔ شہریار نے اپنے لب اسکے نقاب میں چھپے گال پر رکھے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp 0335 7500595](https://wa.me/03357500595)

فخر ابھی کچھ کہتی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ فخر بوكھلا کر اٹھنے لگی تھی لیکن شہریار کی گرفت مضبوط تھی۔ یہ عالیہ۔ شہریار عالیہ کی جانب متوجہ ہوا تھا اور عالیہ سامنے کامنڈر دیکھ کر شاکڑ تھی۔ فخر ملامت نظروں سے شہریار کو دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ عالیہ نے ایک

## Posted On Kitab Nagri

ناگوار نظر فجر پر ڈالے کہا تھا جو ابھی بھی ویسی ہی بیٹھی تھی۔ آئی ایم بزی ناؤ۔ شہریار نے مغرور لجھے میں کہا تھا۔ فجر اس کا جواب سن کر ساکت تھی اسے سمجھنے نہیں آیا کہ آخر وہ مصروف کس کام میں ہے۔ بٹ اٹس ارجمنٹ۔ عالیہ نے روکھے لجھے میں کہا تھا۔ اگر وہ کہہ رہی ہے تو تم اس کی بات سن لو۔ فجر نے سر گوشی کی تھی۔ او کے گواہیڈ۔ شہریار کی گرفت تھوڑی ہلکی ہو یہی تھی اور فجر جھٹ سے اسکی گود سے اٹھی تھی شہریار ہلاکا سا مسکرا یا تھا اور فجر سخت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی گویا کہہ رہی ہو تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لو گی۔ شہریار کے اس انداز پر عالیہ کا دل کیا فجر کو اس بلڈنگ سے دھکا دے دے وی نیڈ سم پر اؤسی۔ عالیہ نے حقارت سے فجر کی جانب دیکھا تھا اور فجر بغیر کچھ کہیں باہر نکل گی تھی.....

اخلاص کو اپنے کانوں میں ایک شخص کی آوازیں آرہی تھی اس کا دماغ نیم بیداری کے عالم میں تھا وہ اپنی آنکھوں کو کھولنا چاہتی تھی لیکن اسے لگائیں گے کسی نے بہت سارا اوزن اسکی پلکوں کے ساتھ باندھ لیا تھا اس کا جسم شل تھا کسی قسم کی حرکت کرنے سے معدوم۔ اس شخص کی آوازاب اسے بلکل صاف سنائی دے رہی تھی اس کا دماغ بیدار ہو گیا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں ہلکی سی کھولی تھی منظر دھندا یا ہوا تھا لیکن وہ اتنا دیکھ سکتی تھی کہ یہ ایک کمرہ تھا جسکی تعمیر ابھی مکمل نہیں ہو یہی تھی اس بار اس نے ہٹ بڑا کر

## Posted On Kitab Nagri

اپنی پوری آنکھیں کھولی تھی وہ امتحان نہیں سکتی تھی نہ ہی اپنے جسم کو کوئی حرکت دے سکتی تھی۔ سامنے کھڑے اس شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کو بھی بلا یا تھا۔ ارے یہ لڑکی تو اٹھ گئی اب اسکا کیا کرے۔ وہ شخص ہڑ بڑاتے ہوئے بولا تھا اس کے لجھ سے کہیں بھی نہیں لگتا تھا کہ یہ کوئی کڈن پر تھا۔ ک.. کون ہو تم لوگ اور مجھے یہاں کیوں لا یے ہو۔ اخلاص نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔ دیکھو لڑکی ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں ہمیں تو تمہارا وہ عاشق چاہیے۔ وہ لڑکا اس طرح بولا تھا جیسے اخلاص سے زیادہ اسے کہیں جانے کی جلدی تھی۔ دیکھو پلیز مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ اخلاص بغیر اسکی بات سنے اپنی ہی سنار ہی تھی۔ ارے نہیں بچی ہم تمہیں جانے دینگے پہلے اپنا مطلب تو پورا کر لے۔ وہ لڑکا اب ذرا ہٹ دھرمی سے بولا تھا۔ کال کرواسے۔ اس ایک لڑکے نے دوسرے کو آواز دی تھی۔ تم لوگ کس کو کال کرنے والے ہو۔ اخلاص ڈرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ چپ کرو لڑکی ورنہ اگر اس بار تمہاری آواز نکلی تو اچھا نہیں ہو گا۔ وہ لڑکا سخت بیزار ہوا تھا۔

شاہویز اپنے روم میں بیٹھا اخلاص کو منانے کے طریقے سوچ رہا تھا کہ اسکے فون پر ایک غیر شناسا نمبر سے کال کی گئی تھی اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی۔ اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی دوسری جانب سے ایک بھاری مردانہ آواز ابھری تھی۔ اگر اپنی محبوبہ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو جو پتہ بھیجا ہے اس پر دس منٹ

## Posted On Kitab Nagri

کے اندر پہنچو ورنہ... اس شخص نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی اور اس کے لمحے سے شاہویز کو لگا کوئی اس کے ساتھ پرینک کر رہا ہے کیونکہ ابھی تو وہ اخلاص کو یونیورسٹی میں چھوڑ کر آیا تھا۔ اس نے کچھ کہے بنا، ہی کال کاٹ دی لیکن اب اس کا دل بے چین ہو رہا تھا تو اس نے اخلاص کا نمبر ملایا تھا دوسری جانب سے کال اٹھائی گئی تھی۔ ہیلو اخلاص کیا تم ٹھیک ہو۔ شاہویز پریشانی سے کہہ رہا تھا۔ ہاں جی مجھوں صاحب آپکی لیلیٰ ٹھیک ہے لیکن کب تک رہے گی اس کا اندازہ ہم نہیں لگاسکتے۔ دوسری جانب سے وہی بھاری آواز ابھری تھی۔ اے لڑکی اسکو بول کے آجائیے تجھ کو بچانے ورنہ بیکار میں ہی اپنی جان گنوادو گی۔ وہ لڑکا اب اخلاص سے مخاطب تھا۔ مجھے نہیں چاہیئے اسکی مدد سمجھے تم اور مجھے یہ بھی پتہ کہ یہ سب اس نے کروایا ہے اب یہاں آکر ہیر و بننا چاہتا ہے اچھے سے جانتی ہوں میں تم جیسے لوگوں کو تم سب ایک جیسے ہو۔ اخلاص کے لمحے میں اسوقت چٹانوں جیسی سختی در آئی تھی اور دوسری جانب شاہویز کا دل اسکی بات پر کٹ گیا تھا۔ چٹا خاموش ہو جاؤ لڑکی۔ اس لڑکے نے موقعہ پلٹتے دیکھ کر ایک زوردار تھپڑ اخلاص کو رسید کیا تھا۔ سس.... اخلاص کے لبوں سے کراہ نکلی تھی کیوں سچ سن کر غصہ آرہا ہے۔ وہ ہلکا سا مسکرا یہی تھی اور دوسری طرف شاہویز کے جسم کا سارا خون اسکی آنکھوں میں جمع ہو گیا تھا۔ ذلیل انسان تمہیں اس تھپڑ کی قیمت چکانی پڑے گی۔ شاہویز انتہائی غصے سے دھڑا تھا۔ با تین کم

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے جو پتہ بھیجا ہے اس پر آجانا اور اکیلے آناورنہ تمہاری محبوبہ کی لاش بھی تمہیں نہیں ملے گی.. وہ لڑکا کا لڈ سکنیکٹ کر گیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے میں شاہویز کی کار اس عمارت کے سامنے کھڑی تھی وہ اکیلا ہی آیا تھا اور شاید نہیں بھی اس نے فون اٹھا کر کاں ملائی تھی۔ دیکھو میں آگیا ہوں اور اس عمارت کے سامنے ہی کھڑا ہو۔ شاہویز نے کال کنیکٹ ہوتے ہی کہا تھا۔ اب بغیر کوئی چال چلے جیسے کہتا ہوں ویسا کرتے جاؤ۔ دوسری طرف سے وہی آواز آئی تھی۔ ایک گارڈ شاہویز کو پکڑ کر اسی کمرے میں لا یا تھا شاہویز کے بے سکون دل کو اچانک سے سکون ملا تھا اخلاص کو سلامت دیکھ کر اس لڑکے نے اسے بھی اخلاص کے ساتھ ہی باندھ لیا تھا۔ اخلاص جسکی حالت پہلے سے ہی خراب تھی مزید اس تھپڑنے خراب کر دی تھی۔ اخلاص نے غصے سے بس ایک نظر ہی اسے دیکھا تھا اور پھر سے آنکھیں پھیر لی تھی وہ کب سے ان لڑکوں کی منتیں کر رہی تھی لیکن وہ لوگ تو جیسے بھرے بن گئے تھے۔ کیا تم ٹھیک ہو۔ شاہویز نے فکر مندی سے سر گوشی کی تھی۔ کیا ضرورت تھی تمہیں ہیر و بنے کی میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔ اخلاص نے اسکی بات کو اگنور کر کے ناگواری سے کہا تھا۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔ شاہویز اسکی بات کو خاطر میں لا یے بغیر کہہ رہا تھا۔ وہ دونوں ایسے جھگڑ رہے تھے جیسے کسی ہو ٹل میں بیٹھے ہو۔ نہیں میں ناراض کیوں

## Posted On Kitab Nagri

ہو گئی اور اگر میں ہوں بھی تو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ میں تو مسلسلہ ہوں نہ۔ اخلاص نے اسی کی بات دہرا یہ تھی۔ مجھے فرق پڑھتا..... شاہویز کچھ کہنے والا تھا کہ اخلاص نے اسکی بات کاٹ دی تھی۔ اودہ بھائی اسکو ہٹا دو یہاں سے۔ اخلاص نے ان لڑکوں کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ کیا تم دونوں کچھ دیر خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ اخلاص کی باتوں نے ان لڑکوں کو سخت بیزار کیا تھا کیونکہ وہ جب سے ہوش میں آئی تھی انکی منتیں ہی کر رہی تھی۔ دیکھیں یہ مجھے تنگ کر رہا ہے آپ پلیز اسے دور کر دے مجھ سے۔ اخلاص نے بچوں کی طرح کہا تھا۔ اخلاص تم میری بات تو سنو پلیز.... شاہویزا بھی اسے منارہا تھا کہ اخلاص ایک بار پھر بولی تھی۔ تم لوگ اس کے منه پر ٹیپ لگادو پھر میں بھی چپ ہو جاؤ گی۔ اخلاص بغیر شاہویز کی طرف دیکھے کہہ رہی تھی۔ اونے ٹیپ لا اور اس لڑکے کامنہ بند کرتا کہ یہ سر درد تو ختم ہو۔ اس لڑکے نے بیزاری سے کہا تھا۔ شاہویز خفگی نظر وہ اس سے دیکھ رہا تھا اور اخلاص نے ایک فاتحانہ نظر اس پر ڈالی تھی۔ شاہویزا نما مطمین اس لیے تھا کیونکہ یہ لڑکے اسے کڈنی پر ز نہیں لگے تھے۔ تقریباً اس منٹ ہو گیے تھے انکو وہاں بیٹھے اور اس دوران شاہویز نے اپنی نگاہیں اخلاص سے نہیں ہٹایی تھی جبکہ اس نے ایک نظر بھی شاہویز کو نہیں دیکھا تھا۔ دفتاً باہر ایک شوراٹھا تھا اور ساتھ میں گولیوں کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھی اخلاص یہ آوازیں سن کر بوکھلا گئی تھی جبکہ شاہویز کے چہرے کا

## Posted On Kitab Nagri

اطمینان ہنوز برقرار تھا۔ چند گارڈز اس روم میں آئے تھے جہاں وہ دونوں بندھے ہوئے تھے اور ساتھ میں وہ دولڑ کے تھے۔ ان لڑکوں کو تو وہ لے گئے تھے البتہ ایک گارڈ نے آکر شاہویز کی رسیاں کھوئی تھی۔ وہ جلدی سے اخلاص کی جانب بھاگا تھا اور اخلاص جسکی حالت پہلے ہی خراب تھی اب گولیوں کی تیز آوازوں نے اسکی حالت مزید خراب کر دی تھی اس کو لگا ان آوازوں سے اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ شاہویز نے اسے کھول دیا تھا اور اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا وہ اسکی حالت سمجھ گیا تھا اس لیے بغیر اسے موقع دیے اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔ چ.. چھوڑو مجھے نیچے اتارو۔ اخلاص نیم غنوادگی کے عالم میں مسلسل اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل پر تو جیسے کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔ شاہویز اپنی گاڑی کے قریب آیا تھا اور اسے گاڑی میں بٹھا کر اس کا رخ سیدھا انکے گھر کی جانب کر دیا تھا۔ تم نے مجھے کیوں بچایا میں تو مسلسل ہوں نہ تمہارا۔ اخلاص غصے سے کہہ رہی تھی۔ گاڑی رو کو ابھی اسی وقت مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔ اخلاص نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سختی سے جھنچھوڑا تھا شاہویز نے گاڑی سڑک کے کنارے پر روک دی تھی۔ کیا تم مجھے ایک آخری بار معاف کر سکتی ہو میں نے صحیح کچھ بھی کہا تھا وہ بس ایک غلط فہمی تھی۔ شاہویز ایک امید سے کہہ رہا تھا۔ نہیں تم نے مجھے ہرٹ کیا ہے تم ایک نمبر کے جھوٹے انسان ہو مجھے اب تمہاری کسی بھی بات پر یقین نہیں تم نے مجھے

## Posted On Kitab Nagri

سے کہا میں چلی جاؤ تم نے ٹھیک کہا تھا میں چلی جاؤ گی اور واپس نہیں آؤ گی۔ اخلاص کے آنسو پھر سے گستاخی کرنے لگے تھے۔ شاہویز نے بغور اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ آئی ایم سوری اخلاص پلیز تم ایسے باتیں نہ کیا کرو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ شاہویز نے تکلیف سے کہا تھا۔ اور جو تمہاری باتوں سے مجھے اتنی تکلیف پہنچتی ہے کیا تم نے کبھی سوچا ہے۔ تم میرے گھر اپنا رشتہ بھیجتے ہو اور اگلے دن تم مجھے بتاتے ہو کہ میں تمہاری بے سکونی کی وجہ ہوں۔ اخلاص اب باقاعدہ رونے لگی تھی۔ وہ سخت غصے میں تھی۔

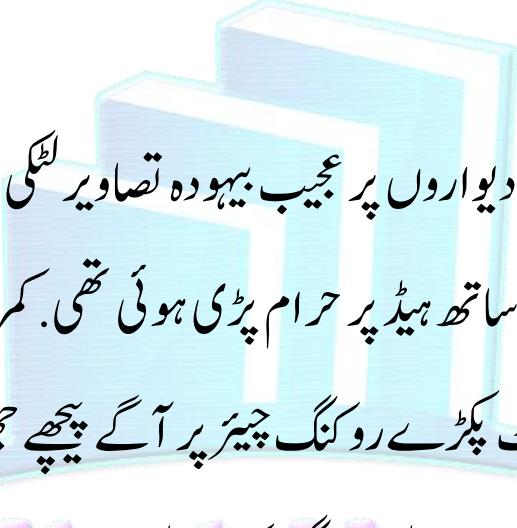
شاہویز کے دل کو جیسے کسی نے مٹی میں دبوچ لیا تھا اسکی بات پر۔

اخلاص صحیح میں نے جو کچھ کہا تھا وہ سب غلط تھا تم میرا مسلسلہ نہیں ہو بلکہ تم میرے ہر مسلسلے کا حل ہو تمہاری موجودگی میں مجھے سکون ملتا ہے جو سکون مجھے تمہارے پاس ملتا ہے اور کہیں بھی نہیں ملتا میری کہانی تمہارے بغیر ادھوری ہے۔ تم میری آخری تمنا ہو۔ میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا یو آر دی سن شائے آف مای لایف آئی کین نوٹ میجن لائف و داؤٹ یو آئی رائلی لو یو۔ شاہویز اپنی آنکھیں اسکی سیاہ آنکھوں میں گاڑے محبت سے چور لبھے میں کہہ رہا تھا کہ اخلاص کے دل سے بے ساختہ ایک اندر یکھا بوجھ ہٹ گیا تھا۔ کیا تم میری کہانی کو مکمل کرنے کے لئے میری زندگی کا حصہ بنو گی۔ شاہویز نے اسکی رضامندی چاہی تھی اور اخلاص اسکی اس قدر بے باکی پر حیران رہ گئی تھی لیکن

## Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی پل شرم سے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور شاہویز بخوبی اسکی حالت سمجھ گیا تھا۔ یہ نیچے کرو۔ اخلاص نے بکھری ہوئی سانسوں کے درمیان شیشے کی طرف اشارہ کیا تھا اور شاہویز نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر لی تھی گویا وہ اسکا جواب جان گیا تھا۔ آج شاہویز آفندی کی نیند پر سکون ہونے والی تھی بہت پر سکون <https://www.kitabnagri.com>

.....م



یہ ایک عالیشان کمرہ تھا کمرے کی دیواروں پر عجیب بیہودہ تصاویر لٹکی ہوئی تھی درمیان میں ایک بڑا لارج سائز بیڈ پڑا ہوا تھا اور اسکے ساتھ ہیڈ پر حرام پڑی ہوئی تھی۔ کمرے میں یہم اندر ہیرا تھا۔ بحram کرسی پر بیٹھا ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے روکنگ چیئر پر آگے پچھے جھول رہا تھا شاید وہ اپنے اندر کی آگ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سروہ لٹکا بھاگ کیا۔ وہ لٹکا اب اسے ڈرتے ڈرتے انفارم کر رہا تھا۔ بحram کی اسکی طرف پشت تھی۔ اس کی بات پر بحram چیئر سے اٹھ گیا اور اب خونخوار نگاہوں سے اسکی طرف بڑھ رہا تھا اسکے ہاتھ میں وہ سگریٹ اب بھی تھی وہ اب بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔ ہاتھ آگے کرو اپنا۔ بحram کی رعدبار آواز اس پورے کمرے میں گونج کر اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی کہ اس لٹکے کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا تھا اور اگلے ہی پل

## Posted On Kitab Nagri

بِحَرَامْ نے ہاتھ میں پکڑا سُکریٹ اسکی ہتھیلی پر رکھا تھا اور اسکی حرکت پر اس لڑکے کی دل دہلا دینے والی چیخنے پورے کمرے میں گونجی تھی یوں کہ اگر کوئی انسان اسکی چیخنیں سن لیتا تو ادھر ہی بے ہوش ہو جاتا لیکن اسوقت اسکے سامنے جو کھڑا تھا اسے انسان تو نہیں کہا جا سکتا تھا۔ بِحَرَامْ نے کافی دیر بعد وہ سُکریٹ اس کی ہتھیلی سے ہٹایا تھا۔ بِحَرَامْ خان کو نہیں پسند۔ بِحَرَامْ نے غصے سے اسے دور پھینکا تھا وہ لڑکا دوڑتے ہوئے وہاں سے نکل چکا تھا اور پچھے بِحَرَامْ نے پورے روم کا نقشہ بگاڑ دیا تھا۔

.....م



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

فجر تیز قدم اٹھاتی آفس میں داخل ہوئی تھی آج وہ لیٹ ہو گئی تھی اسے اسوقت صرف شہریار کی فکر تھی کیونکہ وہ اسے پہلے ہی لیٹ نہ آنے کی دھمکی دے چکا تھا۔ وہ برق رفتاری میں سامنے سے آتی عالیہ سے ٹکرایی تھی شہریار بھی اسی وقت اپنے فون پر کسی سے بات کرتا ہوا آفس سے باہر نکلا تھا۔ شہریار جو پہلے ہی تپا ہوا تھا فجر کو یہاں دیکھ کر مزید آگ بکولہ ہو گیا تھا۔ آیی ایم سوری۔ فجر ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اور فجر کو دیکھ کر عالیہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے اسے کل شہریار کا اسکے ساتھ رویہ یاد آیا تھا۔ کیا تم اندھی ہو تھیں دکھائی نہیں دیتا۔ عالیہ غصے سے کہہ رہی تھی اور شہریار جسکو کچھ دیر پہلے فجر پر غصہ آیا ہوا تھا اب عالیہ کا فجر سے اس طرح بات کرنے پر اس کا دماغ گھوما تھا لیکن وہ آگے اس لیے نہیں بڑھا تھا کیونکہ وہ اپنی شیرنی کو اچھے سے جانتا تھا اب وہ پر شوق نظر وں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ ایکس کیوز میں میں نے معافی مانگ تو لی ہے۔ فجر اسکے اس انداز پر حیران تھی لیکن وہ بھی فجر

## Posted On Kitab Nagri

برداشت کرنے کے معاملے میں انتہائی کمزور۔ میں اچھے سے جانتی ہوں تم جیسے تھرڈ کلاس لڑکیوں کو ذرا سا پیسہ دکھانہیں کہ منہ مارنے چلی گی۔ عالیہ کل والا بھڑاس نکال رہی تھی کہ کل وہ اسے شہریار کے سامنے کچھ بھی نہیں کہہ پائی اور فجر اتنی بیو قوف نہ تھی کہ سمجھنہ پاتی۔ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے مس۔ فجر کی آواز عالیہ کے مقابلے میں پر سکون تھی اور اس کا یہ انداز مقابل کو تپا گیا تھا۔ یہ کیریکٹر لیس نجح تمہاری ہمت کیسے ہوئی..... چٹا خابھی وہ کچھ اور کہتی کہ فجر نے ایک پل میں ہی اپنی پانچوں انگلیاں اسکے چہرے پر چھوڑ دی تھی۔ شہریار جو پچھے دیوار سے ٹیک لگایے پر شوق نظر وہ سے یہ سب دیکھ رہا تھا فجر کی اس حرکت پر سیدھا ہوا تھا اور وہاں موجود تمام افراد انکی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔ آئندہ کسی کے کردار پر بات کرنے سے پہلے یہ تھپڑیا درکھنا۔ فجر کا لہجہ اب ذرا تیز ہوا تھا وہ بغیر عالیہ کی سنبھال آفس کی جانب بڑھ گئی تھی اور شہریار کا دل اپنی والینی کی اس قدر ہمت دیکھ کر تالیاں مارنے کا کر رہا تھا۔ عالیہ کا چہرہ غصے اور ذلت کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے لمبے ڈگ بھرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

.....م

## Posted On Kitab Nagri

یہ ایک خوبصورت دو منزلہ گھر تھا۔ ہال میں فاخرہ بیگم بیٹھی تھی وہ پر سکون سی لارج سائز صوفے پر بیٹھی تھی۔ معیز جو پہلے بھی آوارہ گردی کرتا تھا اب اسکی آوارہ گردیوں میں اضافہ ہو گیا تھا وہ ساری ساری رات باہر رہتا لیکن فاخرہ بیگم اسکے حال سے بیگانی بنی بیٹھی تھی انہیں ہوش ہی کہا تھا ان کی آنکھوں پر تودولت کی محبت کی پٹی بندھی تھی اور جنکی آنکھوں پر پسیوں کی پٹی بندھ جاتی ہے انہیں پھر غلط غلط نہیں لگتا۔ معیز خلاف معمول آج بارہ بجے گھر آیا تھا۔ فاخرہ جو بہت شان سے صوفے پر بیٹھی تھی معیز کی حالت دیکھ کر سانس تک نہ لے پایی۔ وہ نشے میں ڈوبا ایک ہاتھ میں حرام پکڑے لڑ کھڑا تا ہوا اندر آیا تھا معیز یہ کیا حالت بنارکھی ہے تم نے اپنی۔ وہ غصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے بولی تھی۔ اے بھڑیا تمہیں میری فلکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور دوبارہ مجھ سے سوال مت کرنا۔ وہ نشے کی حالت میں چھوٹے اور بڑے کی تمیز بھی بھول گیا تھا۔ میں تمہاری ماں ہوں معیز یہ تم کس لمحے میں مجھ سے بات کر رہے ہو۔ فاخرہ غصے سے بولی تھی۔ ہاں تو کیا کرو سر پر بٹھا دو اور میں نے کہا دوبارہ مجھ سے سوال مت کرنا۔ معیز غصے سے کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا اور پچھے فاخرہ پتھر بنی کھڑی رہی وہ نڈھاں سی صوفے پر ڈھنگی تھی اسے معیز سے اس رویے کی امید نہیں تھی۔

.....م

## Posted On Kitab Nagri

یہ ایک فایو سٹار ہو ٹل کا منظر تھا عالیہ بلیک کلر کا ڈریس پہنے آنکھوں میں انہتا کی سرخی اور سختی سمیے بیٹھی تھی جبکہ مقابل پر سکون سا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عام سی شرط اور پینٹ کے ساتھ سر پر پی کیپ کچھ اس انداز سے پہنے ہوئے تھا کہ کسی کو اس کا چہرہ نہ دکھے۔ میں نے تمہیں اس لیے بلا یا ہے کہ میں جانتی ہوں کہ تم یہ کام ضرور کرو گے۔ تمہارا اور میرا ٹارگٹ ایک ہی ہے اگرچہ مقصد الگ الگ ہو۔ عالیہ سید حامد عے پر آئی تھی اسکی آواز انہتائی سخت اور نفرت سے بھری تھی۔ تو اس میں شہریار کو تکلیف کیسے پہنچے گی۔ مخالف الجھن سے بولا تھا اور اسکی بات پر عالیہ کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ چھایی تھی۔ اس لڑکی میں جان بستی ہے اسکی اسکو تکلیف دینا مطلب شہریار کا غرور توڑنا۔ عالیہ نے نفرت سے کہا تھا اور اسکی بات پر مقابل کی آنکھیں چمکی تھی۔ بتاؤ کرنا کیا ہے اسکے ساتھ۔ اس نے مسکراتے ہی پوچھا تھا۔ عالیہ مراد جن سے نفرت کرتی ہے ان کا وجود اس دنیا سے ختم کر کے ہی دم لیتی ہے تمہیں زیادہ کچھ نہیں کرنا بس اس بات کو یقین بنانا ہے کہ وہ اگلا سانس نہ لے پا یہ مجھے امید ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔ عالیہ سرد تاثرات چہرے پر سجائیے گویا ہوئی اور آخری بات کہہ کرو وہ اٹھ گئی تھی۔ تم عدنان مر تپشی کے کاموں پر شک کر رہی ہو۔ وہ بھی اٹھا تھا اور عالیہ کے جانے کے بعد پھر سے بیٹھ گیا تھا شہریار کا خیال آتے ہی اسکی آنکھوں میں نفرت در آئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

PAST

چھوڑو مجھے میری شہریار سر سے بات کرواؤ وہ سمجھ جائیں گے۔ عدنان مسلسل اپنے آپ کو گارڈ کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ منه بند کرو اپنا۔ ایک گارڈ نے غصے سے اسے جھٹکا تھا۔ وہ لوگ اسے کولڈروم لے کر آئے تھے۔ کولڈرام میں برف نہیں ہوتی تھی بلکہ شاید وہاں موجود ان بے حس لوگوں کی وجہ سے اس کا نام کولڈروم رکھا گیا تھا۔ وہاں موجود تمام نفوس انسانیت کے جذبے سے محروم تھے۔ عدنان کو وہاں پر لا یے دو ہفتے ہو گئے تھے اور ان دو ہفتوں میں اسے شہریار کی بات تھی لگنے لگی تھی وہ واقعی یہاں موت مانگتا تھا لیکن اسے وہ میسر نہیں تھی۔ اسکی حالت اب پاگلوں جیسی ہو گئی تھی اسکو وہاں کوئی جسمانی تکلیف نہیں دی جاتی بلکہ انہوں نے اسکے ذہن کو مفلونج کر دیا تھا اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جواب دے گئی تھی اور آخر ایک مہینے بعد وہ دن آگیا تھا جب اسکو ایک گارڈ نے وہاں سے دور ایک سنسان سڑک پر چھینا تھا اور اس دن اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ شہریار سے اسکی سب سے محبوب چیز دور کرے گا اگرچہ اسکے لیے اسے مرننا ہی کیوں نہ پڑے۔ آج وہ دن آگیا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ اس لڑکی کو شہریار کی آنکھوں کے سامنے مارے گا تاکہ اسے بھی اذیت کا احساس ہو۔

## Posted On Kitab Nagri

... م ..

فجر آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی آج شہریار آفس میں نہیں آیا تھا اس نے شہریار کو کال ملائی تھی لیکن اس نے اٹینڈ نہیں کی تھی اسے آج شہریار پر بہت غصہ آ رہا تھا۔ دقتاً اسے دروازہ کھلنے کی آواز آیی تھی۔ فجر کو شہریار کی مصروف سی آواز سنایی دی تھی اس نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا لیکن اگلے ہی لمحے سامنے شہریار کے انتہائی قریب کھڑی عالیہ کو دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ شہریار اب اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا اس نے ایک نظر بھی فجر کو نہیں دیکھا تھا اور اسکے اس طرح فجر کو اگنور کرنے پر فجر کے اندر مزید آگ بھڑک اٹھی تھی۔ وہ غصے سے اٹھ گئی تھی۔

شہریار نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی تھی۔ سٹ ڈاؤن مس فجر۔ شہریار نے آنکھیں اٹھا کر فجر کو دیکھا تھا اور فجر جو پہلے ہی آگ کا شعلہ بنی بیٹھی تھی اسکے اس طرح حکم کرنے پر مزید آگ پکڑ گئی۔ مجھے کچھ کام ہے۔ فجر اپنا لمحہ چاہتے ہوئے بھی نارمل نہ رکھ پا گی۔ آئی سیڈ سٹ ڈاؤن۔ شہریار کی سرد آواز نے اسکے قدم روک لیے تھے کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی تھی۔ شہریار پھر سے عالیہ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا اور فجر غیر آرام دہ سا پہلو بدلتی رہی۔ کام کرتے ہوئے بھی اسکی نظریں بار بار ان دونوں کی جانب اٹھ جاتی۔ شہریار ظاہر نہیں ہونے دے رہا تھا لیکن وہ فجر کے اس انداز سے کافی محفوظ ہو رہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

آخر کافی دیر بعد عالیہ آفس سے باہر چلی گئی تھی اور فجر کو تو جیسے موقع مل گیا تھا وہ اٹھ کر باہر کی جانب قدم بڑھانے لگی تھی کہ شہریار تیزی سے اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا اور اسے پھر سے اس چیز پر بٹھا دیا تھا۔ والینی کیا آپ جیلیس ہو رہی تھی۔ شہریار نے بغور اسکی آنکھوں میں پڑتے سرخ ڈوروں کو دیکھا تھا۔ مجھے نہیں بات کرنی تم سے ہٹو میرے سامنے سے۔ فجر چہرہ موڑے کہہ رہی تھی۔ یہ میرے سوال کا جواب نہیں تھا والینی۔ شہریار پر شوق نظر وں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ بھلا میں کیوں اس سے جیلیس ہونے لگی۔ کیا مجھے اس سے جیلیس ہونا چاہیے تھا۔ فجر نے سوال کیا تھا۔ ٹھیک ہے والینی میں تو اس کے ساتھ لٹھ کا سوچ رہا تھا پھر آپ کا خیال آیا۔ لیکن آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں تو ٹھیک ہے... شہریار نے جلتی پر نمک چھڑکا تھا۔ ہٹو میرے سامنے سے فضول انسان مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی جاؤ جا کر رہا اس کے ساتھ۔ فجر غصے سے اسے خود سے دور کر کے باہر نکلی تھی۔ شہریار بھی اسکے پیچے ہی نکلا تھا وہ اسے آوازیں دے رہا تھا لیکن وہ بغیر اسکی طرف دیکھے آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ آفس سے تھوڑا دور سڑک پر تیزی سے چل رہی تھی کہ سامنے اسے شہریار کی گاڑی نظر آئی تھی۔ شہریار گاڑی سے باہر آیا تھا۔ یار میں مذاق کر رہا تھا والینی آپ تو سیرس ہو گئی۔ چلے میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ میں اپنے گھر جا رہی ہوں۔ فجر غصے سے کہہ رہی تھی اور آگے بڑھ گئی تھی پیچے شہریار

## Posted On Kitab Nagri

بے بسی سے اسے دیکھا رہا اس نے فون اٹھا کر کسی کو کال ملائی تھی کیونکہ وہ اپنی ضدی والینی کو اچھے سے جانتا تھا۔ اس کا رخ اب اپنے آفس کی طرف تھا لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس نے فجر کو اکیلا چھوڑ کر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔ شہریار اپنے آفس کے قریب ہی تھا کہ اسے اپنے پیچھے خوفناک آوازیں سنائی دی تھی یہ آوازیں ایسی تھی کہ لمحے بھر کو کسی کا بھی خون خشک ہو جائے۔ ٹاہ.....ٹاہ.....ٹاہ یہ فائرنگ کی آواز تھی۔ شہریار کو لگا اب اگر اس نے رخ موڑا تو اسکی جان نکل جائیے گی اسکے کان سن ہو گیے تھے اسے پہلے جو شور کی آوازیں سنائی دے رہی تھی اب وہ بھی بند ہو گئے تھے۔ شہریار نے خود پر قابو پا کر ایک امید کے ساتھ پیچھے دیکھا تھا کہ شاید وہ نہ ہو لیکن اگلے ہی لمحے اسکے امیدوں کا محل ریت کے ذروں کی طرح بکھر گیا تھا اسے فجر اپنے سے کچھ فاصلے پر خون میں لٹ پت نظر آئی تھی اسے اسوقت سنہری آنکھوں میں صرف درد ہی دکھا تھا بے پناہ درد۔ شہریار دیوانہ وار اسکی طرف بھاگا تھا اس نے اسکا سر اپنی گود میں لیا تھا۔ تم... تمہیں کچھ نہیں ہو گا والینی میں تمہیں کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا۔ وہ اس پر جھکا اس سے زیادہ خود کو تسلی دے رہا تھا اسکے ارد گرد لوگ جمع ہو گئے تھے لیکن پرواد کسے تھی وہ اسوقت وہ مغرب و شہریار نہیں لگ رہا تھا جسکی ایک دنیادیوانی تھی بلکہ اسوقت وہ اس قدر بے بس اور لا چار نظر آرہا تھا کہ کسی کو بھی اس پر ترس آجائے۔ عالیہ نے صحیح کہا تھا یہ لڑکی شہریار

## Posted On Kitab Nagri

آندری کا غرور تھی۔ اسے لگا آج کے بعد شہریار آندری اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ والی میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا جبکہ اسکی بات پر فخر مسکرا یہ تھی لیکن یہ کوئی عام مسکراہٹ نہیں تھی غصہ غم نفرت درد بے بسی کیا نہیں تھا اسکی اس مسکراہٹ میں۔ اس نے کچھ کہنے کے لیے اپنے لب کھولے تھے لیکن شہریار اسے سن نہیں پایا تھا اس نے اپنا کان اس کے قریب کیا تھا۔ تم .. فکر .. مت کرو میں .. اپنا حساب ... لے کر مر و نگی .. میرا اللہ .. مجھے کچھ ... نہیں۔ ہونے دیگا۔ فخر درد کی شدت سے بمشکل بول پایی تھا۔ شہریار اسکی بات سمجھ نہیں سکا ان حالات میں اس کا دماغ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ ایمبو لینس آچکی تھی وہ کب ایمبو لینس میں بیٹھا تھا کب وہ ہسپتال پہنچے تھے اسے کچھ ہوش نہیں تھا اگر کچھ یاد تھا تو فخر کی باتیں تھی ذہن کے پردوں پر صرف اسکی تصویر تھی۔ وہ ہسپتال کے کوریڈور میں دیوانوں کی طرح ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ غم کی جگہ اس وقت غصے نے لی تھی۔ وہ دیوانہ وار اپنے موبائل پر اویس کا نمبر ملا رہا تھا۔ کال کنیکٹ ہوتے ہی شہریار جیسے پھٹ پڑا تھا۔ پتہ لگا اویس کس کی ہمت ہوئی شہریار آندری کی ملکیت پر ہاتھ ڈالنے کی خدا کی قسم میں اسکی ساتوں پستوں کو تباہ کر دوں گا۔ شہریار کی آنکھیں اسوقت اس قدر سپاٹ اور بے رحم تھی کہ کسی کو بھی اس سے خوف آ جاتا۔ ریلیکس شہریار کہاں ہو تم؟ اویس پریشانی سے بولا تھا شہریار

## Posted On Kitab Nagri

ابھی کچھ کہتا کہ آپ ریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا تھا اُکٹر باہر آیا تھا۔ میری بیوی کیسی ہے ڈاکٹر۔ شہریار کے لہجے میں تھوڑی دیر پہلے والی سختی نہیں تھی بلکہ اب وہ پریشانی سے کہے جا رہا تھا۔ انکی حالت سیر لس ہے آپ دعا کرے باقی ہم اپنی پوری کوشش کرے گے۔ ڈاکٹر اسکو تسلی دیتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا اور پچھے شہریار شکستہ ساتھ پر بیٹھ گیا تھا وہ خالی نظر وں سے چھٹ کو گھور رہا تھا یہ احساس ہی اسکی جان نکال دیتا کہ اسوقت فجر اسکے پاس نہیں ہے۔ اویس بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا ہسپتال کا پتہ لگانا اسکے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا وہ آہستہ سے شہریار کے ساتھ پتھ پر بیٹھ گیا تھا۔ شہریار نے اسکی موجودگی محسوس کر لی تھی لیکن کچھ بولا تھا۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد آخر اویس نے بولنا شروع کیا تھا۔ شہریار کب تک ناراض رہو گے اس سے تم اس سے معافی مانگ کیوں نہیں لیتے وہ بہت رحیم ہے معاف کر دیتا ہے۔ اویس اسکی جانب متوجہ تھا۔ شہریار نے چھٹ سے نظریں ہٹا کر ایک مل کے لیے اویس کو دیکھا تھا اسوقت اسکی آنکھوں میں وہ نشہ اور غرور نہیں تھا جو ساری زندگی وہاں ہوا کرتا تھا بلکہ اسوقت ان آنکھوں میں کرب تھا زمانوں کا کرب اور پھر فرش کو گھورنے لگا تھا۔ اویس میرے ہاتھ خالی ہے میں نے خود ہی اپنی والپی کے سارے راستے بند کیے تھے میں کس منہ سے دوبارہ جاؤ نگا۔ اس کا لہجہ شکست خور دہ تھا یہ وہ شہریار نہیں تھا جو اپنی بات کو حرف آخر سمجھتا بلکہ یہ تو کوئی اور ہی تھا۔ تمہیں پتہ ہے

## Posted On Kitab Nagri

اویس میں نے سب کچھ حاصل کر لیکن میرے دل کا ایک حصہ ہمیشہ تاریک رہتا مجھے کبھی خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی لیکن پھر میری زندگی میں فخر آئی اور مجھے لگا جیسے میرا دل تاریکیوں سے نکل رہا ہے میں جب بھی اس کے ساتھ ہوتا ہوں میرے دل میں ایک عجیب ساجذہ ہوتا ہے اور ایسا جذبہ میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ شہریار اسی طرح فرش کو گھورتے ہی بتا رہا تھا پوری دنیا میں ایک یہی انسان تھا جس کے سامنے شہریار آفندی اپنے دل کا کی بات کرتا تھا۔ وہ اویس کے سامنے صرف شہریار بن کر آتا یہ آفندی کا ٹیک تو وہ کہیں دور چھوڑ آتا۔ تمہیں پتہ ہے شہریار پہلے مجھے تم پر غصہ آتا تھا پھر مجھے تم پر ترس آنے لگا اور اب.. اب مجھے تم پر رشک آتا ہے۔ شہریار نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا تھا لیکن کچھ بولا نہیں۔ غصہ اس لیے آتا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ تم جو یہ سب کر رہے ہو تم اس سے باخبر تھے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ تب تم اتنے آگے نہیں گئے تھے میں نے تمہیں سمجھانے کی کوشش کی شاید کہ تم لوٹ آؤ لیکن نہیں میں غلط تھا تم نہیں آیے۔ اور اسکی بات پر شہریار کا دل زور سے کسی نے جھکڑا تھا۔ تم ان کاموں میں اتنے آگے نکل گئے کہ تمہیں یاد ہی نہیں رہا کہ تمہارا کوئی رب بھی ہے اور تمہیں یہاں بھینے کا کوئی مقصد بھی ہے۔ تم فرعون بنتے گئے اگرچہ فرعون نے خود کو خدا کہلوایا تھا لیکن بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ایسے کام کرتے ہیں جیسے یہ دنیا انکی جا گیر ہو جیسے وہ

## Posted On Kitab Nagri

یہاں ضمانت لے کر آئے ہو تم بھی ان میں سے ایک بن گئے تھے تم نے خود کو خدا نہیں کھلوا�ا لیکن کبھی اسکو مانا بھی نہیں۔ شہریار کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا وہ اٹھ کر اویس کو چپ کروانا چاہتا تھا لیکن وہ یہ نہیں کر سکا وہ اپنے کان بند کرنا چاہتا تھا لیکن اب یہ ممکن نہیں تھا۔ اس کا دل کیا وہ اویس سے کہے کہ یہ سب جھوٹ ہے اس نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا لیکن نہیں وہ ایسا نہیں کر سکا کیونکہ یہ حقیقت تھی یہی حقیقت تھی آج وقت نے ایک زوردار تھپڑ شہریار آفندی کے منہ پر جھڑا تھا کہ وہ جو غفلت کے نشے میں مدھوش تھا آج جا گا تھا۔

ہسپتال کے کوریڈور میں وہ دونوں اسی طرح بیٹھے تھے۔ اویس کی بات ابھی مکمل نہیں ہوتی تھی۔ آج... آج شہریار آفندی مجھے تمہاری قسمت پر رشک آرہا ہے اس لیے نہیں کیونکہ تم دنیا کے جانے مانے سنگر ہواں لیے بھی نہیں کیونکہ تمہارے پاس بہت دولت ہے بلکہ مجھے تمہاری قسمت پر رشک صرف اور صرف اس لڑکی کی وجہ سے آرہا ہے۔ اویس نے آپریشن تھپڑ کی جانب اشارہ کیا تھا۔ تم نے اللہ کی کتنی نافرمانی کی وہ خاموش تھا اس نے تمہیں کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی لیکن پھر بھی کیا تم نے اپنے اوپر اس رحمان ذات کا رحم دیکھا کہ اس نے تمہاری زندگی بدلنے کے لیے ایک ایسی لڑکی بھیجی جو اسکی محبوب تھی۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے شہریار آفندی کہ اس ذات نے تمہیں چھوڑا نہیں۔ تم نے

## Posted On Kitab Nagri

چھوڑ دیا تو کیا ہوا اس نے تو نہیں چھوڑا۔ وہ بہت اچھا ہے شہریار بہت اچھا اگر تم معاف مانگو گے تو وہ

[معاف کر دے گا](https://www.kitabnagri.com)

اویس نے اسکے دل اور آنکھوں پر پڑی گردہ ہٹائی تھی وہ اسے حقیقت سے آشنا کر چکا تھا اور شہریار ساکت سا اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ اسے غم اس بات کا تھا کہ ساری زندگی وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگتا رہا۔ تم اس شخص کا غم کیا جاؤ جو پوری زندگی کسی چیز پر وقف کر دے لیکن اسے آخر میں پتہ چلے کہ وہ جو چیز کمارہ تھا وہ جس چیز کے لیے کوشش کر رہا تھا وہ بس اسکی نظر کا دھوکہ تھا اصل میں اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا وہ تو شیطان تھا۔ اسے منزل پر پہنچ کر خبر ہوتی کہ جس کے پیچھے اس نے اپنی زندگی گنوادی وہ تواصل میں اک سراب تھا اور کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ سراب بھی کسی کے ہاتھ آیا ہے نہیں نہ تو یہ دنیا بھی ایک سراب ہی ہے جتنا اسکے پیچھے بھاگو گے اتنی ہی یہ دور ہوتی جائے گی اور اسے پانے کی پیاس مزید بڑھتی جائے گی اور پیاس سے کو کیا خبر کہ وہ اپنے جسم میں پانی انڈیل رہا ہے یا زہر۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک ٹیچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

وہ خالی خالی نظر وں سے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا وہ اٹھ گیا تھا شاید وہ وضو کرنے گیا تھا لیکن اسے یہ  
یاد نہیں آیا کہ آخری بار وضو کب کیا تھا تو یہ کیسے یاد ہوتا کہ وضو کیسے کرتے ہیں۔ اویس اسکے پچھے آیا  
تھا اس نے اسے وضو کروایا تھا۔ وضو کرنے کے بعد اب جائے نماز پر کھڑا تھا۔ اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ  
کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔ بے اختیار اسکی جگہی ہوئی گردن مزید جھک گئی تھی ندامت سے شرمندگی  
سے حیا سے۔ اویس اسکی حالت سمجھ کر اسکے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ بلند آواز میں نماز پڑھنے لگا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اور شہریار اسکے پیچھے پیچھے پڑھ رہا تھا شہریار ضبط کیے ہوئے کھڑا تھا اسکی گردن ہنوز جھکی ہوئی تھی۔ اتنے سالوں بعد وہ اس ذات کے سامنے کھڑا تھا جسکی فرمانبرداری کا خیال ایک بار بھی اسکے ذہن میں نہیں آیا تھا اور آج جب وہ کھڑا تھا تو کھڑا بھی اپنی غرض کے لیے تھا آج بھی وہ اس کے لیے نہیں آیا تھا بلکہ اپنی ضرورت لیے آیا تھا لیکن کیا تم نے کبھی قرآن نہیں پڑھا میر اللہ کہتا ہے تم میرے پاس آؤ اپنی سناؤ لیکن میرے پاس آؤ کسی اور کے پاس نہیں اور آج شہریار آفندی بھی اسی کے پاس آیا تھا اپنی حاجت لے کر ٹوٹا دل لے کر اور ڈھیروں شر مندگی لے کر شہریار اب سجدے میں گیا تھا اور اسکے آنسو ابل ابل کر بہنے لگے تھے اور سجدے میں سرز میں پر رکھ کر اسنے یہ طے کیا تھا کہ شہریار آفندی اب اس سراب سے رخ پھیر لے گا اسے یہ سب نہیں چاہیے تھا اسے آج احساس ہوا تھا کہ شہریار آفندی تو کبھی کچھ تھا، ہی نہیں تو یہ اتنا گھمنڈ اور غرور اسکے ساتھ بھلا اچھا لگتا تھا یہ تو اسکے ساتھ اچھا لگتا ہے جسکے پاس اپنا کچھ ہوا اور میں بتاؤ، ہم انسانوں کے پاس اپنا کچھ بھی نہیں ہے تو یہ غرور اور گھمنڈ کم از کم ہمارے کرنے کی چیزیں نہیں ہے۔ شہریار اب قادرے میں بیٹھا تھا اشہدان لا الہ الا اللہ پر اس نے اپنی شہادت والی انگلی اٹھایی تھی اور کیا تمہیں اب بھی نہیں لگتا کہ غرور صرف اللہ کی ذات کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے انگلی اٹھاتے وقت اسکے ہاتھ کا نپے تھے اور ہاتھ کے ساتھ اندر دل بھی کانپ اٹھا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

سلام پھیر کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اس نے بغور اپنی ہاتھوں کی لکیروں کا جائزہ لیا تھا آج اسکے ہاتھ خالی تھے آج وہ سوالی بن کر آیا تھا۔ اپنے خالی ہاتھوں کو اسکے سامنے اٹھاتے اسکے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی تھی۔ وہ کچھ کہہ نہیں رہا تھا وہ کچھ کہتا بھی تو کیا کہتا۔ کافی دیر رونے کے بعد اس کے لبوں نے ہلکی سی سرگوشی کی تھی اسکی آواز نہیں نکل رہی تھی بس اسکے ہونٹ پھٹ پھٹار ہے تھے۔ یا اللہ تو بڑا ہے معاف کرنے والا مجھے معاف کر دے۔ وہ بار بار یہی الفاظ دھرا رہا تھا۔ اسے آج اپنی پستی کی آخری حد نظر آئی تھی آج وہ اس انہاتک پہنچ گیا تھا۔ وہ اسی طرح جائے نماز پر بیٹھا رہا کتنا وقت گزر گیا کب رات ہوئی کون کہا گیا اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔ اندر فجر مشینوں میں جکڑی ہوئی بے ہوش تھی اور باہر وہ مکمل ہوش وہو اس میں ہو کر بھی بے ہوش تھا آج اسے یہ نوید سنایی گئی تھی کہ اسکی ساری زندگی رائیگا گئی تھی <https://www.kitabnagri.com>

اویس اور شہریار پھر سے اسی طرح اس پہنچ پر بیٹھے تھے۔ اویس نے میڈیا کو اس واقعے سے دور رکھا تھا ورنہ ابھی وہ لوگ سارا ہسپتال سر پر اٹھا لیتے۔ اویس اٹھ کر کہیں چلا گیا تھا اور پچھے شہریار ایک گنمam وجود کی طرح وہاں بیٹھا رہا شہریار اپنے صبح والے حلیے میں تھاڑا ک بلیو تھری پیس سوت جس پر جگہ خون کے دھبے لگے ہوئے تھے بال انتہائی خراب غرض اس کا سارا حلیہ بے ترتیب تھا لیکن پرواہ

## Posted On Kitab Nagri

کسے تھی۔ تھوڑی دیر بعد اویس کھانے کا کچھ سامان لیے اسکے پاس بیٹھا تھا۔ زبردستی شہر یار نے دو تین نواں ہی کھایے تھے اور پھر سے بیٹھ پر اکڑو بیٹھ گیا تھا۔

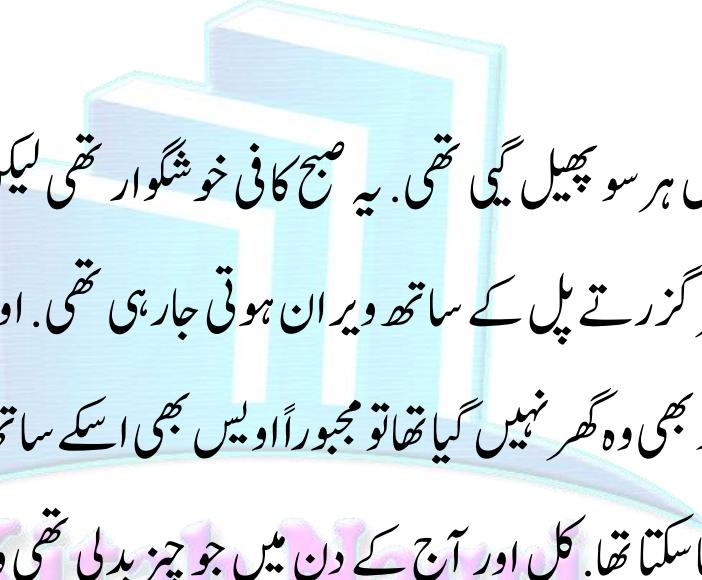
.....م

عالیہ اپنے گھر کے لان میں بیٹھی بار بار کسی کو کال کرنے میں مصروف تھی اسکی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اور لبوں پر مکروہ مسکراہٹ سجا یے ہو یہ تھی شاید یہ خوشی فجر کی حالت پر اسے ہو رہی تھی اور جب تم کسی ایسے انسان کو دیکھو جو دوسروں کے غم اور تکلیف پر خوش ہو تو تمہیں نہیں چاہیے کہ اسے انسان کہہ کر انسانیت کی توہین کرو کیونکہ انسان اسکی انسانیت کی وجہ سے ہی انسان بنتا ہے۔ تم اتنا جلدی یہ کام کرو گے مجھے معلوم نہیں تھا۔ عالیہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ کس کام کی بات کر رہی ہو۔ مقام کی الجھن بھری آواز گونجی تھی۔ آج صبح والے حادثے کی بات کر رہی ہوں۔ عالیہ کی مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔ اب کے مخالف جھنچھلاہٹ میں بولا تھا۔ عالیہ کی مسکراہٹ لمحہ بھر کو تھی تھی۔ کیا مطلب تم نے نہیں مارا اسے۔ عالیہ قدرے جیرانی سے پوچھ رہی تھی۔ نہیں میں نے نہیں مارا میں تو اسے کہیں اور مارنے کا پلین بنارہا تھا۔ مخالف نے منظر صاف کیا تھا۔ ٹھیک ہے ہمارا کام ہو گیا ہے چاہے کسی نے بھی کیا ہو لیکن میری ایک

## Posted On Kitab Nagri

بات کان کھول کر سن لو تم اپنا منہ بند رکھو گے ایسے جیسے ہماری کوئی ملاقات ہوئی ہی نہ ہو۔ عالیہ نے اسے وارن کیا اور پھر بغیر اسکی بات سے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔ اس کا ذہن اب بھی الجھا ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ حرکت کی کس نے لیکن پھر ذہن سے سارے خیالات جھٹک کر ایک بار پھر پر سکون سی ہو گئی تھی کیونکہ اسے مرنے والے سے مطلب تھا مارنے والے سے نہیں۔

.....م



سورج کی تازہ کر نیں ہر سو پھیل گئی تھی۔ یہ صبح کافی خوشگوار تھی لیکن دور ہسپتال کے کوریڈور میں ایک شخص کی دنیا ہر گز رتے پل کے ساتھ ویران ہوتی جا رہی تھی۔ اویں بھی اسکے ساتھ ہی تھا اسکے لاکھ منت کے باوجود بھی وہ گھر نہیں گیا تھا تو مجبوراً اویں بھی اسکے ساتھ رہ گیا تھا کیونکہ وہ اسے ایسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔ کل اور آج کے دن میں جو چیز بدلتی تھی وہ یہ تھی کہ آج وہ دونوں اکیلے نہیں تھے بلکہ انکے ساتھ حلیمه اور سعدیہ بیگم بھی بیٹھی تھیں۔ سعدیہ بیگم کی آنکھیں وقفے وقفے سے نم ہو رہی تھیں دفعتاً ہسپتال کے کوریڈور میں اخلاص بھاگتی ہوئی آئی تھی اور سعدیہ بیگم کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ شاہویز بھی اسکے ساتھ ہی آیا تھا اور اب اسکے اس طرح آنسو بہانے پر اس کا دل ڈوب رہا تھا۔ شاہویز کا دل کیا کہ وہ ابھی اور اسی وقت اسے یہاں سے لے جائے لیکن وہ صرف

## Posted On Kitab Nagri

خواہش ہی کر سکا۔ شاہویز نے رخ پھیر لیا تھا کہ اسکی نظر شہریار پر پڑی تھی۔ اس کے دل میں ٹھیس اٹھی تھی کہ یہ اسکا وہی بھائی تھا جو ہر حالت میں ڈٹ کر کھڑا رہتا اسوقت کسی شکستہ حال شخص کی طرح بیٹھا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اسکے پاس بیٹھ گیا تھا۔ بھائی مجھے لگا اب تک آپ نے اس شخص کو اپنے انجمام تک پہنچا دیا ہو گا جس نے آپ کی یہ حالت کی۔ شاہویز بظاہر افسوس سے بولا تھا لیکن اس کا مقصد آگ لگانا تھا جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا۔ شہریار کی آنکھوں میں شرارے پھوٹے تھے۔ شاہویز تم فکر مت کرو میں شہریار آفندی انکی زندگی میں وہ قہر برپا کروں گا جو کبھی ڈھلنے گا نہیں ان کو جانا چاہیے کہ شہریار آفندی غلط کام نہیں کرتا لیکن وہ صحیح کام بھی نہیں کرتا اور غلط کام میری نظر وہ میں صرف قتل ہے۔ وہ اس قدر سرد آواز میں بولا تھا کہ شاہویز کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔ وہ اسوقت ایک زخمی شیر بن گیا تھا۔ شہریار اٹھ گیا تھا اور اویس کے ساتھ باہر نکل گیا تھا پچھے شاہویز بے بسی سے اخلاص کو دیکھتا رہا جواب بھی رورہی تھی لیکن اب اسکی آواز دھیمی تھی لیکن اگلے ہی پل اخلاص کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی اور وہ نیچے زمین پر گر پڑی تھی شاہویز جو اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا تھا بھاگ کر اسکے قریب آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اخلاص ہسپتال کے ایک کمرے میں لیٹی تھی۔ سعدیہ اور حلیمه بیگم باہر چلی گئی تھی پچھے شاہویز اسکے ساتھ روم میں اکیلا رہ گیا تھا۔ وہ اسی طرح اپنی نیلی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں اس پر گاڑے ہوئے تھا۔ اخلاص جو کچھ دیر پہلے ہی سویں تھی اسکے نظروں کی تپش اپنے اوپر محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولی تھی۔ اخلاص نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا لیکن بولی کچھ نہیں۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد آخر وہ بول اٹھا۔ کیا تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا۔ اسکے لمحے میں بے بسی تھی۔ اخلاص کی آنکھیں ایک بار پھر سے بھرنے لگی تھی۔ م... میں انکو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی وہ مجھے بہت عزیز ہے اگر انکو کچھ ہو گیا تو... اخلاص روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ دیکھو اخلاص میری جان انکو اللہ صحت دے گا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ لیکن ہمیں یہ تو نہیں کرنا چاہیے کہ اگر ہمارا کوئی عزیز بیمار ہے تو ہم خود بھی انکے ساتھ بیمار ہو جائیے بلکہ ہمیں چاہیے کہ اپنی صحت کا خیال رکھے تاکہ انکی خدمت کر سکے۔ شاہویز اسے سمجھا رہا تھا لیکن اخلاص کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ آخر وہ اٹھ گیا تھا کیونکہ اب یہ اسکی برداشت سے زیادہ ہو رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے قدم بڑھاتا اخلاص نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا شاہویز نے حیرانی اور بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔ تم صح کہہ رہے ہونہ وہ ٹھیک ہو جائے گی نہ۔ اخلاص جیسے اس سے کنفرم کر رہی تھی۔ انشاء اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ شاہویز نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

فجر کو ہوش آگیا تھا۔ شہریار اور اویس بھی ہسپتال آگئے تھے۔ خون زیادہ بننے کی وجہ سے فجر کو لیٹ ہوش آیا تھا۔ بوقت صرف ایک شخص کو اندر جانے کی اجازت تھی۔ شہریار سب سے آخر میں آیا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا تھا۔ فجر نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی تھی شہریار اسکے قریب بیٹھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا ہاتھ تھام لیا تھا اور اس پر اپنے لب رکھے تھے انتہائی عقیدت کے ساتھ۔ فجر کے ہونٹوں نے حرکت کی تھی شاید وہ کچھ کہنا چاہتی تھی شہریار اسکے قریب جھکا تھا۔ میں نے کہا.. تھا اپنا حساب لیے..... بغیر نہیں مروں گی۔ وہ بمشکل اٹک کر بول رہی تھی اور پھر اسکے لبوں پر ایک معصوم سی مسکر اہٹ چھایی تھی۔ والینی آپ آرام کرے جس نے آپکا یہ حال کیا ہے میں انکو اپنے انعام تک پہنچا کر رہوں گا۔ شہریار نے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔ میں اپنا... بدله خود لوں گی... تم انکو... کچھ نہیں .. کہو گے۔ فجر نے کہا تھا شہریار کچھ نہیں بولا تھا وہ اٹھ گیا تھا فجر نے اسکے ہاتھ پر گرفت سخت کی تھی۔ پلیز۔ فجر نے منت کی تھی۔ شہریار نے ایک بے بس نظر اس پر ڈالی تھی۔ کیا تم نے مجھے مس کیا۔ فجر نے موضوع بدلا تھا۔ بجلا میں کیوں تمہیں مس کرنے لگا میں نے تو ایک رات بہت سکون سے گزاری۔ شہریار آرام سے بیٹھ گیا تھا اور کمال بے نیازی سے کہا تھا لیکن اب ہسپتال کے

## Posted On Kitab Nagri

اس کمرے میں جنگ عظیم سوم چڑھ گئی تھی۔ تمہیں پتہ ہے... تمہیں دیکھ کر مجھے کون.. یاد آتا ہے۔ فخر نے معصومیت سے کہا تھا۔ کون؟ شہریار جواب جانتے ہوئے بھی پوچھ رہا تھا۔ قریب آؤ۔ فخر نے کہا تھا۔ شہریار نے اپنا کان اسکے قریب کیا تھا۔ ہلک کی۔ فخر نے سر گوشی کی تھی ایسے جیسے کوئی بہت بڑا راز اسے بتا رہی ہو شہریار کے ماتھے پر مصنوعی بل نمودار ہو یہ تھے۔ اور تمہیں پتہ مجھے تمہیں دیکھ کر کس کی یاد آتی ہے۔ شہریار کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھا۔ ہاں مجھے پتہ ہے تمہیں حیا سلیمان یاد آتی ہو گی۔ فخر نے ایک ادا سے کہا تھا۔ کون حیا سلیمان۔ شہریار نے نام سمجھی سے پوچھا تھا اور فخر کے سر پر تو مانو دھماکہ ہو گیا تھا۔ تمہیں... حیا سلیمان کا پتہ نہیں... مطلب تم... جہان سکندر کو بھی نہیں جانتے ہو گے۔ فخر شاکڈ تھی۔ کون جہان سکندر... واپسی آپ آرام کرے مجھے لگتا ہے آپ اب بھی نشے کے زیر اثر ہیں۔ شہریار فکر مندی سے کہہ رہا تھا لیکن وہ اسے سن کہا رہی تھی۔ مطلب سالار سکندر... فارس غازی... عمر حیات... شایان احمد۔ تم کسی کو نہیں جانتے وہ گن گن کرنا ولز کے ہیروز کے نام لے رہی تھی۔ یہ سب کون ہے آپ مجھے بتائیں میں ابھی جا کر سب سے مل لیتا ہوں۔ شہریار پریشانی سے بولا تھا کیونکہ فخر کی حالت ایسی تھی کہ وہ ابھی رو دے گی۔ تم جاؤ... مجھے بات نہیں کرنی.. تم سے۔ فخر منہ پھلا یے کہہ رہی تھی اور شہریار اپنی واپسی کے منہ سے کسی اور کانام سن کر جل رہا تھا۔ فخریار آپ میری

## Posted On Kitab Nagri

بات تو سنے میں ابھی جا کر ان سے مل لیتا ہو۔ شہریار اسے مناتے ہوئے کہہ رہا تھا وہ ابھی کچھ اور کہتا کہ نرس اندر آئی تھی اور انہٹائی ادب کے ساتھ شہریار کو گٹ لاست بول دیا تھا۔

شہریار باہر بیٹھ پر بیٹھا گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا شاہویز چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اس تک آیا تھا۔ کیا ہوا بھائی کیوں ایسے بیٹھے ہیں آپ۔ شاہویز نے نرمی سے پوچھا تھا۔ شاہویز کیا تم کسی جہان سکندر کو جانتے ہو۔ شہریار نے آس بھری نظر وہ سے اسے دیکھا تھا۔ نہیں بھائی میں نہیں جانتا کسی بھی جہان سکندر کو کیا ہوا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ شاہویز نے بتایا تھا۔ یار فخر مجھ سے صرف اسوجہ سے ناراض ہے کیونکہ میں جہان سکندر اور دوسرے اسکے جاننے والوں کو نہیں جانتا۔ شہریار غریب شوہر کی طرح پریشانی سے بتا رہا تھا۔ بھائی آپ اویس بھائی سے پوچھ لے انکو پتہ ہو گا۔ شاہویز نے حل پیش کیا تھا۔ صح کہہ رہے ہو بھائی اب تو اسی سے پوچھنا پڑے گا۔ شہریار نے جل کر کہا تھا جو بھی ہو یہ جہان سکندر اس سے تو اچھی والی ملاقات کرنی ہی پڑے گی اس نے سوچا تھا لیکن افسوس کہ اسکی یہ خواہش پوری ہونے والی نہیں تھی۔

دو منزلہ یہ شاندار سا بنگلہ باہر سے جتنا پر تعقیش دکھتا تھا اندر سے اتنا ہی کھوکھلا تھا فاخرہ بیگم آج بھی اکیلی اس گھر میں بیٹھی تھی لیکن رکو اسے گھر تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ گھر تو وہ ہوتا ہے جہاں پر انسان کو

## Posted On Kitab Nagri

سکون ملے لیکن یہاں پر آ کر تو انسان کارہا سہا سکون بھی غارت ہو جاتا ہے۔ ہر چار دیواری کو گھر نہیں کہا جاسکتا اور ضروری نہیں کہ ہر گھر چار دیوار سے ہی بنا ہو کیا تم نے کبھی ٹینٹ میں بیٹھے خوشحال لوگوں کو دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو تمہیں پتہ ہو گا کہ گھر اصل میں ہوتا کیا ہے۔ جس دن سے فاخرہ بیگم کے پاس یہ حرام کے پسیے آئے تھے ان سے سجدے کی توفیق چھین لی گئی تھی وہ جاندار جسم کے ساتھ بے جان روح لیے اس سراب کے پچھے بھاگ رہی تھی جو کبھی ہاتھ نہیں آتا۔ ان کا دل مر جھاگیا تھا کیونکہ دل اللہ کا گھر ہے اور جب دل سے اللہ نکل جائے تو اس شخص کی مثال اس درخت کی مانند ہو جاتی ہے جونہ پھل دیتا ہو اور نہ سایہ بس وہ صرف ایک کھوکھلا تنا ہی رہ جاتا ہے اور کھوکھلے تنے جلانے کے لیے ہی ہوتے ہے۔

معیر ڈراڈر اگھر کے اندر داخل ہوا تھا اور دروازہ بند کر دیا تھا۔ فاخرہ بیگم بے چینی سے اسکے قریب آئی تھی۔ کیا ہوا ہے معیر میرا بچہ کیا ہوا ہے؟ وہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔ مما مجھے بچالے مما وہ لوگ مجھے مار دینے گے۔ وہ اسے چیخ چیخ کرتا رہا تھا کہ اس پر کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا شاید اس نے آج پھر ڈرگس لی تھی۔ کون.... کون مارے گا میرے بچے یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ فاخرہ نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے

## Posted On Kitab Nagri

پیالے میں بھر کر پوچھا تھا۔ ممادہ مجھے مار دینگے مما انکو پسے چاہیے ممادہ مجھے پچ دینگے۔ معیزاںکی نہیں سن رہا تھا وہ بس پاگلوں کی طرح ایک ہی بات بار بار دھرا رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولہٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

دفعتاً دروازہ اتنی زور سے بجا تھا کہ فاخرہ کو لگا اگر وہ نہیں کھولے گی تو وہ لوگ توڑ دیں گے۔ ممّا آپ دروازہ مت کھولنا وہ مجھے مار دیں گے۔ معیز نے انکا ہاتھ سختی سے پکڑا ہوا تھا۔ کچھ نہیں کریں گے وہ میں دیکھتی ہوں۔ فاخرہ نے اسے تسلی دی تھی اور دروازہ کھول دیا تھا لیکن اگلے ہی پل چار ہٹے کٹے مردانہ داخل ہوئے تھے اور معیز کو کالر سے پکڑا تھا۔ فاخرہ بیگم انکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیا ہوا ہے کیوں لے جا رہے ہو میرے بیٹے کو کیا کیا ہے اس نے۔ فاخرہ بیگم بے بسی سے چینی تھی۔ بی بی ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ بہت براپیش آئیں گے۔ وہ فاخرہ کو ایک سائند ڈھکا دے کر نکل گئے تھے اور معیز کو اپنے ساتھ کھینچتا ہوا اگاڑی میں بٹھا دیا تھا اور پیچھے فاخرہ بے بسی سے اپنے بیٹے کو دیکھے گی۔ اتنا تو انکا بھی تجربہ تھا کہ کلد نیپ ہونے لوگ واپس نہیں آتے اور اگر آبھی جایے تو کس حال میں آتے ہیں وہ یہ بھی جانتی تھی۔ وہ اس ٹھنڈے تخت فرش پر بیٹھی رہی آنسو اسکی آنکھ سے ابل ابل کر بہہ رہے تھے۔ لیکن اسے ایک سجدے کی توفیق بھی نہ ہوئی کہا نہ اللہ اپنے ساتھ کسی اور کو برداشت نہیں کرتا۔ فاخرہ کے دل میں بھی پسیے کی محبت غالب آگئی تو اللہ کی محبت نکل گئی۔ اور کیا تم نے کسی بے سہارا شخص کو دیکھا ہے اگر نہیں دیکھا تو اس شخص کو دیکھ لوجس کے پاس ایک دنیا ہو لیکن اللہ نہ ہو کیونکہ اللہ سی بڑا کوئی سہارا نہیں۔

## Posted On Kitab Nagri

.....م.....

اویس کے اس شاندار سے بننے والے کے صحن میں شہریار اور اویس اس دن کی فوٹج چیک کر رہے تھے۔ اب تک تم لوگ جان ہی گے کہ شہریار آندی اپنی مرضی کا مالک ہے اگر کوئی اس کے سامنے جان بھی دے دیں تب بھی وہ وہی کرے گا جو اس کا دل کرے۔ فوٹج قریباً کوئی دس مرتبہ دیکھنے کے بعد بھی انہیں یہ پتہ نہیں لگا کہ گولی چلی کہاں سے تھی۔ آخر تھک کر انہوں نے اسے بند کر دیا تھا کہ کسی اور وقت ٹھنڈے دماغ سے سوچے گے۔ کیا ہوا شہریار تم مجھے الجھے الجھے لگ رہے ہو۔ اویس نے آخر کار اس سے پوچھ ہی لیا۔ کچھ نہیں یار میں ایک آدمی کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوں جو مل ہی نہیں رہا۔ شہریار نے اپنا مسلسلہ بیان کیا تھا۔ ارے بھائی میں کس دن کام آؤں گا تو بس نام بتا اسکی سات پشتے تیرے سامنے رکھ دو زگا۔ اویس نے شوخی مارتے ہوئے کہا تھا۔ جہاں سکندر۔ شہریار نے مسکین سی شکل بنایا کہا تھا اور اس نام پر اویس کا فلک شگاف تھقہہ گونجا تھا اور پھر وہ ہستا ہی چلا گیا شہریار ضبط سے اسکو دیکھتا رہا۔ بھائی کس... نے بتایا ہے تھمہیں یہ نام۔ اویس بمشکل اپنی ہنسی روکے کہہ رہا تھا۔ بھا بھی کے سالے تیری بھا بھی نے بتایا ہے۔ شہریار طنزیہ لمحے میں بولا تھا۔ اور اسکی بات پر اویس ایک بار پھر ہنس پڑا اور شہریار کا ضبط بس اتنا ہی تھا وہ اٹھ گیا اور اویس پر ایک ہزار بار لعنت بھیج کر باہر کی جانب بڑھ

## Posted On Kitab Nagri

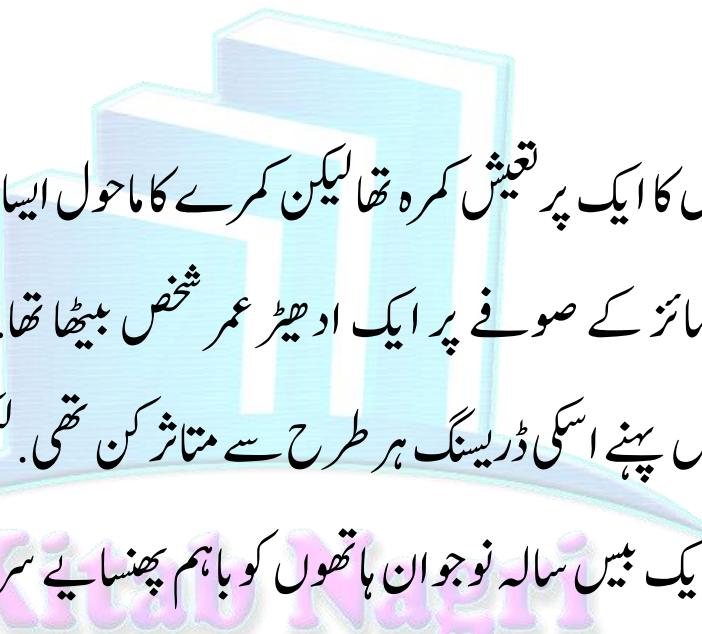
گیا۔ اویں بمشکل اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹ کر اس کے پیچے پکا تھا۔ آجا بھائی تھے جہان سکندر کی پوری انفار میشن دیتا ہوں۔ اویں نے تمثیرانہ انداز میں کہا تھا اور پھر اسکے بعد اس نے جو جہان سکندر کا تعارف کروایا تھا کچھ وقٹے کے لیے تو شہریار اویں کو یک ٹک دیکھتا رہا اور پھر اس کے بعد وہ دونوں بلند تھے لگا کر ہنسنے لگے اور کرتے بھی تو کیا یہ شہریار کی معصوم بیوی کے انوکھے کام تھے۔

فجر کی حالت اب کافی بہتر ہو گئی تھی۔ شہریار کی صدر پر اسے گھر لا یا گیا تھا کیونکہ بقول اسکے وہاں اسکی جان کو خطرہ تھا۔ سب نے اپنی اپنی ٹیکنیکس اپنالی تھی لیکن فجر نے تو گویا قسم کھائی تھی کہ اس شخص کا نام نہیں لے گی جس نے یہ کیا تھا۔ فجر اسکو ڈیفینڈ نہیں کر رہی تھی وہ بس چاہتی تھی کہ یہ اس کا بدله ہے سو وہ خود ہی لے گی لیکن ہمارے لوگوں نے عورتوں کو کم عقل سمجھ رکھا ہے جو کچھ نہیں کر سکتی۔ میں یہ نہیں کہتی کہ ساری عورتیں پرفیکٹ ہے کچھ کم عقل بھی ہو گی لیکن ہم ان چند کے بیس پر ساری عورت ذات کو تو کم عقل نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہر جگہ اگر برائی ہوتی ہے تو اچھائی بھی تو ہے ایسا تو نہیں ہے کہ ہم برائی کو دیکھے اور اچھائی سے منہ پھیر لے بلکہ منہ تو برائی سے پھیرنا چاہیے کیونکہ جتنا اس کا چرچا کرو گے اتنی ہی یہ پھیلتی جائے گی۔ فجر کی ہر چیز کا خیال شہریار بذات خود رکھ رہا تھا اسکی دوایی سے لے کر کھانے تک اور اسکے سونے سے لے کر جانے

## Posted On Kitab Nagri

تک سب وہ خود ہی دیکھ رہا تھا۔ یہ خیال ہی اسکی جان نکال دیتا کہ فجر اس سے دور ہو جائے گی۔ یہ کچھ لوگ ہمارے لیے کتنے ضروری ہو جاتے ہیں نہ کہ ہم چاہ کر بھی ان سے دستبردار نہیں ہو پاتے اور انکی دستبرداری جان نکال دیتی ہے۔ اس لیے کبھی بھی کسی کو اپنے لیے اتنا ضروری نہ بناؤ کہ انکے پیچھے آپکی اپنی ذات کا وقار ختم ہو جائے۔

.....م



یہ ایک فایو سٹار ہو ٹل کا ایک پر تعیش کمرہ تھا لیکن کمرے کا ماحول ایسا تھا کہ انسان کا دم گھٹ جائے۔ سامنے ایک بڑے سائز کے صوف پر ایک ادھیر عمر شخص بیٹھا تھا۔ برینڈڈ تھری پیس سوٹ پہنے ہاتھوں میں رو لزر اس پہنے اسکی ڈریسنگ ہر طرح سے متاثر کرن تھی۔ لیکن انکے چہرے پر ایک عجیب ساجذبہ تھا۔ سامنے ایک بیس سالہ نوجوان ہاتھوں کو باہم پھنسایے سر جھکا کر کھڑا تھا جیسے کوئی مجرم اپنے جرم کی پاداش میں کھڑا ہو۔ تین گولیاں لگنے کے بعد بھی وہ زندہ ہے اس نے ایک ہفتہ ہسپتال میں گزارا اور تم لوگ کچھ بھی نہ کر پائے کیا مطلب اس بات کا۔ وہ شخص غصے سے دھاڑا تھا اور اس کی دھاڑ اتنی تیز تھی کہ دیواروں نے بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔ س.. سرہم نے کوشش کی تھی لیکن اس شہریار نے بہت سخت سیکورٹی لگائی تھی۔ وہ لڑکا ڈرتے ڈرتے کہہ رہا تھا۔ سیکورٹی ہوتی ہی توڑنے

## Posted On Kitab Nagri

کے لئے ہوتی ہے بے کار انسان۔ وہ شخص ایک بار پھر دھاڑا تھا۔ سر ہم نے کوشش کی تھی لیکن..... ابھی وہ لڑکا کچھ اور کہتا کہ اس شخص نے اسکی بات کاٹ دی۔ کوشش.... کوشش نہیں چاہیے مجھے سمجھے اسکی لاش چاہیے مجھے اور تم لاوے گے کیسے بھی کر کے ورنہ آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔ اس شخص نے اب ٹیبل پر پڑا اگلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا گویا اندر کی آگ کم کرنا چاہ رہا ہو۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے اب۔ اس نے انتہائی نرمی سے کہا تھا لیکن نرمی اتنی تھی کہ اگر کوئی عام انسان سن لے تو ابھی اسکا قتل کر دیتا۔

PAST

یہ اس دن کی بات ہے جب فجر شاہویز اور اخلاص کی بات کرنے اپنے گھر گئی تھی۔ ظہر کے وقت فجر اپنے اپارٹمنٹ سے نکلی تھی اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ تمہیں ایک ہال میں داخل ہوتے ہوئے نظر آئے گی۔ وہاں پر بہت سارے میڈیا کے ممبر زیست ہے اور انکے سامنے ہی تین افراد سوٹ بولٹ بیٹھے تھے یہ شاید کوئی سیاسی کانفرنس تھا۔ فجر قدم قدم چل کر انکے سامنے ہی ایک کرسی پر کسی ملکہ کی طرح بیٹھ گی تھی۔ دلاور خان کے چہرے کارنگ اڑ گیا تھا اسے دیکھ کر لیکن اگلے ہی لمحے اس نے غصے سے اپنے ایک گارڈ کو بلا یا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ان کے پیچھے ایک بڑی سی سکرین پر ایک ویڈیو چلنے لگی

## Posted On Kitab Nagri

تھی۔ فجر اپنی سنبھوں میں چمک لیے دلاور کے فق ہوتے چہرے کو دیکھے گی۔ میڈیا والے کٹ کٹ اس ویڈیو کی تصاویر لینے لگے تھے اس ویڈیو میں جو لڑکا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ بحراں خان دلاور خان کا بیٹا تھا۔ یہ ایک کلب کا منظر تھا جس میں بحراں کے دائیں اور بائیں جانب لڑکیاں بیٹھی تھیں اور سامنے ٹیبل پر سفید پاؤڈر بکھرا پڑا تھا شاید ڈر گز تھا۔ بحراں وقفے وقفے سے اس ٹیبل پر جھلتا اور ناک کے ذریعے وہ مواد اندر انڈیلتا۔ میڈیا والوں کا رخ اب دلاور خان کی طرف تھا وہ اس سے اس ویڈیو کے متعلق مختلف سوالات کر رہے تھے۔ سر آپ کیا کہنا چاہیں گے اس ویڈیو کے بارے میں۔ ایک روپورٹر نے سوال کیا تھا۔ یہ سراسر جھوٹ ہے یہ ہمیں بدنام کرنے کی سازش ہے۔ دلاور آنکھوں میں سرخ انگارہ لیے فجر کو دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہتا ہو تمہیں اس کا حساب دینا ہو گا۔ ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ سکریں پر مزید تصاویر آنے لگی تھی جن میں بحراں ایسی نازیبا حرکتیں کرتے ہوئے نظر آیا تھا کہ بیان سے باہر۔ میڈیا والے ایک بار پھر دلاور خان پر جھک گئے تھے لیکن وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے نکل گیا تھا۔ سیاسی لوگوں کے لئے انکی روپوٹیشن ہی سب کچھ ہوتا ہے اور اگر انکومات دینی ہے تو انکی روپوٹیشن خراب کرو جیسے فلحال فجر کر رہی تھی۔

PRESENT

## Posted On Kitab Nagri

اس ایک مہینے میں ہر چیز معمول کے مطابق ہو گئی تھی فجر کی حالت کافی بہتر ہو گئی تھی لیکن جو چیز بدی تھی وہ شہریار کی زندگی تھی آخر اس نے اپنے رب سے صلح کر لی تھی۔ آج اسکی نی سونگ کی شوٹنگ تھی جس کا رائٹر وہ خود تھا۔ یہ سونگ لوگوں کے سروں پر دھماکے کی طرح لگانے والی تھی کیونکہ شہریار آفندی کبھی بھی سید سونگز شوٹ نہیں کرتا اس کے تمام سونگز اس قدر تیز ہوتے کہ سننے والے کو کانوں سے فارغ کر دے۔

فجر سے شہریار نے دوبارہ اس معاملے میں بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا فجر اس شخص کا نام بتایے گی نہیں اور شہریار پیچھے ہٹنے والوں میں تھا نہیں آخر ایک مہینے کی محنت کے بعد اویس اور اس نے اس بندے کا نام پتہ کر لیا تھا لیکن اس کا ایک سر اب بھی باقی تھا کہ دل اور خان کی فجر سے دشمنی ہوئی کس بات پر تھی کیونکہ انہوں نے ان کا سارا بیک گراؤنڈ چیک کر لیا تھا اور اس میں کہیں بھی ایسی بات نہیں تھی جس پر شک کیا جاسکے۔ اب اس کا جواب تو دلوگ ہی جانتے تھے اور وہ دونوں اپنے منہ پر تالا لگائے ہوئے تھی تو مطلب اس کا جواب بھی ان دونوں کو خود ہی ڈھونڈنا تھا ہایے کتنا ظلم تھا بچاروں پر۔

## Posted On Kitab Nagri

ملک ہاؤس میں آج خلاف معمول شور ساتھا گھر کے لاوچ میں ایک طرف صوفے پر شہریار اور شاہویز بیٹھے تھے جبکہ دوسرے صوفے پر فخر اور اخلاص بیٹھی ہوئی تھی۔ حلیمه بیگم اور سعدیہ دونوں کچن میں مصروف تھیں۔ لاوچ میں وہ چاروں کسی غیر ضروری موضوع پر بحث کر رہے تھے۔ اور ان سے تھوڑا دور کچن میں سعدیہ اور حلیمه بیگم پرانی باتوں کو یاد کر رہی تھیں۔ بہن ہم چاہتے ہیں کہ اخلاص اور شاہویز کا نکاح کر دیا جائے۔ حلیمه بیگم نے موقع ملتے ہی بات کا آغاز کیا تھا۔ وہ اتنی جلدی نہیں آنا چاہتی تھی لیکن شاہویز نے انہیں پاگل کر دیا تھا انہیں بس افسوس ہو رہا تھا کہ کیوں بتایا شاہویز کہ اخلاص صدقی صاحب کی بیٹی ہے۔ لیکن ابھی کیسے..... ابھی تو اسکی پڑھائی جاری ہے۔ سعدیہ نے معدرت کرنا چاہا۔ کوئی بات نہیں اخلاص اگر آپکی بیٹی ہے تو میری بھی بیٹی ہے میں اسکو پڑھائی سے نہیں روکو گی امید ہے آپ منع نہیں کریں گی۔ حلیمه بیگم آج ہارمانے والی نہیں تھی کیونکہ اگر آج کچھ نہ کہتی تو انکا لاڈلہ بیٹا نہیں پاگل کر دیتا۔ ٹھیک ہے بہن لیکن اخلاص سے پہلے بات کرنی ہو گی مجھے۔ سعدیہ بیگم مان گی تھی۔ تو چلے وہ لوگ باہر ہی ہے ان سے ابھی بات کر لیتے ہیں۔ حلیمه بیگم اور سعدیہ بیگم باہر لاوچ میں آگئی تھی اور اب انکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ ہم اخلاص اور شاہویز کا نکاح کروانا چاہتے ہیں کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے۔ حلیمه بیگم نے اعلان کیا تھا۔ نہیں ممکن مجھے تو نہیں ہے۔ شاہویز بے اختیار

## Posted On Kitab Nagri

صوف سے اٹھا تھا اور اسکی اس قدر جلد بازی پر سب کا قہقہہ چھوٹا تھا۔ آرام سے بھائی تیری ہی ہے۔ شہریار نے اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تھا اور اخلاص کے رخسار اس بات پر شرم سے سرخ ہو گئے تھے۔ شہریار نے فجر کو آنکھوں میں اشارہ کیا تھا گویا کہہ رہی ہوا یہے شرماتے ہیں۔ جواباً فجر نے بھی آنکھ سے اشارہ کیا تھا کہ گھر چلو پھر بتاتی ہو کیسے شرماتے ہیں۔ شہریار نے بے اختیار اپنے ہاتھ اپنے کانوں سے لگائے تھے گویا کہہ رہا ہو استغفار کیسی بیوی ملی ہے مجھے ذرا سا اس میں شرم نہیں ہے اور فجر کا دل اسکی اس حرکت پر قہقہہ لگانے کا ہوا تھا لیکن پھر خود کو کنٹرول کر لیا تھا۔ شاہویز کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اس کا یقین اللہ پر آج مزید پختہ ہو گیا تھا کیونکہ جب انسان کو وہ چیز مل جاتی ہے جس کے لیے اس نے راتوں کو اٹھ کر آنسو بھایے ہو تو اس دن انسان کا اللہ پر یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے۔

**Kitab Nagri**

<https://www.kitabnagri.com>

.....م.....

یہ ایک فیکٹری تھی جو ظاہر آتو چینی کی ڈیلنگر کرتی تھی لیکن اسکے اندر ایک اور دنیا آباد تھی۔ یہاں بہت سارے ورکرز کام کر رہے تھے لیکن عجیب بات یہ تھی کہ تمام ورکرز معدور تھے اور انہی میں سے ایک چہرہ تھا جس سے ہماری اچھی خاصی شناسائی ہے۔ اے لڑکے ایک ماہ ہو گیا ہے تجھے خریدے ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

لیکن تمہارے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے۔ ایک لڑکے نے سختی سے معیز کو جھٹکا تھا شاید وہ یہاں کا مینپر تھا۔ چل یہ کٹورا پکڑ اور باہر جا کر بھیگ مانگ اور خبردار جو بھاگنے کی کوشش کی کیونکہ ایک ہاتھ تو ویسے ہی فارغ ہو گیا ہے اگلی دفعہ تجھے اس پاؤں سے بھی فارغ کر دے گے۔ اس لڑکے نے سختی سے تنبیہ کی تھی۔ معیز نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور اگلے ہی پل وہ اس پر جھپٹ گیا تھا۔ ادھر ادھر سے باقی لوگوں نے معیز کو اس سے الگ کیا تھا۔ چٹا خ..... تمہاری ہمت کیسے ہو یہے.... گالی..... مجھے ہاتھ لگانے کی تو ایسے نہیں سدھرے گا... اے لے کے جاؤ اسکو اور اب تبھی چھوڑنا جب اس کا دماغ درست ہو جائے۔ وہ لڑکا باقی لڑکوں کو حکم دیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

.....م۔

شہریار کی گاڑی اویس کے بنگلے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی شہریار نک سک سے تیار ہو کر اسکے بنگلے میں داخل ہوا تھا۔ اویس کے گھر کی حالت انتہائی خراب تھی

کھانے کے پار سل ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے کشنز پورے ہال میں پھیلے ہوئے تھے اور اویس کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی۔ ما تھے پر بکھرے بال اور سلوٹوں بھرے کپڑے اسکی حالت بلکل کسی گھر سے نکالے ہوئے شخص کی طرح تھی وہ اسوقت بھی اپنے لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا کچھ کام

## Posted On Kitab Nagri

کر رہا تھا اس نے کسی شناسا مہک کو محسوس کر کے سراٹھیا تھا اور اگلے ہی لمحے اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ میں یہاں رات سے خوار ہو رہا ہوں اور تو ایسا لگ رہا ہے کسی کے ولیمے میں جا رہا ہے۔ اویس جل کر بولا تھا۔ یار ویسے اندازہ تو بلکل صحیح لگایا میرا بہت دل کر رہا تھا تیری میت پر فاتحہ پڑھنے کا۔ وہ بھی شہر یار تھا جواب کہا چھوڑتا اور اسکے اس طرح کہنے پر اویس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ اچھا تو پھر ٹھیک ہے نہیں ڈھونڈنا مجھے کسی دلاور ملاور کو۔ اویس تپ کر بولا تھا ایک تو ویسے بھی اسے دلاور کے خلاف کچھ نہیں مل رہا تھا اور اوپر سے شہر یار کی باتوں نے اسکا میستر گھما دیا تھا۔ چل میرے بھائی تو اٹھ جا کر فریش ہو پھر اسکے بعد اس دلاور نامے کو ڈسکس کرتے ہیں۔ شہر یار اس بار نرمی سے بولا تھا البتہ اس دلاور نامے سے وہ خود بھی جھنجھلا گیا تھا کیونکہ اتنے دنوں سے انکے ہاتھ کچھ بھی نہیں لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اویس بلکل فریش سا اسکے ساتھ بیٹھا تھا۔ شہر یار مجھے لگتا ہم غلط جگہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اویس نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا شہر یار نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا گویا کہہ رہا ہو کہاں تلاش کرے۔ دیکھو بھائی یہ سیاسی لوگ ہیں یہ اپنے بارے میں صرف اتنی ہی انفار میشن دیتے ہیں جتنی یہ چاہتے ہیں اس لیے یہاں ڈھونڈنا بیکار ہے۔ اویس نے کھل کر بات کی تھی۔ انمم۔ تم ایسے کرو مجھے اس دلاور کے تمام ملازمین کی لسٹ دو جو اس کے ساتھ کافی عرصے سے ہو۔ شہر یار نے

## Posted On Kitab Nagri

سمجھتے ہوئے کہا تھا۔ لیکن تو اس کا کیا کرے گا۔ اویں نے نامسچھی سے کہا تھا۔ گھر کا بھیدی لنکاڑھا یہ اویں کیا تم نے یہ محاورہ نہیں سنا۔ شہریار نے دلچسپی سے اسے دیکھا تھا اور اویں اسے ایسی نظر وں سے دیکھ رہا تھا گویا کہہ رہا ہو بھائی تو پاگل ہو گیا ہے۔ اویں میں جانتا ہوں تو یہی سوچ رہا ہو گا کہ وہ اسکے وفادار ہونگے وہ ہمیں کیوں بتایے گے تو ہر شخص کی کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے کسی کی کمزوری پسیہ ہوتی ہے کسی کی فیملی اور کسی کے اعمال تو ہم بس صرف دانہ ڈالے گے۔ شہریار آخر میں معصومیت سے بولا تھا جیسے شکاری کہہ رہا ہو کہ میں نے تو صرف دانہ ڈالہ تھا چڑیا خود میرے پاس آئی تھی۔

.....م

یہ ایک بلند و بالہ عمارت تھی اس عمارت کا ہر کمرہ جیل کی طرح تھا لیکن یہ کوئی جیل نہیں تھا۔ انہیں کمروں میں اگر ہم ایک کمرے میں جھانک کر دیکھے تو ایک عورت زمین پر بیٹھی تھی اسکے بال کھلے تھے آنکھوں کے گرد حلقات بنے ہوئے اور ہونٹ سوچھے ہوئے تھے وہ اس حال میں کافی خوفناک لگ رہی تھی۔ دفعتاً اس کمرے میں دلوگ داخل ہوئے تھے۔ ایک ڈاکٹر تھا اور دوسرا شاید کوئی نرس۔ وہ نرس اب اس عورت کے بارے میں اطلاع دے رہا تھا۔ سریاً عورت اپنے بیٹے کے غم میں پاگل ہو گی۔ وہ نرس اس انداز سے بتا رہا تھا جیسے کوئی معمول کی بات کر رہا ہو۔ کیوں کیا ان کا بیٹا مر گیا۔ ڈاکٹر نے پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

تھا۔ نہیں سروہ دراصل انہوں نے جو یہ میں بہت سے پسیے ہارے تھے اور پھر بھاگ گیا تو ان لوگوں نے کپڑ لیا اب پتہ نہیں زندہ بھی ہے یا مر گیا۔ اس نرس نے اطلاع دی تھی۔ اوہ اچھا اور انکی کیا حالت ہے۔ ڈاکٹر نے فاخرہ بیگم کی جانب اشارہ کیا تھا۔ سریہ عورت کسی کو اپنے پاس آنے نہیں دیتی جو انکے سامنے آتا ہے یہ ان پر جھپٹ جاتی ہے اس لیے ہم نے انہیں زنجیروں سے باندھا ہوا ہے۔ اب وہ فاخرہ کی جانب متوجہ تھے۔ اچھا تم جاؤ میں دیکھتا ہوں انکو۔ ڈاکٹر نے نرس کو جانے کا کہہ کر خود فاخرہ سے تھوڑا دور بیٹھ گیا تھا۔ تمہیں پتہ ہے تمہیں اس حال میں دیکھ کر مجھے کتنا سکون مل رہا ہے تمہاری وجہ سے میری معصوم بہن نے خود کشی کر لی تھی اور آج دیکھو تمہارا اپنا کیا حال ہے۔ میں اگر چاہو تو تم ٹھیک ہو سکتی ہو لیکن تم اس حال میں زیادہ اچھی لگتی ہو۔ تم نے سنا میں نے کیا کہا اگر میں چاہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم ٹھیک ہو تم ساری زندگی ایسی ہی رہو گی۔ وہ حقارت سے کہتا روم سے نکل گیا تھا اور پیچھے فاخرہ ویران نظروں سے اسے دیکھے گی۔

.....م.....

فجر اپنے اپارٹمنٹ کے کچن میں کھڑی تھی آج شہریار گھر پر نہیں تھا اس لیے وہ اپنے لیے کچھ پکار ہی تھی یا صبح الفاظ میں کہے تو جلار ہی تھی۔ پورے ایک ماہ سے شہریار نے اسے صرف پرہیزی کھانا کھلایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اور آج وہ اسکی غیر موجودگی کا بھر پور فائدہ اٹھا رہی تھی۔ آج اسے شدت سے خواہش ہو رہی تھی کہ کاش کچھ بنانا سیکھ لیتی۔ اسے موبائل میں بریانی کی ریسپی نکالی تھی لیکن وہ اس سے بن رہی نہیں رہی تھی آخر تھک کر اس نے نوڈ لز کا ایک فیملی پیک نکالا تھا جو اس نے شہریار سے چھپایا تھا ورنہ تو اس نے ساری چیزیں ہی گھر سے نکال دی تھیں۔ اس کے نوڈ لز تیار ہو گئے تھے فجر لاپچی نظر وں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً سے باہر سے شہریار کی گاڑی کی آواز آئی تھی۔ اوہ اللہ میں کیا کرو۔ کچن کی حالت ایسی تھی جیسے کوئی میدان جنگ ہو ڈانٹ تو پڑے گی تو کیوں نہ پیٹ بھر کر کھائی جائے۔ فجر نوڈ لز کا باول اٹھا کر کمرے میں آئی تھی اور روم لاکٹڈ کر دیا تھا۔ شہریار خوشگوار موڈ کے ساتھ اپار ٹمنٹ میں داخل ہوا تھا ابھی وہ اوپر جاتا کہ اسکی نظر کچن کی خراب حالت پر پڑی تھی اور اگلے ہی پل اس کا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ گیا تھا۔ یہ لڑکی آج نہیں بچے گی۔ وہ غصے سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا اور دروازہ لاکٹڈ دیکھ کر اس کا موڈ مزید خراب ہوا تھا۔ فجر دروازہ کھلوبوجھ سے دھاڑا تھا۔ فجر جو جلد بازی میں آدھا کھا کر آدھا چھوڑ دیا تھا اسکے اس قدر غصے پر بوکھلا گئی تھی۔ فجر اگر اس بار نہیں کھولانہ تو بہت براپیش آؤں گا۔ شہریار نے اسے دھمکی دی تھی۔ پہلے وعدہ کرو غصہ نہیں کرو گے۔ فجر ڈرتے ہوئے بولی تھی۔ ہاں تو تمہاری اس حرکت پر میں تمہیں گولڈ میڈل پہناؤں گا۔ وہ جل کر بولا تھا۔ اس میں میری غلطی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

ہے اچھا کھانا میرا حق ہے اور تم مجھ سے یہ نہیں چھین سکتے۔ اندر سے فخر کی آواز ابھری تھی۔ تم دروازہ کھولو حق کی بچی تمہیں تو میں بتاتا ہوں۔ شہریار نے ایک بار پھر دروازہ پیٹا تھا اور اگلے ہی پل ملک کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔ شہریار جلدی سے اندر داخل ہوا تھا لیکن فخر پر نظر پڑھتے ہی ساری سختی اور سارا غصہ کھیں گھل گیا تھا۔ کھانا تھانہ میں نے تم سے تم یہ ساری چیزیں نہیں کھاؤ گی تمہیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔ شہریار سنجیدہ سا بولا تھا البتہ فخر کی حالت دیکھ کر اسے ہنسی آرہی تھی کیونکہ اسکے کپڑے تو بریانی کے چکر میں گندے ہو گئے تھے اور اس منہ جلدی جلدی نوڈ لز کھاتے ہوئے گندہ ہو گیا تھا۔ ہاں تو میں گولیوں سے تو نہیں مری لیکن تمہارا یہ بدمزہ کھانا کھا کر ضرور مر جاؤ گی۔ فخر نے بے نیازی سے بولا تھا اور شہریار کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ لیکن واپسی یہ تمہارے صحت کے لیے ٹھیک نہیں۔ شہریار نے نرمی سے کھانا تھا۔ کچھ نہیں ہوا دیکھو میں ٹھیک ہوں۔ فخر کہتے ہوئے گول گول گھومنے لگی جیسے اسے یقین دلار ہی ہو کہ اب وہ ٹھیک ہے لیکن ابھی وہ سیدھی ہو گئی تھی کہ درد سے اس نے اپنا پیٹ پکڑا تھا اور زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ بد تیز انسان دیکھو تم نے مجھے نظر لگادی اب میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ فخر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp 0335 7500595](https://wa.me/03357500595)

اور اپنا سارا ملبہ شہریار کے سر تھوپ دیا تھا۔ شہریار تیزی سے اسکی طرف بڑھا اور اسکے ساتھ نیچے بیٹھ گیا تھا۔ کیا ہو گیا ہے فخر کہاں درد ہے۔ شہریار فکر مندی سے بولا تھا فخر مصنوعی کراہیت سے بول رہی تھی البتہ اگر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ لیتا تو ایک پل میں ہی اسکی شیطانی سمجھ جاتا لیکن فلحال تو اسے

## Posted On Kitab Nagri

کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ یہاں.... یہاں پر بہت درد ہو رہا ہے۔ فخر نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا تھا۔ شہریار نے بے دھیانی میں ہی اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ تمہیں میں نے کہا تھا یہ چیزیں مت کھاؤ لیکن نہیں تمہیں ہر جگہ اپنی ہی کرنی ہوتی ہے۔ <https://www.kitabnagri.com> شہریار پھوٹ کی طرح اسے ڈانٹ رہا تھا۔ ہاں اور یہاں میں درد سے مر رہی ہوا اور تمہیں ڈانٹنے کی پڑی ہے۔ فخر ایک منٹ کے لئے اپنی اداکاری بھول گئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اسے یاد آگیا تھا اور شہریار اسکی شرارت سمجھ گیا تھا۔ واپسی چلو ہم لوگ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں تاکہ وہ تمہیں انجیکشن لگایے۔ شہریار نے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا اور انجیکشن کی بات پر تو فخر کے پتنگے اڑ گئے تھے۔ نہیں... نہیں مجھے نہیں جانا ڈاکٹر کے پاس دیکھو میں بلکل ٹھیک ہوں۔ فخر اسکے حصار سے نکل کر اٹھ گئی تھی کہاں کی شرارت اور کہاں کی اداکاری وہ سب بھول گئی تھی کیونکہ اب بات انجیکشن کی تھی۔ لیکن واپسی آپ کا درد۔ اب کے شہریار کی باری تھی۔ وہ.... وہ تو ٹھیک ہو گیا۔ فخر نے جھٹ سے کہا تھا لیکن ایسے کیسے ٹھیک ہو گیا ابھی تو ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا تھا۔ شہریار آنکھوں میں چمک لیے کہہ رہا تھا۔ وہ تم میرے پاس آگئے تو میرا درد بھی ٹھیک ہو گیا۔ ہٹ بڑاہٹ میں فخر نے وہ بات کر دی جو نہیں کرنی تھی۔ اوہ اچھا اس کا مطلب اگر میں تمہارے اور قریب آؤں گا تو تمہیں تو کوئی تکلیف ہی نہیں رہے گی۔ شہریار نے اپنے دونوں

## Posted On Kitab Nagri

ہاتھوں میں اسکے ہاتھ پکڑ لیے تھے۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ فخر نے بے اختیار اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری تھی۔ واپسی تو کیا مطلب تھا آپکا آپ سمجھائیے۔ وہ اسکے تھوڑا قریب ہوا تھا۔ دیکھو تم بہت بڑے ہو تم مجھے شاپنگ کیلئے بھی نہیں لے کر گئے۔ فخر نے جان بچانے کے لیے بات بدلتی تھی۔ اور کس خوشی میں میں آپکو شاپنگ کرواؤ نگا۔ شہریار سمجھ گیا تھا سو مزید اسکو تنگ نہ کرنے کا سوچ کربات بدلتی میری بہن کے نکاح کی خوشی میں۔ فخر مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے البتہ شہریار نے ہنوز اسکے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ ہاں ویسے آپکو اخلاص سے کلاسز لینی چاہیے۔ شہریار نے عام انداز میں کہا تھا۔ بھلا میں اس سے کس چیز کی کلاسز لوٹی۔ فخر اسکے تھوڑا قریب ہو کر تند ہی سے بولی تھی۔ تم اخلاص سے شرمانے کی کلاسز لے لینا کہ شوہر کے سامنے کس طرح شرماتے ہیں۔ شہریار بے چارگی سے بولا تھا۔ اور اسکی بات پر فخر کا پارہ ہائی ہوا تھا۔ جاؤ بد تیز انسان مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی۔ فخر اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی تھی۔ نہ کرو یار میری اتنی تعریف۔ شہریار نے تم سخرا نہ انداز میں کہا تھا اور اس کے اس انداز پر فخر مزید جل گئی تھی اور اسکو دھکا دے کر کمرے سے نکل گئی تھی۔

.....م

## Posted On Kitab Nagri

یہ صحیح آفندی ویلا میں بہت مصروف اتری تھی۔ شہریار اویس کے ساتھ دلاور خان کے ملازمین کی لست چیک کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اویس کسی ریکارڈ کی طرح ان سب کے اعمال بتا رہا تھا۔ تمہیں کیا لگتا ہے اویس ان میں کس کی نسل سب سے خراب ہو گی۔ شہریار پوچھ رہا تھا۔ شہری مجھے تو یہ سلطان لگ رہا ہے کیونکہ اسکی نسل پیسہ ہے۔ اویس نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ تو پھر چلو اویس آج اس سلطان سے مل کر آتے ہیں۔ شہریار اور اویس دونوں گاڑی میں بیٹھ کر ایک بو سیدہ سی تنگ گلی میں داخل ہوئے تھے۔ گلی اتنی تنگ تھی کہ گاڑی آگے نہیں جاسکی اس لیے وہ دونوں پیدل ہی چلنے لگے تھے۔ ادھر ادھر سے لوگ عجیب نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ شہریار اپنے پاکٹس پر رکھ رکھ لو کیونکہ یہ چوروں کی گلی ہے دھیان رہے کچھ چوری نہ ہو جائے۔ اویس نے اسے الرٹ کیا تھا۔ اس کا مطلب اس میں ایک فلیٹ تیرا بھی ہو گا۔ شہریار نے اسکو تپاتے ہوئے کہا تھا۔ میرا تو ایک فلیٹ ہی ہو گا لیکن مجھے لگتا یہ ساری گلی ہی تیرے نام ہو گی۔ اویس بھی کچھ کم نہیں تھا شہریار کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اویس ایک فلیٹ کے سامنے رکا تھا۔ شہری یہی ہے تیرے اس رشته دار کا گھر۔ اویس معصومیت سے کہہ کر اندر چلا گیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا فلیٹ تھا۔ وہ لوگ اندر چھوٹے سے ہال میں بیٹھ گئے تھے ایسے جیسے اپنے باپ کے گھر آئے ہو۔ دفعتاً انہیں دروازے کی چوکھ پر ایک دراز قد افریقی نسل پہلوان

## Posted On Kitab Nagri

نظر آیا تھا وہ اپنے نام کی طرح سلطان ہی تھا۔ شہریار اور اویس نے بے اختیار تھوک نگلا تھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہ جو سوچ کر آئیے تھے کہ ڈرادھم کا کر اگلوالینگے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ شہریار نے اویس کو آنکھ سے اشارہ کیا تھا گویا کہہ رہا ہو کہ جا کر بات کر لے جواباً اویس نے اسے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا کہ بھائی کسی اور سے پوچھ لیتے ہیں پہلے جان بچا لیتے ہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتے سلطان کی آواز گونجی تھی۔ کیا کرنے آئے ہو تم لوگ۔ اسکی آواز اسکی جسامت کے بر عکس باریک اور پتھر میلی تھی شہریار اور اویس نے بے اختیار اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹا تھا لیکن بے سود شہریار تو صرف مسکرا یا، ہی البتہ اویس کا قہقہہ گونجا تھا۔ شہریار نے جھٹ سے اسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا۔ بھائی مر وا یے گا تو۔ شہریار نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مدعا پر آئے تھے۔ اور مجھے کیا ملے گا اگر میں نے بتا دیا تو۔ سلطان کی آواز ابھری تھی اور اویس نے اس دفعہ رخ پھیر لیا تھا کہ اب اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ تمہیں کیا چاہیے۔ شہریار نے پوچھا تھا۔ دس لاکھ۔ سلطان نے یک لفظی جواب دیا تھا۔ منظور ہے۔ شہریار نے جلدی سے ہاں کر دی تھی۔ اور اگلے ہی پل وہ راز سن کر ان دونوں کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی اویس جسکی ہنسی

## Posted On Kitab Nagri

کنٹرول نہیں ہو رہی تھی اب اس کے چہرے پر واضح رنج تھا البتہ شہریار کا چہرہ ضبط کی وجہ سے سرخ ہوا تھا۔

.....م

آج وہ دن بھی آگیا تھا جب دلوگ اسلام کے قوانین کے مطابق ایک دوسرے کے ہمسفر بننے والے تھے۔ شہریار نے کل سے فجر کا سامنا نہیں کیا تھا آخر اپنے اندر رہمت مجتمع کر کے وہ اسے پک کرنے آیا تھا اس نے آج ایش گرے کلر تھری پیس سوٹ پہنایا تھا بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے ہاتھ میں برینڈ ڈو اچ پہنے وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا لیکن آج ایک چیز کی کمی تھی اور وہ اسکے آنکھوں کی چمک تھی۔ وہ بھاری ہوتے دل کے ساتھ ایک ایک قدم اٹھاتا دروازے کے باہر کھڑا تھا کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد آخر اسنے دروازہ کھولا تھا۔ اندر فجر براؤن کلر کی میکسی پہنے جس پر گولڈن کام ہوا تھا ہلکا سامیک اپ کر کے اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کر کے اب وہ جا ب کر رہی تھی وہ ہمیشہ کی طرح کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔ شہریار تو ایک لمحے کے لیے سانس تک نہ لے سکا کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے۔ فجر نے اسکی موجودگی نوٹ کی تھی تبھی وہ مسکراتے ہوئے اسکے قریب آئی تھی لیکن خلاف معمول آج شہریار کے ہونٹوں پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔ وہ بس یک ٹک اسے دیکھے گیا۔ کیا

## Posted On Kitab Nagri

ہوا شہریار تم طھیک ہو؟ فخر نے پریشانی سے کہا تھا۔ شہریار بغیر کچھ کہے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا تھا انہتائی نرمی سے۔ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ شہریار نے بس اتنا ہی کہا تھا اور فخر سمجھ گئی تھی۔ یہ میری جنگ تھی۔ فخر نے سرد آواز میں کہا تھا۔ تمہیں کیسے پتہ لگا کہ اس گھٹیا آدمی نے یہ سب.... شہریار نے بات ادھوری چھوڑ دی کیونکہ وہ اس بات کو دہرانا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے پتہ نہیں لگا شہریار میں نے پتہ لگایا ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نے لاے میں پی اتیج ڈی اس لیے نہیں کی کیونکہ مجھے لوگوں کے اعمال جاننے کا شوق تھا بلکہ میں نے یہ اس لیے کی کیونکہ مجھے اس ایک شخص کو اپنے انجام تک پہنچانا تھا اور وہ بہت جلد ہی اپنے انجام تک پہنچ جائے گا۔ وہ اب اس سے دور ہو کر کہہ رہی تھی شہریار کو اس کا یہ لہجہ آج پہلی بار دکھاتھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں اس نظر وہ کو خیرہ کرنے والی عمارت کے سامنے کھڑے تھے۔ یہ ایک میرج ہال تھا پورا ہال روشنیوں سے جگمگار ہاتھا سامنے سٹیچ پر اخلاص ہاف وائٹ گلر کا لہنگا پہنے بیٹھی تھی اس کا میک اپ اس کے جوڑے کے لحاظ سے کیا گیا تھا وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔ شاہویز نے بھی اسی گلر کا تھری پیس سوت پہنا ہوا تھا اسکی نیلی آنکھوں میں آج اس کا خواب پورا ہونے والی خوشی تھی۔ شاہویز کی نظر اخلاص پر پڑتے ہی ہٹنا بھول گئی تھی آج اس نے پہلی بار اس کا چہرہ دیکھا تھا اسے اسکی موٹی سیاہ

## Posted On Kitab Nagri

آنکھوں سے عشق ہوا تھا لیکن آج اس کا چہرہ اسے پاگل کر رہا تھا۔ معموم سی چھوٹی ناک جس میں اسوقت نتھ پہنی ہوئی تھی باریک ہونٹ جس پر اسوقت مہرون لپ سٹک لگی ہوئی تھی وہ اسے کوئی اپسرا ہی لگی تھی۔ وہ بغیر لوگوں کی پرواہ کیے بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔ بھائی نظریں پنجی کر لے ایسے نہ ہو نظر لگ جائے۔ شہریار نے فخر کی بات دھرا یہی تھی جو وہ اسے ہر وقت کہتی رہتی تھی۔ یار بھائی بندے کو سکون سے دیکھنے بھی نہیں دیتے آپ لوگ۔ شاہویز سخت بد مزہ ہوا تھا۔ سکون کے بچے آس پاس ان لوگوں سے تھوڑی شرم کر لے۔ شہریار نے اسے پیشانی پر تھکی دی تھی۔ یار بھائی آج تو چھوڑ دے کہاں ہے آپکی مسز جنھوں نے آپکو اس طرح کھلا چھوڑ دیا ہے۔ شاہویز نے ادھر ادھر نظریں گھمایی تھی۔ کیا مطلب تمہارا کھلا چھوڑ دیا ہے میں تم پر نظر رکھ رہا ہوں کہیں کوئی غلط حرکت نہ کرو تم۔ شہریار نے رعب جھاڑا تھا۔ جاؤ بھائی یار یہ قاضی کو تو بلوالو کب سے اسکے انتظار میں بیٹھا ہوں۔ شاہویز بے صبری سے کہہ رہا تھا۔ شاہویز صبر کے گھونٹ پی لے کیونکہ اس کے بعد تمہیں ساری زندگی یہی کرنا ہے میرے بھائی۔ شہریار نے اسے مستقبل سے خبردار کیا تھا۔ دیکھنا بھائی میں ایسا فرمانبردار شوہر بنوں گا کہ آپکی بیوی آپکو میری طرح بننے کے طعنے دیگی۔ شاہویز نے اسے اپنے ارادے بتایے تھے۔ زن مرید نہ ہو تو شہریار نے منہ بنائے کہا تھا۔ اتنے میں نکاح خواں بھی آگئے تھے۔ اب وہ ان دونوں کا نکاح پڑوار ہے

## Posted On Kitab Nagri

تھے۔ اخلاص ملک ولد صدقہ ملک کیا آپکو شاہویز آنندی ولد عارف آنندی سے یہ نکاح حق مہر پچاس لاکھ روپے قبول ہے۔ جی قبول ہے۔ اخلاص نے جانے انجانے میں اس شخص سے محبت کی تھی اور آج وہ اس کا، ہی بننے جا رہا تھا۔

قبول ہے.. اسے آج اپنی قسمت پر رشک آرہا تھا۔

قبول ہے.... یہ تھا اس کا محافظ جس کے ساتھ آج وہ ایک نیا سفر شروع کرنے والی تھی۔  
اب قاضی نے وہی کلمات شاہویز کے سامنے دہرا یے تھے۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔  
جی قبول ہے... آج وہی لڑکی ہمیشہ کے لیے اسکی ہونے جا رہی تھی جس نے اسے اپنے رب کے  
نزدیک کیا تھا

قبول ہے... یہ لڑکی اسکی تجدید کی دعاؤں کا شمر تھا۔

قبول ہے... یہ لڑکی اس کا عشق تھا اور آج وہ اس کے نام ہو گئی تھی۔

دعائے سب نے ہاتھ اٹھایے تھے۔ اللہ میری بہن بہت معصوم ہے اسکو خوشیوں میں رکھنا۔ یہ فخر تھی جس نے اپنی گڑیا کو صحیح ہاتھوں میں دیا تھا۔ اللہ میرے بھائی کو ہمت دینا کہ وہ اس رشتے کو اپنی آخری سانس تک نبھا سکے۔ یہ شہر یار تھا جس نے اپنے جان جیسے بھائی کی خوشی میں اپنی خوشی رکھی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

مبارک ہو۔ ہر طرف مبارکباد کا شور اٹھا تھا کوئی مبارک باد وصول کر رہا تھا تو کوئی دے رہا تھا آج دولوگ نکاح کے مقدس رشتے میں بندھے تھے آج دولوگوں کا ایمان مکمل ہوا تھا۔ ہر کسی کے چہرے پر مطمئن مسکراہٹ تھی جیسے ہر شخص اپنی قسم سے مطمئن تھا۔ ان کو یہاں جھوڑ کر ایک دن پہلے پھر سے چوروں کی گلی میں چلتے ہیں۔

اویس اور شہریار ایک طرف بیٹھے تھے اور سلطان انکے سامنے ہی بیٹھا تھا۔ دلاور اور صدیق ملک پکے دوست تھے۔ صدیق ملک کرنل تھے اور ہر میدان میں ان سے آگے ہی رہتے۔ ان دنوں وہ سیاست میں آنے کا سوچ رہے تھے لیکن دلاور کو پتہ تھا کی اگر وہ آگے گئے تو وہ کبھی جیت نہیں سکے گا۔ دلاور نے صدیق ملک کو روکا لیکن انہوں نے انکی بات نہ مانی اور ان دنوں کا جھگڑا ہو گیا تھا۔ دلاور خان نے دوستی توڑ دی تھی اور صدیق ملک

جیت گئے تھے۔ غصے میں آکر انہوں نے صدیق ملک کو اپنے لڑکوں کے ذریعے قتل کر دیا۔ پھر عارف صاحب نے کیس کیا تو دلاور خان نے سارے ثبوت مٹا دیے اور گواہوں کو بھی خرید لیا وہ کیس ہار گئے لیکن عارف پھر بھی خاموش نہیں بیٹھے مجبوراً دلاور خان نے صدیق ملک کی بڑی بیٹی کو انغو اکر دیا تھا اور پورے دو دن تک اسے جس بے جا میں رکھا ان کا ارادہ اسے چھوڑنے کا نہیں تھا لیکن پھر انکے بیٹے

## Posted On Kitab Nagri

بھرام کی نظر اس پر پڑی اس نے اسے ہراس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن بروقت گارڈز نے اسے بچا لیا تھا.... سلطان اور بھی کچھ کہہ رہا تھا لیکن شہریار کا ضبط بس اتنا تھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا تھا.

.....م

فجر ہال سے سیدھا اپنے اپارٹمنٹ آئی تھی۔ ڈریس چینچ کرنے کے بعد اب اسکا ارادہ سونے کا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسے نو ٹیفیکیشن موصول ہوئی تھی۔ کیا ہم مل سکتے ہیں میں نے آپ کا کام کر دیا۔ کسی انجан نمبر سے مسج آیا تھا لیکن فجر نے بغیر دیر کیے مسج کا جواب ٹائپ کیا تھا میں ایڈریس سنڈ کرتی ہوں وہاں پر آ جانا۔ کتنا عجیب شخص تھا جو انجان ہو کر بھی انجان نہیں تھا۔ فجر اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی اور قریباً بیس منٹ بعد اس نے گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے روکی تھی وہ سیدھا ہوٹل کے کونے میں پڑی ایک ٹیبل کے پاس آئی تھی جہاں پہلے ہی ایک شخص بیٹھا ہوا تھا یہ غالباً ہی تھا جس نے مسج کیا تھا۔ فجر یہ ہے وہ سارے کاغذات جو تمہیں چاہیے یہ اس کا کردار مسح کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہ ایک ادھیر عمر شخص تھا جو غالباً فجر کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ آپ کا بہت شکریہ آپ نہ ہوتے تو میں یہ کبھی نہیں کر پاتی۔ فجر نے ادب سے کہا تھا۔ شکریہ کی ضرورت نہیں بیٹایہ میری زندگی کا مقصد تھا۔ اس شخص کی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں بیک وقت غم اور غصہ ابھر آئے تھے۔ آپ فکرنا کرے انکل اس کا زوال قریب ہے۔ فخر اٹھ گئی تھی۔ دشمن اتنے ہی بناؤ جتنوں کی دشمنی پھر برداشت کر سکو لیکن شاید دلاور خان نے یہ بات کبھی نہیں سنی تھی۔

.....م

اس دن کا سورج بھی طلوع ہو گیا تھا سورج کی ان کرنوں میں کی لوگوں کے لئے خوشی کا پیغام تھا تو کی لوگوں کے لئے زوال اور بربادی کی نوید۔ آفندی ویلا میں خوشیوں کا دور تھا آج اخلاص کی رخصتی تھی۔ ہر طرف ملاز میں کی چہل پہل لگی تھی۔ فنکشن آفندی ویلا میں منعقد تھا۔ شہریار اور اویس ساری سجاوٹ دیکھ رہے تھے ویسے تو اس کام کے لئے پروفیشنلز آئیے ہوئے تھے لیکن وہی ان دونوں کی ہر جگہ ٹانگ گھسانے کی عادت۔ شاہویز ان سب سے بے نیاز اپنی، وہی دنیا میں مگن تھا بقول اس کے وہ دلہا تھا اور دلہے کام نہیں کرتے شہریار نے اسکی بات پر منہ بنایا تھا ساتھ میں اویس نے بھی۔ اب وہ دونوں باہر لان میں بیٹھے نظر وں سے، وہی سارا کام کر رہے تھے کیوں دیکھنے کے لیے بھی انر جی چاہیے ہوتی ہے۔ اویس میں نہ اک بات سوچ رہا تھا۔ شہریار نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ہاں شہری بول میں سن رہا ہوں۔ اویس نے اچھنے سے اسے دیکھا تھا کیونکہ ایسا پہلی بار تھا کہ شہریار بات کرنے سے پہلے تمہیر

## Posted On Kitab Nagri

باندھ رہا تھا۔ دیکھ میری بھی شادی ہو گی شاہویز کی بھی ہو گئی تو تو کیا کنوارہ مرے گا۔ شہریار اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ ہاں نہ بھائی مجھے کباب میں ہڈی بننا پسند ہے جب تم لوگ کسی ڈیٹ پر جاؤ گے تو میں کنوارہ وہاں ٹپک پڑوں گا۔ اویس نے اپنے ارادے بتایے تھے۔ چل دفعہ ہو جل ککڑے کھیں کے۔ شہریار نے ایک زوردار پیچ اسکے بازو پر دیا تھا۔ آہ بیچارے کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا اگر میں مر گیا تو میرے پیچھے کوئی آنسو بہانے والا بھی نہیں ہو گا۔ اویس مصنوعی کراہیت سے بولا تھا۔ وہی تو کہہ رہا ہو اور دیکھ لے اپنے لیے کوئی رونے والی۔ شہریار آج اپنی بات چھوڑنے والا نہیں تھا۔ ارے بھائی لڑکیاں بازاروں میں نہیں بکتی وہ تو دو بہنیں تھی ایک تو لے گیا اور وہ دوسری لے گیا میری جگہ کہاں ہے۔ اویس مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔ چل تو ٹیشن نہ لے تیرے لئے بھی دیکھ لے گے۔ شہریار نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے اس کا کندھا تھیکا تھا۔ وہ دونوں اس انداز میں بات کر رہے تھے جیسے شادی نہیں کوئی بزنس ڈیلنگ چل رہی ہو یہاں۔ نہ بھائی ابھی میرے اتنے برے دن بھی نہیں آیے جو تو میرے لیے لڑکی دیکھے گا۔ اویس نے منہ بنایا تھا۔ کیوں کیا خرابی ہے میرے دیکھنے میں اتنی اچھے چواں تو ہے میری۔ شہریار نے خود ہی اپنی تعریف کی تھی۔ دوستوں کی محفل میں اپنی تعریف خود ہی کرنی پڑتی ہے کیونکہ یہ ایسی مخلوق ہوتے ہیں جن کی زبان سے اپنے لیے کوئی اچھا لفظ نہیں سنو گے۔

## Posted On Kitab Nagri

چل تو چھوڑ میری شادی اپنی سونگ کابتا۔ او میں نے بات پھیری تھی۔ یار بس کل آخری دن ہے اسکے بعد اپلوڈ ہو جائے گی۔ شہریار نے اطلاع دی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولہٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

ہال میں ہر طرف سرخ گرین اور ریڈ لائٹس گلی ہوئی تھی۔ سٹیچ سارا پھولوں سے سجا یا گیا تھا۔ شہریار نے آج بلیک تھری پیس سوت کے ساتھ بلیک ہی و اچ اور بلیک شوز پہنے تھے بال ما تھے پر بکھرے ہوئے وہ ہمیشہ کی طرح دل لے جانے والا حسن رکھتا تھا۔ شاہویز نے کریم کلر کی شیر و انی کے ساتھ مہرون شال پہنی ہوئی تھی۔ بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے ہوئے وہ شہزادہ آج اپنی شہزادی کو لینے جا رہا تھا اور ایس نے ان دونوں کے بر عکس سادہ وائٹ کارڈن کا سوت پہنا ہوا تھا ہاتھوں میں پہنی بلیک و اچ اور بالوں کو جیل سے سیٹ کیے اس کا سراپہ مکمل لگ رہا تھا وہ سادہ انسان سادگی کو، ہی پسند کرتا تھا۔ شاہویز نے تو آتے ہی اپنی سیٹ سنبھال لی تھی شہریار گیست کے ساتھ ملنے میں مصروف تھا البتہ اور ایس آج ڈرائیور کا کام کر رہا تھا۔ وہ فخر اور اخلاص کو پارلر سے پک کرنے گیا ہوا تھا۔ اخلاص نے آج سرخ لہنگا پہن رکھا تھا جس پر گولڈن کام ہوا تھا اس کا میک اپ آج ڈارک تھا دونوں ہاتھوں میں ایسی مہندی لگی تھی کہ مہندی سے اس کا سارا ہاتھ ڈھکا ہوا تھا اس سراپے میں وہ کسی معصوم پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ فخر اسکے بر عکس تھی اس نے بلیک میکسی پہنی تھی جس پر گولڈن کڑا ہی سے کام کیا گیا تھا ہاتھ مہندی سے صاف اور چہرے پر ہلکا سامیکاپ وہ ایسے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ اور ایس ان دونوں کو ہال میں چھوڑ کر خود گاڑی پارک کرنے چلا گیا تھا۔ وہ گاڑی سے نکل کر میرج ہال کی جانب بڑھا ہی تھا کہ ایک

## Posted On Kitab Nagri

لڑکی دھڑام سے اسکے ساتھ ٹکرایی تھی۔ ابھی وہ گرتی کہ اویں نے اسے کپڑا لیا تھا لیکن شاید اس نے اپنی زندگی کی سب سے حسین غلطی کر لی تھی۔ اویں نے سنچل کر اسکے چہرے پر ایک نظر ڈالی تھی اور ساری دنیا جیسے رک گئی تھی وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔ اسکی چھوٹی سی سر میں آنکھیں مغرورا ٹھی ہوئی ناک اور سرخ ہونٹ بس حسن مکمل تھا۔ وہ لڑکی اب شاید اسے کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ تو کچھ سن ہی نہیں رہا تھا شاید وہ اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ دفعتاً سے اپنے ہاتھ پر شدید درد کا احساس ہوا جس نے اسے حقیقت کی دنیا میں واپس لا یا تھا اس لڑکی نے اب کے اسکے ہاتھ پر اپنے دانتوں سے ایک پوری گھٹری بنادی تھی۔ اویں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ وہ لڑکی اسے پا گل کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی شاید وہ بھی شادی اٹینڈ کرنے ہی آئی تھی۔ اویں سر جھٹکتا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا

## Kitab Nagri

اویں ہال میں آکر شہریار کے پاس بیٹھ گیا تھا شہریار اسے دیکھ کر مسکرا یا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسکی مسکراہٹ سمیٹی تھی۔ اویں اکیلے اکیلے سب کچھ کر لیا اور مجھے بتایا تک نہیں۔ شہریار خنگی سے کہہ رہا تھا۔ شہری کیا کر دیا اکیلے۔ اویں نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔ بھائی اپنی قمیض کو دیکھ لے۔ شہریار نے اسکے دل کے مقام پر اشارہ کیا تھا جہاں سرخ لپ سٹک کا مارک تھا۔ نہیں شہری تو غلط سمجھ رہا ہے وہ مجھ سے ٹکرا

## Posted On Kitab Nagri

کر گر رہی تھی میں نے بس اسے سہارا دیا تھا۔ اویس اپنی صفائی دے رہا تھا۔ چل یار مان لیا اب اٹھ جا کر اسے صاف کر اور پھر مجھے اس سے ملو۔ شہر یار نے اسے حکم دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اویس اسکی جانب آتا دکھایی دیا۔ ہاں بھائی چل اب مجھے ملو اس سے۔ شہر یار اٹھ گیا تھا۔ ارے یار میں تو اسے جانتا بھی نہیں۔ اویس جال میں پھنسنی مچھلی کی طرح کہہ رہا تھا۔ یار جان پہچان میں کروادوں گا تو بس چل۔ شہر یار نے اس کا یہ مسئلہ بھی حل کیا تھا۔ اور تقریباً بیس منٹ تک پورے ہال میں گھوم کر اسے وہ نظر آئی تھی۔ بھائی یہی ہے وہ جس کی وجہ سے ہم پورے بیس منٹ خوار ہوئے ہیں۔ اویس نے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا۔ واہ بھائی تو تو بہت تیز انکلام مجھے پتہ ہوتا تو میری بات اتنی جلدی مان جائیے گا تو میں تجھ تیری شادی کا ذکر پہلے ہی کر دیتا۔ شہر یار مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ وہ دونوں ایسے کھڑے تھے کہ جہاں سے صرف وہ دونوں ہی انکی ٹیبل کو دیکھ سکے۔ کیا ہوا حور کیوں اتنی لیٹ ہو گئی بچہ۔ یہ شاید اسکی ماں تھی جو اس سے کچھ پوچھ رہی اور شہر یار اور اویس بغور انکی گفتگو سن رہے تھے۔ بس مماراستے میں ایک پا گل مل گیا تھا اسی وجہ سے لیٹ ہو گئی۔ حور نے منہ بنائی کہا تھا اور اویس اسکی بات پر جل بھن گیا تھا البتہ شہر یار کا قہقہہ گونجا تھا۔ یہ دیکھو بھلانی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا اب میں پا گل ہو گیا۔ اویس نے جل کر کہا تھا اور فجر جو کب سے ان دونوں کی کاروائی نوٹ کر رہی تھی ان کے قریب آئی تھی۔ یہ کیا کچھڑی پک رہی ہے تم

## Posted On Kitab Nagri

دونوں میں فجر نے مشکوک نظر وہ اپنے دیکھا تھا۔ دیکھو والی مجھے نہ اپنی بھاگھی مل گئی تو آپکو اسے پڑانے میں ہماری مدد کرنی ہے۔ شہریار نے اپنے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھے تھے۔ اور تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہو گئی کہ میں تمہاری بات مانوں گی۔ فجر اپنے انداز میں بولی تھی۔ ٹھیک ہے میری نہیں تو اویس کے کہنے پر تو ہماری مدد کرینگی نہ۔ کیوں اویس بول بول شہریار نے آنکھوں آنکھوں میں ہی اسے تنبیہ کی تھی کہ زیادہ خزرے مت دکھا۔ ہاں بھاگھی تھوڑی مدد کر دے۔ اویس نے بے چارگی سے کہا تھا۔ والی وہ سامنے جو لڑکی ہے وہی ہے۔

شہریار نے فجر کو میدان میں بھیجا تھا۔ چل بھائی ہم دونوں لڑکی کے باپ کو امپریس کرتے ہیں۔ شہریار نے اسکی گردان میں ہاتھ ڈالا تھا۔ بھائی چل جاد کھادے اپنا جلوہ وہی اسکا باپ۔ شہریار نے ایک ادھیڑ عمر شخص کی جانب اشارہ کیا تھا اور اویس جس نے کچھ قدم ہی آگے بڑھایے تھے سامنے اس شخص کو دیکھ کر اٹے قدم شہریار کے پاس آیا تھا۔ بھائی اس سے بچالے بعد میں سب کچھ بتا دوں گا۔ اویس نے شہریار کے کان میں سرگوشی کی تھی اور آگے بڑھ گیا تھا۔ وہ شخص ابھی اسکے پیچھے جاتا کہ شہریار درمیان میں آگیا تھا۔ ہیلو مسٹر سلیم کیا حال ہے۔ شہریار نے خوش مزاجی سے مصافحہ کیا تھا۔ ہیلو شہریار وہ دراصل یہاں پر ایک لڑکا کھڑا تھا ابھی۔ سلیم صاحب نے نظریں ادھر ادھر دوڑایی تھی۔ نہیں یہاں پر تو کوئی

## Posted On Kitab Nagri

نہیں تھا میں اکیلا ہی کھڑا ہو۔ شہریار نے انہائی معمصومیت سے انکو پا گل کہا تھا۔ نہیں یہاں پر ابھی ایک سفید کپڑوں والا لڑکا کھڑا تھا۔ سلیم صاحب نہیں مان رہے تھے۔ کیسی بات کر رہی ہیں آپ سلیم صاحب یہاں پر میں اکیلا ہی کھڑا تھا شاید آپکو وہم ہو گیا ہے۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ پھر کچھ دیر چھوٹی موٹی باتیں کرنے کے بعد شہریار نے معدرت چاہی تھی اب اسکا ارادہ اویس کی کلاس لینے کا تھا۔ دس منٹ بعد وہ دونوں کونے میں پڑی ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے اور اویس کسی مجرم کی طرح اسے سارا قصہ سنادیا تھا۔ وہ یار جب بھا بھی کو گولیاں لگی تھی تو میں بہت پریشان ہو گیا تھا اور رش ڈرائونگ کرتے ہوئے انکی گاڑی سے ٹکرایا تھا۔ غلطی میری تھی لیکن میں نے پھر بھی گاڑی نہیں روکی اور آگے بڑھ گیا۔ اویس نے آدھا سچ اور آدھا جھوٹ مکس کر کے اسے سب بتا دیا تھا لیکن سامنے بھی شہریار تھا جو اسکی رگ رگ سے واقف تھا۔ اچھا تو اس سب میں انہوں نے تمہارا چہرہ کیسے دیکھ لیا۔ شہریار اسوقت کسی وکیل کی طرح اس سے سوالات کر رہا تھا۔ یار وہ مجھے غصہ آگیا تھا اور میں نے غصے میں گاڑی سے اتر کر انکے گارڈ کو اچھی خاصی سنادی تھی۔ اویس نادم ہو کر کہہ رہا تھا۔ چل بھائی تو بھول جایہ شادی وادی تیرے بس کی بات نہیں۔ شہریار کو اس وقت اویس پر بہت غصہ آرہا تھا۔ یار ایسے تو نہ کہہ تجھے یاد ہے جب سکول میں تجھے وہ لڑکی پسند آئی تھی تو میں نے تیرے لیے کتنے پا پڑ بیلے تھے۔ اویس اسے اپنا

## Posted On Kitab Nagri

احسان یاد دلار ہاتھا۔ ہاں تیری ہی مہربانی جو مجھے سارا دن دھوپ میں کھڑا ہونا پڑا۔ شہریار نے جل کر بولا تھا۔ ہاں تو کیا میں بھی تو کھڑا ہوا تھا تیرے ساتھ۔ اویس نے فوراً اسکی تصحیح کی تھی۔ چل چھوڑ یار کچھ کرتے ہیں تو سر کو چھوڑ لڑکی پر فوکس کر لے۔ شہریار نے اسے مشورہ دیا تھا۔ تو دونوں کو چھوڑ پہلے کچھ کھالیتے ہیں۔ اس کے جواب میں شہریار نے کچھ کھا تھا لیکن اب انکی آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں اور پھر اسی طرح ہنسی خوشی اویس کی بات آگے بڑھاتے فنکشن اپنے اختتام تک پہنچا تھا۔

.....م.....

آج کادن بہت مصروف ہونے والا تھا۔ سورج اپنے جوبن پر تھا شہریار کی سونگ کی شوٹنگ کا آج آخری دن تھا اس لیے وہ صبح اپنے آفس چلا گیا تھا فجر نے ابھی تک آفس جوانئ نہیں کیا تھا۔ وہ بھی صبح صبح تیار ہو کر کسی کی بر بادی کا پروانہ بننے چلی تھی۔ آج دلاؤر خان وزیر اعظم بننے کا حلف اٹھانے والا تھا۔ اس ہال نما کمرے میں مکمل خاموشی تھی نیوز والوں کے کیمرے دلاؤر خان کو فوکس کیے ہوئے تھی۔ تمام ممبر ان اسکو سن رہے تھے کچھ کے چہروں پر جبراً مسکراہٹ تھی اور کچھ کے چہروں پر تو وہ بھی نہیں تھی۔ فجر ان سب سے دور ان روپ رُرز کی جھرمٹ میں بیٹھی تھی۔ دلاؤر خان ادھر ادھر لوگوں پر نظریں دوڑا رہا تھا کہ اسکی نظر فجر پر پڑی بے اختیار اسکے ماتھے پر پسینے کی نئی نئی بوندیں آگئی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ یہ لڑکی جہاں جاتی وہاں اسکوڈیل میں ہی کرتی ایک منٹ کے لیے دونوں کی نظریں ملی تھی اور اس وقت دونوں کی نظریوں میں ایک ساہی تاثر تھا اور وہ نفرت تھی۔

(شہریار اپنی سٹوڈیو میں کھڑا ہو گیا تھا سب سیٹ اپ ہونے کے بعد اس نے تھمب اپ کا اشارہ کیا تھا۔ بیک گراونڈ میوزک بہت ہی مدھم تھا گویا ہو ہی نہ۔ شہریار پھر سے ہو سپیٹل کے اس کوریڈور میں بیٹھا تھا جہاں اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا گیا تھا۔ وہ خود کو وہی محسوس کر رہا تھا)

دلاور خان فجر سے نظر ہٹا کر اب حلف لینے کے لئے کھڑا تھا۔ میں دلاور خان اللہ کو حاضر و ناظر جان کر یہ حلف اٹھاتا ہوں کہ..... ابھی اسکے الفاظ منه میں ہی تھے کہ کمرے میں موجود تمام افراد کے موبائل پر کچھ نوٹیفیکیشن موصول ہوئی تھی۔ اور ساتھ ہی اس روم میں موجود بڑی سی سکرین پر ایک ڈیوچلنے لگی تھی جس میں دلاور خان اپنے بندے کو فجر کے قتل کا حکم دے رہا تھا۔ کمرے میں یک دم قیامت سی برپا ہو گئی تھی۔ دلاور خان کے مخالف اب اوپھی آواز میں اسکے خلاف کچھ کہہ رہے تھے۔ پولیس بھی اندر آگئی تھی میڈیا والے اس تازہ ترین خبر کو تھوڑا اور مرچ مسالے کے ساتھ پیش کر رہے تھے۔ آپ کو بتاتے چلے کہ سابقہ وزیر اعظم دلاور خان نے فجر نامی لڑکی کے قتل کی ناصرف کوشش کی بلکہ انکو ڈرایا اور دھمکایا بھی۔ ناظرین وزیر اعظم دلاور خان فجر نامی لڑکی کے قتل والے

## Posted On Kitab Nagri

واقعے میں ملوٹ تھے..... ہر طرف یہی شور تھا۔ دل اور خان کے چہرے کارنگ اس قدر سفید پڑا تھا  
گویا کوئی مردہ ہو۔

(شہریار اب گانے کی لائنز بول رہا تھا

دور از دسترس سراب تابنا ک کہ تو

پہنچ سے دور چمکتا سراب یعنی تو

گانے کی صرف یہی لائے جینج تھی باقی سارا گانہ اردو میں تھا۔ اور اسوقت شہریار کی آواز میں ایسا درد تھا  
کہ کچھ سٹاف کی آنکھیں نم ہو گئی تھی لیکن شہریار تو جیسے یہاں تھا ہی نہیں وہ تو دور اپنی زندگی کے

گزرے ان تمام لمحوں میں کھو یا ہوا تھا جن لمحوں میں اس نے اپنے رب کے رب ہونے کا انکار کیا تھا۔

یہ لاائنز کوئی معمولی لاائنز نہیں تھی یہ شہریار آندھی کی پوری زندگی کا خلاصہ تھے۔

تیری جستجو میں نکلے توجہ سراب دیکھے

شہریار کی آنکھوں کے سامنے اب وہ تمام موقع گھوم رہے تھے جن میں اس نے کوئی ایوارڈ جیتا تھا  
کبھی شب کو دن کہا کبھی دن کو خواب دیکھے (

## Posted On Kitab Nagri

دلاور خان کو اب پولیس پکڑ کر لے جا رہی تھی۔ دفتار وہ رکا۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری یہ معمولی ویڈیو میرا کچھ بگاڑ لے گی دو منٹ دو منٹ کے اندر میں باہر ہونگا اور پھر تم اپنے خیر منانا۔ دلاور نے چھٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا۔ اوہ لیکن مجھے تو تمہیں کچھ دکھانا تھا... لیکن کیا.... شاید یہ۔ فجر کی آنکھوں میں اس وقت سفا کی تھی۔ اس نے اپنا موبائل اسکے سامنے کیا تھا اس ویڈیو میں پولیس افسران اسکے گھر میں گھس کر توڑ پھوڑ کر رہے تھے اور اسکے تمام ملازم میں بس یک لک انکو دیکھے جا رہے تھے کوئی انہیں نہیں روک رہا تھا یا شاید وہ انہیں روکنا نہیں چاہتے تھے۔ ان سب میں وہ ادھیر عمر شخص بھی تھا۔ فجر نے اپنا موبائل نیچے کر لیا تھا۔ دلاور خان غصے سے اس پر جھپٹا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا پولیس اہل کاروں نے اسے پکڑ لیا تھا۔ انسان کو ان لوگوں پر بلکل بھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے جن کے ساتھ کچھ بہت برا کیا ہو کیونکہ جب وہ لوگ ڈستے ہیں نہ تو انسان بھری دنیا میں رسو ا ہو جاتا ہے۔ فجر آنکھوں میں نفرت لیے کہہ رہی تھی۔ دلاور خان کو اب پولیس موبائل میں بٹھایا جا رہا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ فجر کی آنکھوں سے او جھل ہو گیا تھا شاید ہمیشہ کے لیے۔

اسلام علیکم!

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

**Kitab Nagri**

<https://www.kitabnagri.com>

() شہریار اب اس روم سے باہر آیا تھا تمام لوگ اسے داد دے رہے تھے اور وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ داد و صول کر رہا تھا اگر کوئی اور زمانہ ہوتا تو اب تک شہریار آفندی وہاں سے چلا گیا ہوتا۔ سر آپ ایسے سونگز گایا کرے یہ زیادہ اچھے ہیں۔ یہ مرودہ کی آواز تھی۔ شہریار نے عجیب نظر وں سے اسے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

تھا انہیں کیا پتہ تھا کہ یہ کوئی سونگ نہیں تھی بلکہ یہ تو اسکی زندگی کی تفسیر تھی لیکن پھر وہ بس مسکرا یا ہی کیونکہ آج شہریار آفندی نے ایک فیصلہ کیا تھا۔

.....م

اویس آج اپنے لیے شاپنگ کر ارادے سے مال آیا تھا۔ اس نے مال کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے سے اسے وہ دشمن جاں نظر آئی تھی وہ شاید پچھے کسی سے کچھ بات کر رہی تھی تبھی اویس سے ایک بار پھر ٹکرائی تھی لیکن اس دفعہ اویس نے اسے بچانے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اسے کل والاخ طاب یاد تھا جو اس نے اویس کو دیا تھا۔ اے لڑکی تمہاری آنکھیں ہے یا بیٹن جب دیکھو مجھ سے ٹکراتی رہتی ہو۔ اویس نے بات کا آغاز کیا تھا۔ حور جوز میں پر بیٹھی تھی جھٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیا تم مجھے سہارہ نہیں دے سکتے تھے جاہل انسان۔ حور غصے سے بولی تھی۔ کل دینے کی کوشش کی تھی لیکن شاید آپکو اچھا نہیں لگا تبھی مجھے پاگل کہہ دیا تھا۔ اویس نے اپنا حساب برا بر کیا تھا۔ ہاں تو مسلہ مجھے تمہارے سہارے سے نہیں تھا تمہارے دیکھنے سے تھا۔ حور نے ہٹ بڑا کر کہا تھا۔ ہاں تو بی اللہ نے مجھے یہ اتنی بڑی بڑی آنکھیں دی ہے تو اس سے دیکھوں گا، ہی نہ آپ کی طرح تھوڑی ہوں جو دیکھے بغیر کسی پر بھی چڑھ جاؤں۔ اویس اپنے مزاج کے بلکل بر عکس اس سے بات کر رہا تھا ورنہ تو وہ کالم اور کول بوائیے تھا۔ رکوم

## Posted On Kitab Nagri

یہی رکو تمہیں تو میں دیکھتی ہوں۔ حور نے اس سے تھوڑا دور جا کر پتھرا لٹھایا تھا اور پھر اس تک آئی تھی۔ ارے بی بی شادی سے پہلے خود کو کیوں بیوہ کر رہی ہو آپکو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ اس دنیا سے ایک جیننس آدمی چلا جائے گا۔ اویس نے باتوں باتوں میں ہی اسے بتا دیا تھا۔ کیا مطلب میں کیوں بیوہ ہو گنجی۔ حور نے اپنی چھوٹی آنکھیں مزید چھوٹی کی تھی۔ مطلب یہ کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اویس بات کو کہاں سے کہاں لے گیا۔ مسٹر آپ کا دماغ درست ہے کیا ایسے ہوتے ہیں رشتے۔ حور کو پتہ نہیں کیوں اسکی بات پر غصہ نہیں آیا تھا شاید اسے اس شخص کی کسی بھی بات پر کبھی غصہ آہی نہیں سکتا کیونکہ اس شخص کو ہی تو وہ چاہتی تھی۔

اویس کو اس نے پہلی بار شہریار کے ولیے پر دیکھا تھا اور پھر اسکے بعد اسکے دل نے اسے ہی دیکھنا چاہا۔ مطلب آپکو کوئی اعتراض نہیں۔ اویس نے اپنے مطلب کی بات کی تھی۔ اور میں نے یہ کب کہا۔ حور واپس سے اپنے ٹون میں آگئی تھی۔ ابھی ہی تو کہا آپ نے۔ اویس نے معصومیت سے کہا تھا۔ اللہ تم کتنے جھوٹے ہو میں نے کب... ابھی وہ کچھ کہتی کہ کسی نے اسے آواز دی تھی۔ حور ادھر آؤ بیٹے اسکو دیکھو۔ وہ آگے بڑھ گئی تھی۔ مجھے امید ہے آپ منع نہیں کریں گی۔ اویس نے اسے پیچھے آواز دی تھی حور نے ایک پل کے لیے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

.....م

نجر اپنے اپارٹمنٹ کے ٹیرس پر بیٹھی ہوئی تھی آخر کار اسکے سالوں کی محنت کا پھل اسے مل گیا تھا۔ اسکے ہاتھ میں ڈرائی فروٹس کا ایک پلیٹ تھا وہ وقہ و قفے سے اس سے ایک ایک لے کر کھا رہی تھی۔ یہاں سے وہ سارے شہر کے بر قیوں اور قمقوں کو دیکھ سکتی تھی۔ رات کی سیاہی آسمان پر پھیلی ہوئی تھی اور چاند آج اسکی زندگی کی طرح مکمل تھا۔ آسمان پر تھوڑے تھوڑے بادل تھے اور انکے ساتھ کھلیتا چاند کبھی سامنے سے اسکو دیکھ کر مسکراتا اور کبھی بادلوں کے اوٹھ میں چھپ کر اسکو دیکھتا۔ نجر دلچسپی سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً سے چوکھٹ پر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔ یہ وہی تھا اتنا عرصہ اسکے ساتھ رہنے کے بعد اب وہ اسکے قدموں کی آہٹ کو بھی پہچان گئی تھی۔ شہر یار خاموشی سے آگے بڑھ کر اسکے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ میں تمہیں نیچے ڈھونڈ رہا تھا۔ شہر یار نرمی سے آہستہ آواز میں بولا تھا۔ ہاں بس نیچے دل نہیں لگ رہا تھا تو سوچا اور آجائے۔ نجر نے بھی نرمی سے جواب دیا تھا۔ تاریخ میں یہ بات لکھی جائے گی کہ کہیں پہلی بار ان دونوں نے نرمی اور سکون سے بات کی تھی ورنہ تو انکی لڑائی ہی ختم نہیں ہوتی۔ کیا تم ٹھیک ہو۔ شہر یار نے ایک بار پھر نرمی سے پوچھا تھا۔ نہ کرو یار اتنی میٹھی باتیں نہ کرو ایسا نہ ہو مجھے شوگر ہو جائے۔ نجر اسکو دیکھتے ہوئے مسکرا کر

## Posted On Kitab Nagri

بولی تھی۔ یار انہائی کوئی ان رومینٹک بیوی ملی ہے مجھے۔ شہریار نے ہر بار کہی جانے والی بات ایک بار پھر دھرا یہ تھی۔ ہاں تو تم بڑے آئے رومینٹک شوہر۔ فخر نے منہ چھڑایا تھا۔ ہاں تو میں ہوں یہ دیکھو تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔ شہریار نے ایک انگوٹھی اسکے سامنے کی تھی۔ واہ یہ کتنی خوبصورت ہے۔ فخر نے بے اختیار اسکی تعریف کی تھی۔ مے آیی۔ شہریار نے اجازت چاہی تھی۔ شیور۔ فخر نے جھٹ سے اپنا دودھیا ہاتھ اسکے سامنے کیا تھا اور شہریار نے انہائی نرمی کے ساتھ اسے وہ انگوٹھی پہنایی تھی۔ تمہیں پتا ہے سالار نے بھی امامہ کو بلکل ایسی ہی انگوٹھی گفت کی تھی۔ فخر نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ ہاں اس نے تمہیں دکھائی تھی نہ۔ شہریار جل کر بولا تھا ایک تو اسکی بیوی کی ہربات میں ناولز کے ہیر و ضرور ہوتے تھے۔ میں نے تمہارا سونگ سناتھا۔ فخر نے بات بدلتے ہوئے کہا تھا۔ کیسی لگی میری آواز۔ شہریار ایک بار پھر پر جوش ہوا تھا۔ بلکل شوا کے نانا جی جیسی آواز تھی میں نے تو جلدی سے بند کر دیا تھا ایسا نہ ہو زلہ آجائے۔ فخر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔ واپسی ویسے شوہر سے جلننا اچھی بات نہیں۔ شہریار نے اسے کچھ یاد دلا یاتھا۔ فخر نے اسکے جواب میں کچھ کہا تھا جس پر وہ دونوں کھکھلا کر ہنسنے لگے تھے۔ وہ دونوں اسی طرح بیٹھے باتیں کرتے رہے اور اوپر آسمان پر مکمل چاند انکو دیکھ کر مسکرا تارہا۔

## Posted On Kitab Nagri

...م

آج موسم خاصاً خوشگوار تھا بارش نہیں ہوئی تھی لیکن بادلوں نے سورج کی کرنوں کو روک رکھا تھا۔ سلیم صاحب کے گھر میں اسوقت خاصاً شور تھا۔ آج وہ سب اویس کے رشتے کی بات کرنے آئے تھے۔ شہریار اور فخر ایک صوفے پر تھے اخلاص اور شاہویزان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھے تھے اور ساتھ میں بڑے صوفے پر حلیمه بیگم اور سعدیہ بیگم بیٹھے تھے انکے ساتھ ہی رخسانہ بیگم بھی بیٹھی تھی سلیم صاحب اسوقت وہاں نہیں تھے۔ یہ سب پاگل جس کے رشتے کے لیے آئے تھے وہ ابھی تک پہنچا ہی نہیں تھا۔ دفعتاً چوکھٹ پر اویس آتا دکھائی دیا تھا وہ شہریار کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ اچھا ذلیل کروایا ہے تو نے بلکل پاگل لگ رہے ہیں ہم لوگ۔ شہریار نے غصے سے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔ ہاں تو میں نے رشتہ مانگنے کے لئے بھیجا تھا بارات لانے نہیں۔ اویس نے بھی سرگوشی کی تھی۔ یار میں نے سوچا اچھا اپریشن پڑے گا ہم سب میں سے کسی نے تیری کوئی نہ کوئی خوبی تو دیکھی ہی ہوگی نہ بس وہ کہہ دینگے۔ شہریار نے اسے تپاتے ہوئے کہا تھا۔ میری خوبیوں کا چھوڑ میرے سر کی بات کرا بھی۔ اویس اب بھی فکر مند تھا۔ تو فکر نہ کر یہ اتنی فوج صرف اسی کے لیے ہی لے کر آیا ہوں۔ شہریار نے اسے دلا سہ دیا تھا۔ بہن ہم اپنے بیٹے کیلئے آپکی بیٹی کا رشتہ لینے آئے ہیں۔ سعدیہ بیگم مدعا پر آئی تھی۔ ابھی

## Posted On Kitab Nagri

رخسانہ بیگم کچھ جواب دیتی کہ سلیم صاحب اندر آئیے تھے اور اویس کو دیکھ کر انکے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ ہمیں یہ رشتہ منظور نہیں ہے۔ سلیم صاحب کی بھاری آواز گونجی تھی سب نے بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا تھا۔ والینی اُس شوٹام۔ شہریار نے فجر کے کان میں سر گوشی تھی۔ رخسانہ بیگم کو اویس بہت اچھا لگا تھا تبھی اٹھ گئی تھی۔ یہ کیسی بات کر رہے ہیں سلیم صاحب آپ ادھر آکر بیٹھ جائیے۔ رخسانہ نے انکو صوف پر بٹھایا تھا اور سلیم نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئے۔ دیکھیں انکل ہمیں پتہ ہے آپکو اویس سے کیا مسلہ ہے <https://www.kitabnagri.com> لیکن ایک بار پوری بات

سن لے پھر آپ جو فیصلہ کریں گے ہمیں اسکی قدر ہو گی۔ یہ فجر کی آواز تھی جسکو کل شہریار نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ اور اسکی صفائی میں کیا کہنا چاہتی ہے آپ۔ سلیم صاحب نے بمشکل اپنا لہجہ نارمل رکھا تھا۔ وہ دراصل انکل اس دن میری مہماں کی طبیعت بہت خراب تھی اور انکو ہسپتال لے جانا تھا تو میرے بھائی نے جلدی میں آپ کے ڈرائیور سے بد تیزی کر لی تھی۔ فخر نے اویس کی طرف دیکھا تھا اور آنکھ و نک کی تھی یہ تو صرف وہی جانتی تھی کہ کس طرح اس نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی... کیونکہ اگر میرا بھائی وقت پر نہ آتا تو میری مہماں.... فجر کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ جلدی سے شہریار کے گلے گلی تھی اور اسکے سینے میں چہرہ چھپا لیا تھا یوں کہ وہاں موجود تمام نفوس کو لوگا کہ وہ رو رہی ہے۔ وہ اس قدر

## Posted On Kitab Nagri

معصومیت سے بولی تھی کہ وہاں موجود ہر شخص کامنہ کھلا رہ گیا تھا سو ایسے شہریار اور اویس کے۔ شہریار بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کیے ہوئے تھا۔ رخسانہ بیگم کو بے اختیار شرمندگی ہوئی تھی۔ آپی ایم سوری بیٹا ہمارا وہ مطلب نہیں تھا۔ انہوں نے سلیم صاحب کو گھور کر معدرت کی تھی۔ اُس اور کے آنٹی آپی انڈر سٹینڈ۔ فجر اب شہریار سے دور ہوئی تھی۔ تو کیا آپ لوگ اب بھی اس رشتے سے انکار کریں گے۔ شہریار نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ہے لیکن ہمیں حور کی رضامندی معلوم کرنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔ رخسانہ بیگم نے اپنی رضامندی ظاہر کی تھی اور وہاں موجود باقی افراد تو ہنوز شاک میں تھے۔ پھر کچھ دیر وہاں ٹھہر نے کے بعد آخر وہ لوگ اٹھ گئے تھے۔ فجر تیز تیز قدم اٹھاتی باہر نکل گئی تھی اور اسکے پیچے وہ سب بھی نکل گئی تھی۔ والینی ویسے مجھے معلوم نہیں تھا آپ اتنی اچھی اداکارہ ہے۔ شہریار نے اسے داد دی تھی۔ فجر نے آگے جھکتے ہوئے داد وصول کی تھی آپی یہ سب کیا تھا۔ اخلاص اور شاہویز نے ایک ساتھ پوچھا تھا۔ فجر بری بات ہے تم نے جھوٹ بولا ہے۔ سعدیہ بیگم خنگی سے بولی تھی۔ ارے لیکن جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ حلیمه بیگم نے بھی حصہ ڈالا تھا۔ دیکھے کالم ڈاؤن وہ اویس اور سلیم صاحب کی کچھ غلط فہمیاں تھیں جو میری بیوی نے دور کر دی۔ شہریار فجر کو ڈینڈ کرتے ہوئے بولا تھا۔ وہ سب اب شہریار سے پوچھ رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

اور شہریار انہیں جواب دے رہا تھا۔ فخر شہریار سے تھوڑا دور کھڑی تھی۔ تھینک یو سسٹر۔ اویس نے مشکور نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ اسکی ضرورت نہیں تھی۔ فخر نے نرمی سے اسے ٹوکا تھا۔ ان کو یہاں چھوڑ کر ہم پھر سے اس ہال میں آتے ہیں جہاں اسوقت حور رخسانہ بیگم اور سلیم صاحب بیٹھے تھے۔ یہ کونسا غیر اخلاقی رویہ تھا سلیم صاحب۔ رخسانہ بیگم سخت ناراض تھی۔ بیگم میری غلطی نہیں تھی اس لڑکے نے گارڈ سے بد تمیزی کی تھی تو مجھے بھی غصہ آگیا۔ سلیم صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے قدموں میں بیٹھے تھے اور انکے ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا۔ آئی ایم سوری۔ انہوں نے بس یہ تین الفاظ کہے تھے اور رخسانہ بیگم کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔ وہ ہمیشہ انکی ناراضگی ایسے ہی دور کرتے اور وہ ہمیشہ مان جاتی۔ اہم..... اہم۔ حور نے گلہ کھنکھارا تھا جیسے کہہ رہی ہو میں بھی یہی بیٹھی ہوں۔ سلیم صاحب اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔ حور بچے مجھے تو وہ لڑکا بہت اچھا لگا تمہاری کیارائے ہے۔ رخسانہ بیگم اب اسکی طرف متوجہ تھی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ممکن۔ حور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ تو ٹھیک ہے جب ہماری بیٹی کو اعتراض نہیں ہے تو ہمیں بھی نہیں ہے بیگم آپ انکو خوشخبری دے دے پھر۔ سلیم صاحب مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

...م.....

## Posted On Kitab Nagri

صحح تازہ دم اتری تھی۔ اخلاص اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے بیٹھی اپنا سراپا دیکھ رہی تھی جبکہ شاہویز ابھی بھی سورہاتھا۔ قریباً کوئی پانچ مرتبہ آواز دینے کے بعد بھی وہ نہیں اٹھا تھا تواب ایک، ہی طریقہ تھا اسے ہوش میں لانے کا۔ اخلاص نے پانی کا گلاس بھرا اور اگلے ہی پل دھڑام سے سارا پانی شاہویز کے چہرے پر پھینک دیا تھا۔ شاہویز جھٹ سے سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔ کس کی ہمت ہوئی... شاہویز غصے سے ابھی کچھ اور کہتا کہ اسکی نظر اخلاص پر پڑی تھی اخلاص نے آج ڈارک گرین کلر کا سوت پہنا ہوا تھا اور ہلکا سما میک اپ کیا ہوا تھا آج وہ کافی اچھی لگ رہی تھی لیکن ابھی وہ اچھا نہیں رہنے والا تھا۔ کیونکہ اس نے اخلاص پر آواز نکالی تھی اور وہ تو اسکی معصوم گڑیا تھی۔ اخلاص بغیر اسکی طرف دیکھے آگے بڑھ گئی تھی شاید وہ ناراض ہو گئی تھی۔ شاہویز جلدی سے بیڈ سے کو داتھا اور اسکے سامنے کھڑے ہو کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ آئی ایم سوری مجھے لگا بہادر ہے۔ شاہویز نے شرمندگی سے کہا تھا۔ چھوڑو مجھے۔ اخلاص نے بغیر اسکی طرف دیکھے کہا تھا۔ اوپر دیکھو میری طرف اور مسکراوے تھی چھوڑوں گا۔ شاہویز نے آج اسے منا کر ہی دم لینا تھا۔ شاہویز مجھے جانا ہے۔ اخلاص اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔ شاہویز نے اسکی کوشش کو مکمل نظر انداز کر کے اسے بانہوں میں بھر لیا تھا اور آگے چل کر اسے بیڈ پر بٹھایا تھا اور خود نچے بیٹھ گیا تھا۔ آئی ایم سوری آئندہ نہیں ہو گا ایسا۔ شاہویز نے اسکے

## Posted On Kitab Nagri

دونوں ہاتھ پڑ کر اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے کہا تھا۔ اور اخلاص کے لیے اتنا بہت تھا اسکی سیاہ آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی تھیں۔ آپ نے مجھے کبھی نہیں ڈانٹا۔ اخلاص روتے ہوئے بولی تھی شاہویز نے اٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔ یار میں ویسے بھی شرمند ہوں تم اس طرح روکر مجھے مزید شرمند کر رہی ہو۔ شاہویز بے لبی سے بولا تھا اخلاص ویسے ہی اس سے لگی تھی البتہ اسکے آنسو اب تھم گیے تھے۔ کافی دیر بعد اس نے اسے خود سے الگ کیا تھا۔ تم یہیں رکو میں دس منٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ہم ساتھ میں ناشتہ کریں گے۔ شاہویز نرمی سے کہہ رہا تھا۔ اخلاص نے بس سر ہلا کیا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ دونوں ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حلیمه بھی ساتھ تھی شہریار اور فخر کو بھی انہوں نے کال کر کے بلوالیا تھا اور اویس بھی آگیا تھا۔ رخسانہ کی کال آئی تھی۔ حلیمه بیگم مصروف انداز میں بولی تھی البتہ انکی بات پر سب کے ہاتھ رک گئے تھے۔ انہیں یہ رشتہ منظور ہے۔ حلیمه بیگم چکلتے ہوئے بولی تھی اور اویس کے دل نے بے اختیار اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ شاہویز اور اخلاص کے ولیمے والے دن اویس اور حور کا نکاح بھی کر دے۔ حلیمه بیگم کی آواز میں اب وہ رعب تھا جو ایک گھر کے سربراہ کی آواز میں ہونا چاہیے۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے ماما۔ شہریار جھٹ

## Posted On Kitab Nagri

سے بولا تھا اب وہ سب اویں کو مبارکباد دے رہے تھے۔ شہریار ایکسکیو ز کرتا ہوا اٹھ گیا تھا اسے آج اپنے فیصلے پر عمل کرنا تھا۔

آج شہریار آفندی کا کنسٹرٹھا لاکھوں کی تعداد میں اسکے فیز آئے تھے۔ کنسٹرٹ ختم ہو گیا تھا ہر طرف شہریار کے نام کے نعرے تھے۔ شہریار اب سطح پر اکیلا تھا۔ اس نے ایک نظر لوگوں کے اس ہجوم کو دیکھا جو اس کا ایک آٹو گراف لینے کے لیے پا گل ہو رہے تھے۔ کتنی محنت کی تھی اس نے یہ نام کمانے میں۔ شہریار بس ایک نام تھا اسے سٹار بنانے کے لیے اس نے کتنی محنت کی تھی یہ کوئی اس سے پوچھتا۔ شہریار نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی تھی اور آگے ماںک کی طرف بڑھ گیا تھا۔ لیڈریز اینڈ جینٹل میں آئی ایم شہریار آفندی۔ شہریار کی ساحر آواز گونجی تھی اور اسکے مخاطب کرنے پر ایک بار پھر وہاں ایک شور اٹھا تھا۔ آج میں آپ لوگوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ شہریار سنجیدہ سا کہہ رہا تھا۔ ہجوم کا شور یک دم خاموشی میں بدل گیا تھا ہر کوئی مضطرب مساے دیکھ رہا تھا۔ اب وہاں صرف شہریار کی آواز تھی۔ آپ لوگوں نے اتنے سال مجھے اتنا پیار دیا ہے میں وہ کبھی نہیں بھولوں گا لیکن... شہریار نے نظر اٹھا کر ان تمام لوگوں کو دیکھا تھا جو توجہ سے اسکی ہر بات سن رہے تھے۔ اور پھر سے کہنا شروع کیا۔ لیکن آج میں یعنی شہریار آفندی یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اس اندھیری سے اپنی مرضی کے ساتھ

## Posted On Kitab Nagri

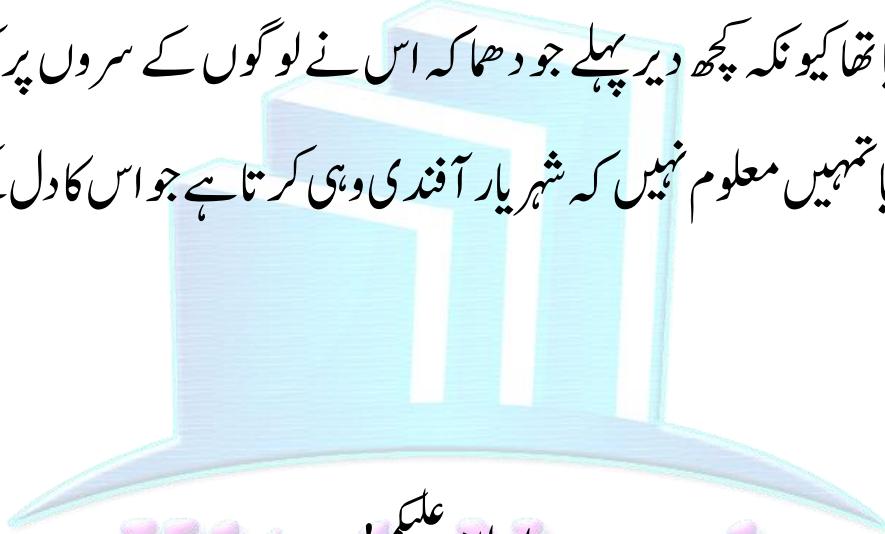
دستبردار ہوتا ہوں یہ سراب میری آخری سونگ تھی اسکے بعد میں کوئی بھی سونگ شوٹ نہیں کروں گا مجھے امید ہے آپ لوگ میرے فیصلے کی قدر کریں گے۔ شہریار نے اپنی بات ختم کر لی شاید تبھی خاموش ہو گیا تھا کیونکہ اس سے زیادہ وہ یہاں نہیں رک سکتا تھا۔ اور لوگ اسکی بات سن کر پا گل ہو گیے تھے وہ بار بار شہریار کا نام پکار رہے تھے لیکن وہ بغیر وہاں ایک پل رکے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا اور سیدھا اپنے اپارٹمنٹ میں آیا تھا۔ [فخر سے اس بارے میں](https://www.kitabnagri.com)

اس نے کل ہی بات کر لی تھی اور اس نے اسکے فیصلے سے اتفاق کیا تھا۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا جہاں پہلے ہی فخر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ دروازے کے پاس کھڑا خالی خالی نظر وہ اسے دیکھے گیا فخر نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا تھا اور یہی وہ جگہ تھی جہاں شہریار کو اپنا پور پور سکون میں ڈوبا ہوا محسوس ہوتا۔ شہریار نے اسے زور سے اپنے اندر بھیخ لیا تھا آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر اسکے گالوں پر بہتے چلے گیے۔ آج وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنی تعمیر کی گئی عمارت کو آگ لگا گیا تھا۔ اسے اس پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا لیکن تکلیف تو ہوتی ہے۔ والی میں کیا کرو میرا دل بہت درد کر رہا ہے مجھے لگتا ہے اگر میں نے یہ سب چھوڑ دیا تو میں مرجاً نہ گا۔ شہریار اسکے ساتھ لگے ہوئے بولا تھا۔ تم فکر نہ کرو جس اللہ نے یہ خیال دل میں ڈالا ہے وہ اسے برداشت کرنے کی توفیق بھی دے دے گا۔ فخر اسے سمجھاتے

## Posted On Kitab Nagri

ہوئے بولی تھی۔ اس نے اسے خود سے الگ کیا تھا اور اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں اس کا چہرہ بھر لیا تھا۔ اللہ کبھی کسی نفس پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ فخر نے اسکی پیشانی پر لب رکھے تھے اسکی لمس میں عقیدت تھی ساتھ نہ بھانے کی امید تھی اور غم نہ کرنے کا دلاسہ تھا۔ فخر نے اسے پانی کا گلاس بھر کر دیا تھا جسے شہریار نے ایک ہی گھونٹ میں پی لیا تھا۔ اب اسکی حالت قدرے بہتر تھی۔ فخر نے اسکا فون پاؤر آف کر دیا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے جو دھماکہ اس نے لوگوں کے سروں پر کیا تھا اس کا جواب بھی تو دینا تھا لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ شہریار آفندی وہی کرتا ہے جو اس کا دل کہے۔

ایک ہفتہ بعد



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پچ اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

آج شاہویز اور اخلاص کا ولیمہ تھا ساتھ میں اویس اور حور کا نکاح بھی۔ شہر کے سب سے مہنگے اور بڑے ہال میں فنکشن ارینچ کیا گیا تھا۔ سامنے ہی سٹیچ پر دو صوفے رکھے گئے تھے۔ ایک صوفے پر اخلاص لائٹ پنک کلر کے لہنگے میں بیٹھی تھی جس پر سفید کڑا، ہی کی گئی تھی ہاتھوں میں دونا زک سی انگوٹھیاں پہنے لائٹ میک اپ کے ساتھ وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔ شاہویز نے لائٹ بلیو کلر کی شیر وانی کے ساتھ بلیک کلر کی شال پہنی ہوئی تھی ان دونوں کی جوڑی ایک ساتھ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ دوسرے صوفے پر لائٹ گرین کلر کے لہنگے میں ملبوس حور بیٹھی تھی اس نے بھی لائٹ میک اپ کیا تھا البتہ اسکے ہاتھوں میں سفید پھولوں کے گجرے تھے۔ اویس نے وائٹ کلر کی شیر وانی کے ساتھ بلیک کلر کی شال پہنی ہوئی تھی کیونکہ بقول شاہویز آج وہ تینوں ایک جیسے شال پہنے گے۔ فخر نے ایش گرے کلر کا

## Posted On Kitab Nagri

لہنگا پہنا ہوا تھا جسکے ساتھ بلیک کنٹر اسٹ تھا۔ لائٹ میک اپ کے ساتھ ایک ہاتھ میں ڈائمنڈ کا انہتائی خوبصورت اور نازک بریسلیٹ پہنے وہ آج مخالف کو چاروں شانے چت کرنے کا منصوبہ رکھتی تھی۔ شہریار نے بھی ایش گرے کلر کی شیر وانی کے ساتھ بلیک کلر کی شال پہنی ہوئی تھی وہ دونوں بلکل پرفیکٹ لگ رہے تھے ایک ساتھ۔ والینی آج آپ بلکل شہریار آفندی کی بیوی لگ رہی ہیں۔ شہریار نے مسکرا کر اسکے کان میں سر گوشی کی تھی وہ دونوں اسوقت سٹیچ سے تھوڑا دور کھڑے تھے..... یار اخلاص آج آپ میری جان نکال رہی ہے۔ یہ شاہویز کی دلفریب آواز تھی جو اخلاص کے ساتھ سٹیچ کے صوفے پر بیٹھا تھا..... آپ اس کلر میں مجھے پہلے سے زیادہ اچھی لگ رہی ہے۔ یہ اویس تھا جو شاہویز کے صوفے کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا تھا۔

<https://www.kitabnagri.com>

میرے شوہر نہیں لگ رہے۔ فجر نے بھی اس کے کان میں سر گوشی کی تھی جس پر شہریار نے براسامنہ بنایا تھا۔ ہا یے کتنی ان رومینٹک بیوی ملی ہے مجھے اور ساتھ میں کنجوس بھی۔ شہریار نے دہائی لی تھی اور اسکے کنجوس کہنے پر فجر کی آنکھیں پھیل گئی تھی۔ کیوں میں نے کیا کنجوسی دکھائی ہے۔ فجر اسکے تھوڑا قریب ہو کر تند ہی سے بولی تھی۔ ہاں تو ہونا تم کنجوس اتنا تو نہیں ہوتا تم سے کہ بے چارے شوہر کی

## Posted On Kitab Nagri

تحوڑی تعریف ہی کرلو۔ یہ دیکھو اپنے ارد گرد ساری لڑکیاں کیسے محبت بھری نظر وں سے دیکھ رہی ہے مجھے اور ایک تم ہو۔۔۔ شہریار نے اسے جلاتے ہوئے کہا تھا جس میں وہ کامیاب ہو بھی گیا تھا۔ ہاں تو جاؤ نہ انکے پاس میرے ساتھ کیوں کھڑے ہو جاؤ ان کے پاس۔۔۔ فخر غصے سے بولی تھی۔ ٹھیک ہے واپسی جیسے آپکی مرضی۔ شہریار معصوم سامنہ بنایا کر آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ فخر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ شہریار نے حیران نظر وں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ جو سامنے لڑکی ہے نہ اسکے ساتھ جو لڑکا بیٹھا ہے اس کا نمبر بھی لیتے آنا۔ فخر نے معصومیت سے کہا تھا اور شہریار جو کچھ اور ہی سننے کے لیے رکا تھا اسکی بات پر اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ شہریار نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کی تھی اور اس کے قریب ہوا تھا۔ تم میری ہو سمجھی صرف اور صرف شہریار آفندی کی۔ شہریار اسی طرح سرخ آنکھیں لیے کہہ رہا تھا۔ اور تم بھی میرے ہو سمجھے صرف فخر ملک کے۔ فخر بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔ شہریار کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔ ان دونوں کی کوئی بھی بات بغیر لڑکے مکمل نہیں ہوتی تھی اور اب تک تو تم لوگ جان ہی گیے ہو گے کہ یہ دونوں پر فیکٹ کیل کم ٹوم اینڈ جیری زیادہ لگتے ہیں۔۔۔۔۔ اخلاص شاہویز کی بات پر صرف ہلاکا سا مسکراہی تھی یونو معصوم اینڈ شر میلی اخلاص۔ یار کچھ تو بولو ایسے کام نہیں چلے گا۔ شاہویز نرمی سے بولا تھا البتہ یہ تو طے تھا کہ آج آج اخلاص بچ نہیں سکتی تھی۔ کیا کہو۔ اخلاص نے

## Posted On Kitab Nagri

الجھن سے کہا تھا۔ اچھا ب یہ بھی میں کہو؟ شاہو یز سخت ناراض لگتا تھا۔ شاہو یز تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔ اخلاص نے اتنا ہی کہا تھا اور اس کا یہ کہنا بھی شاہو یز کے لیے آب حیات تھا۔

سچ اس نے گویا تائید چاہی تھی۔ مجھ اخلاص نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ انکے قریب ہی اب ہم حور اور اویس کی طرف جاتے ہیں۔ اس کا مطلب میں صرف اس کلر میں تمہیں اچھی لگی ہوں باقی میں اچھی نہیں لگتی۔ حور نے منہ بنایا کہا تھا۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ اویس نے جلدی سے اپنی صفائی دی تھی۔ تو کیا مطلب تھا؟ حور اب اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔ نہ کرو یار ایسے نہ دیکھو میں سب کچھ بھول جاؤں گا۔ اویس نے مسکراتے ہوئے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا۔ یار تم کتنے فلرٹی ہو۔ حور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ بھلا ہونے والی بیوی سے فلرٹ کون کرتا ہے اس سے تو محبت کی جاتی ہے۔ اویس نے سر گوشیانہ آواز میں کہا تھا اور اسکی بات پر حور کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنارخ سیدھا کر لیا تھا اور اس بھی اسکی حالت سے محفوظ ہوتا مسکرا کر سامنے دیکھے گیا تقریباً دس منٹ بعد قاضی صاحب نے انکانکا ح پڑھوا یا تھا اور پھر اسی طرح فنکشن اپنے اختتام تک پہنچا تھا۔

.....م

## Posted On Kitab Nagri

اویس کے نکاح کو آج پورا ہفتہ ہو گیا تھا اسکی رخصتی بھی ہو گئی تھی اور سب کی زندگی اپنے ہمسفر کے ساتھ مکمل تھی۔ آج شہریار اور فخر نے عمرے کے لیے روانہ ہونا تھا سو اویس انکو ائر پورٹ تک چھوڑنے کیلئے آیا تھا یوں ہمارا ہینڈ سم ڈرائیور۔ شہریار اسکے گلے لگ کر آگے بڑھا تھا جبکہ فخر کے سر پر اس نے بس ہاتھ ہی رکھا تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھ گئے تھے اور پیچھے اویس اکیلا رہ گیا تھا۔ اور کیا تمہیں اب بھی نہیں لگتا کہ دل سے اگر توبہ کی جائے تو وہ قبول ہو جاتی ہے جس طرح شہریار آفندی کی توبہ قبول ہو یہی تھی۔ کیا تمہیں اب بھی نہیں لگتا کہ اللہ کی یاد سے ہی دل آرام پاتے ہیں جس طرح شہریار آفندی کے دل کو آرام و سکون دیا گیا تھا۔ کیا تمہیں اب بھی نہیں لگتا کہ سراب کے پیچھے بھاگنے والوں پر ترس کھانا چاہیے نہ کہ ان سے نفرت کرنی چاہیے جس طرح اویس احمد نے شہریار آفندی پر ترس کھایا تھا۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اللہ اپنے گھر صرف انکو بلا تا ہے۔ جو اسکو عزیز ہو جو لوگوں کو اسکی طرف بلا یے جن میں حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کا حوصلہ ہو جس طرح فخر کا بلا و� آیا تھا۔ میں نے دیکھا ہے یہ بڑے بڑے لوگوں کو بہت مال والو کو کہ وہ اس گھر کا دیدار کیے بغیر مر جاتے ہیں تو تمہیں کیا لگتا ہے یہ لوگ خود وہاں نہیں جاتے نہیں بلکہ انکو وہ اپنے گھر بلا تا ہی نہیں میں نے دیکھا ہے کی لوگوں کو جو وہاں چلے تو جاتے ہیں لیکن وہاں انکی بصیرت ہی ختم ہو جاتی ہے کہ اللہ انکو اپنا گھر دکھانا ہی نہیں چاہتا۔ میں

## Posted On Kitab Nagri

نے دیکھا ہے کی لوگوں کو جن کا کوئی ذریعہ نہ ہو لیکن پھر بھی اللہ انہیں اپنے گھر کے لیے قبول کر لیتا ہے۔ اور کیا تمہیں اب بھی نہیں لگتا کہ اللہ غفور و رحیم ہے کہ اگر تم مانگو گے تو وہ تمہیں بھی قبول کر لے گا اور شاید پھر وہاں سے کبھی واپسی ہی نہ ہو کیا موت ہو گی وہ جو مدینے میں آیے گی اور کیا لوگ ہونگے ہو جو وہاں رہتے ہوں گے . <https://www.kitabnagri.com>

وہ دونوں رات کو وہاں پہنچے تھے اور اس مٹی پر قدم رکھ کر انکو اپنے وجود میں الگ سرشاری محسوس ہوئی تھی وہ آخر کار اس جگہ آگئے تھے جہاں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ کے ترپن بر سر گزارے تھے۔ وہاں پہنچ کر ان دونوں نے احرام باندھ لیا تھا اور اب وہ دونوں کعبہ کے سامنے کھڑے تھے جو اپنے پورے رب شان اور عظمت کے ساتھ کھڑی تھی۔ شہریار کی نظریں نہیں اٹھ رہی تھی فخر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ اس نے اپنی نظریں اٹھائی تھی اور بلیک کلرا سے اس سے پہلے کبھی بھی اتنا خوبصورت اور پر سکون نہیں لگا تھا اسکے آنسو ابل ابل کر بہنے لگے تھے وہ دونوں کعبہ سے تھوڑا دور کھڑے تھے۔ وہ اپنے قدم آگے نہیں بڑھا سکا تھا اور بے اختیار اسی جگہ سجدے میں گرا تھا اور جو الفاظ اسکی زبان سے نکلے وہ یہی تھے اللہ اکبر اور کیا تمہیں یہ کوئی عام سے الفاظ لگ رہے ہیں نہیں بلکہ جب تم کہتے ہو اللہ اکبر تو تم اپنے غرور اور تکبر کو ٹھوکر مار رہے ہو تے ہو تم یہ اعتراف

## Posted On Kitab Nagri

کرتے ہو کہ اللہ کی حکومت طاقت اور بادشاہت سب سے بڑی ہے۔ ہم انسان اسکے بندے ہیں اور بندوں کے ساتھ عاجزی زیادہ اچھی لگتی ہے نہ کہ غرور اور تکبر اور یہ بات شہریار آفندی جان گیا تھا اسے ان الفاظ کا مطلب سمجھ آگیا تھا اور جوان الفاظ کا مطلب سمجھ جائے پھر انہیں دنیا کی زندگی مایوس نہیں کرتی۔ وہ کتنی دیر سجدے میں پڑا اور رہا تھا اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔ فخر اسکے ساتھ وہاں بیٹھی نم آنکھوں سے اپنے سامنے کعبۃ اللہ کو اپنے پورے شان سے کھڑے دیکھ رہی تھی۔ جس جگہ کی خواہش اس نے ہوری زندگی کی تھی آج وہ واقعی اس جگہ آگئی تھی۔ اس بات پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ بار بار نم آنکھوں کو صاف کرتی اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی تھی عجیب سی کیفیت تھی جسکو بیان کرنا ناممکن ہے۔ کافی دیر بعد وہ دونوں اٹھے تھے اور بہت ہی احترام کے ساتھ اپنے قدم آگے بڑھا یہ تھے۔ یہ جگہ اتنی مقدس تھی کہ یہاں پر قدم تیزی سے رکھنا بھی یہاں کی بے حرمتی ہو گی۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں ہمارے پیارے نبی صل اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک رکھے تھے عاشق رسول اللہ کی حیثیت سے انسان کو چاہیے کہ اس زمین کے کونے کونے کو چو مے۔ آج یہاں اتنا راش نہیں تھا اس لیے وہ دونوں بآسانی حجر اسود تک پہنچ گیے تھے۔ یہ خانہ کعبہ کے کونے میں سیاہ سا پتھر تھا۔ فخر نے جیسے ہی اس پر لب رکھے تھے اس کے آنسو اور تیزی سے بہنے لگے تھے اسے اب یقین آگیا تھا کہ وہ واقعی وہاں

## Posted On Kitab Nagri

موجود تھی اسکا بلاوا آگیا تھا۔ فجر اب اس سے دور ہوئی تھی شہریار نے بمشکل اپنے کپکپاتے لب وہاں رکھے تھے اور اسے لگا جیسے اسکے جسم کو زنجیروں سے آزاد کر لیا گیا ہو گناہوں کی زنجیروں سے اور کیا تمہیں پتہ نہیں کہ حجر اسود کو چونے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اب وہ دونوں مقام ابراہیم کے پاس کھڑے دور کھت نفل ادا کر رہے تھے۔ اور سجدے میں گر کر جب انکی پیشانی اس زمین سے لگی تو انہیں معلوم ہوا تھا کہ سکون کیا ہوتا ہے اور نماز میں سجدہ کیوں فرض کیا گیا ہے۔ اب کہ وہ دونوں طواف کے لیے تیار تھے۔ طواف کے لیے کوئی مخصوص دعا نہیں تھی البتہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑی تھی رَبِّنَا أَنْتَ فِي الدُّنْيَا حَسْنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسْنَةٌ وَقَاتَلَنَا النَّارُ۔ طواف کے ان سات چکروں میں انکی پوری زندگی انکے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہی تھی۔ کب انہوں نے کوئی گناہ کیا کب انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی کب انہوں نے اللہ کی بات نہ مانی کب کب انہوں نے حقوق اللہ کو بالائے طاق رکھ کر اپنی خواہشات کی پیروی کی تھی آج وہ سب انہیں یاد آرہے تھے اور شرم اور ندامت سے انکی گرد نیں جھکی ہوئی تھی۔ انہوں نے اس مقدس گھر کو پھر ایک نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا یہ انکی ہٹ دھرمی نہیں تھی بلکہ یہ اس جگہ کی تقدس کا خیال تھا وہ ان لاکھوں لوگوں کی طرح نہیں تھے جو اس مقدس جگہ آ کر یہاں کی حرمت کو پامال کرتے ہیں تھے ایسے لوگوں پر۔

## Posted On Kitab Nagri

تقریباً بیس دن مکہ مکرمہ میں رہنے کے بعد آج وہ دونوں مدینہ منورہ آئیے تھے۔ ریاض الجنت میں داخلے کے لئے انہوں نے پہلے ہی پر مٹ لی تھی۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنے موبائل کے کیمرے آن کیے ہوئے تھے کچھ بلند آواز میں سلام عرض کر رہے تھے جو کہ خلاف ادب طریقہ تھا۔ اگر کوئی تیز آواز میں سلام عرض کرے یاد ہیرے میرے نبی کو سبکے سلام پیش کیے جاتے ہیں۔ فخر کی آواز نہیں نکل رہی تھی ان دونوں نے بہت دھیمی آواز میں سلام عرض کیا تھا کہ انکی آوازان کے کانوں نے بھی نہیں سنی تھی۔ یہاں پر لوگوں کا ریلہ تھا ہر کوئی سنہری جالیاں چھونے کی کوشش کر رہا تھا۔ سلام عرض کرنے کے بعد انہوں نے ریاض الجنت میں دور کعت نماز ادا کی تھی۔ اب وہ دونوں مسجد نبوی میں بیٹھے تھے یہاں پر انہوں نے پندرہ دن گزارنے تھے۔ انکی زندگی مکمل تھی کیونکہ اب انکے ساتھ اللہ بھی تھا اور اللہ کے ساتھ زندگی کیا، ہی حسین ہوتی ہے انکو اللہ مل گیا تھا اللہ نے انکو اپنی محبت دی تھی اب انکو کسی اور چیز کی خواہش نہیں تھی۔ انہوں نے اپنے نام اور منصب کو اللہ کے لیے چھوڑ دیا تھا اور اللہ نے انہیں انکے لیے قبول کر لیا تھا۔ یہ کیسی پاکیزہ محبت ہوتی ہے میرے اللہ کی۔ اللہ انسان کی محبت میں یہ دنیا اسکی قدموں میں رکھ دیتا ہے اور انسان اللہ کی محبت میں اس دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ کتنا عجیب تعلق ہے اللہ اور اسکے بندے کا کہ اللہ نے ہر چیز اسی کے لیے بنایی

## Posted On Kitab Nagri

اور اس نے ہر چیز اللہ کے لیے چھوڑ دی تو اگر ایسی ذات سے محبت نہ کی جائے تو کس سے کی جائے اگر اللہ کو اپنا ہمدرد نہ بنایا جائے تو کسکو بنایا جائے کیا کوئی اس سے بڑھ کر چاہنے والا بھی ہے جسکو اس کے مقابلے میں چاہا جائے نہیں بلکل بھی نہیں ایسا کوئی بھی نہیں۔ اسکے سوا ہمارا کوئی خیر خواہ نہیں کوئی پرداہ ڈالنے والا نہیں بس وہ ایک ہی سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔



.....م

[دس سال بعد](https://www.kitabnagri.com)

آندھی ویلا میں ایک شور سامچا تھا شاید یہاں کوئی دعوت تھی۔ شہریار اویس اور شاہویز لاونچ میں بیٹھے تھے پچ سارے باہر کھیل رہے تھے جبکہ فخر اخلاص حور اور حلیمه بیگم کچن میں تھے۔ ان سب میں صرف ایک فرد کی ہی کمی تھی اور اسکی کمی اب شاید تاحیات رہنی تھی۔ وہ تینوں لاونچ میں بیٹھے کہیں جانے کا پلان بنارہے تھے۔ شہریار نے اپنا بزنس سٹارٹ کر لیا تھا جس میں شاہویز اسکے ساتھ تھا البتہ اب وہ اپنا بزنس سٹارٹ کرنے کا سوچ رہا تھا۔ اویس کا وہی کام گھر بیٹھے لوگوں کے اعمال جانا۔ فخر نے

## Posted On Kitab Nagri

کورٹ جوانئ کر لیا تھا اخلاص ہیکنگ ماسٹر بن گئی تھی جبکہ حور فیشن ڈیزائنر بن گئی تھی۔ وہ تینوں بھی اب لاونچ میں آگئے تھے اور انکے بیٹھتے ہی امل روتے ہوئے آئی تھی۔ مماودہ زرار بھائی نے مجھ پر غصہ کیا اب میں انکے ساتھ بات نہیں کروں گی۔ امل اخلاص کے گلے لگ کر کہہ رہی تھی۔ اسکے پچھے زرار بھی لاونچ میں آیا تھا اس کا غصہ بھی شہریار کے غصے کی طرح تھا اور بات کرنے کا دوڑک انداز اسے فجر کی طرف سے ملا تھا۔ امل پانچ سال کی تھی جبکہ زرار آٹھ سال کا تھا۔ کیا کیا ہے تم نے زرار فجر زرار کا کان پکڑ کر کہہ رہی تھی۔ ممایدے مجھے میرے منع کرنے کے باوجود بھائی کہہ رہی تھی جس پر مجھے غصہ آگیا تھا لیکن میں نے معافی مانگی ہے اس سے۔ زرار فجر سے کہہ رہا تھا اور اسکی بات پر لاونچ میں ان سب کا قہقہہ گونجا تھا۔ ہاں لیکن میں نے اسے چاکلیٹ لانے کا کہا تھا اور اس نے مجھے نہیں دیا۔ امل اخلاص کے ساتھ لگے کہہ رہی تھی۔ جھوٹ نہ بولا کر ویری گڑیا میں نے لا کر دیا تھا۔ زرار تند ہی سے بولا تھا اور اسکی اس بے باکی پر شہریار نے فجر کو آنکھوں میں اشارہ کیا تھا گویا کہہ رہا ہو تو تم پر ہی گیا ہے اور فجر بس مسکرا کر رہ گئی البتہ اسکی بات پر امل کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ ہاں اور اس میں آدھا تم کھا گے۔ امل غصے سے بولی تھی۔ استغفر اللہ مما آپ چھوٹی سے پوچھ لے میں نے آدھا کھایا تھا یا صرف ایک بائٹ ہی لی تھی۔ زرار نے ایمان کی جانب اشارہ کیا تھا۔ مما بھائی ٹھیک کہہ رہے ہے۔ ایمان

## Posted On Kitab Nagri

نے زرار کی سائنس لی تھی۔ وہ ابھی تین سال کی تھی۔ چپ کرو بھائی کی چھی۔ امل نے غصے سے اسے ڈپٹا تھا۔ مماد یکھیں امل مجھ پر غصہ کر رہی ہے۔ وہ حور کی طرف بڑھی تھی۔ مما آپ اس امل کو کہہ دے مجھے بھائی نہ کہا کرے ورنہ بہت براپیش آؤں گا۔ زرار پھر سے فجر کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ امل اسے بھائی نہیں کہتی تھی لیکن جب اسے زرار پر غصہ آتا تب اسے چھڑانے کے لیے وہ اسے بھائی کہتی امل اور زرار فجر اور شہریار کی کاپی تھے۔ چھوڑو تم دونوں ہم لوگ ہوئی ڈیزپلین کر رہے تھے۔ شاہویز نے اعلان کیا تھا۔ شاہویز کی بات سن کر ان دونوں کو اپنی بات بھول گئی وہ اب پر جوش ہو کر انکی باتیں سن رہے تھے۔ وہ دونوں اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے اور پھر فیصلہ انکے ماما بابا کے عدالت میں پیش کیا جاتا ان سب میں زیادہ کچھ نہیں بدلا تھا اتنے سالوں میں جو چیز بدلتی تھی وہ یہ تھا کہ انہوں نے دنیا کی حقیقت پہچان لی تھی انکو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ سوایے اک سراب کے اور کچھ بھی نہیں ہے جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے لیکن جب وہ اسکے پاس پہنچتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا سوایے اللہ کے اور اس مقام پر انسان کو خبر ہو گی کہ وہ ساری زندگی جس چیز کے پیچے بھاگ رہا تھا اس کا تو کوئی وجود ہی نہ تھا لیکن پھر اسوقت اسے یہ آگاہی کوئی فائدہ نہیں پہنچا پایے گی کیونکہ اسوقت اس نے جو کمایا ہو گا اس کا حساب

## Posted On Kitab Nagri

ہو گا۔ انسان کو چاہیے کہ اس مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی اس دنیا کی حقیقت جان لے ورنہ ساری زندگی اسکے پیچے خوار ہو کر بھی خالی ہاتھ رہ جائیے گا

ختم شد

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پیپٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)  
[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 750059](https://wa.me/92335750059)